حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر ایک منفرد کتاب

سیرتِ طیبہ

حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ

تالیف:
محمد حسیب القادری

ناشر
اکبر بُک سیلرز لاہور

Marfat.com

Marfat.com

حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر ایک منفرد کتاب

سیرتِ طیبہ

حضرت بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ

تالیف:

محمد حسیب القادری

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 042 - 7352022

Mob: 0300-4477371

Marfat.com

111991

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: بہاؤالدین زکریا ملتانی

مصنف: محمد حسیب القادری

پبلشرز: اکبر بک سیلرز

تعداد: 600

قیمت: 100 روپے

ملنے کے پتہ

الیف رمضان پوسٹر اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

کتب خانہ حاجی مشتاق احمد اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

Marfat.com

ذخیرہ

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
5	حرف آغاز
7	مختصر تعارف
9	نام ونسب
11	حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ
13	ایک غلط روایت
14	ولادت باسعادت
16	ابتدائی تعلیم وتربیت
19	سیر وسیاحت
21	تزکیہ نفس
24	موذی اژدھا
26	شیخ الشیوخ کی خدمت میں
32	حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ
35	سعادت بیعت
36	پہلی آزمائش
40	دوسری آزمائش
43	دین اور دنیا
46	ملتان واپسی
52	درویشوں اور علماء کے اعتراضات
55	ناصر الدین قباچہ کی عداوت
67	ایک عجیب وغریب سوال
71	زندہ کی زیارت
72	حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر الزام

Marfat.com

شیخ الاسلام کا منصب	81
تبلیغی سرگرمیاں	83
متلاشیانِ حق کی خدمت	88
حق گوئی اور بے باکی	89
سطح آب پر چلنا	93
نومسلم کمہار	94
حق تعالیٰ کا احسانِ عظیم	95
خواجہ کمال الدین مسعود رحمتہ اللہ علیہ کی پکار	98
نگاہِ کیمیا کی حقیقت	100
نگاہِ کرم	102
اولیاء اللہ کی قدرت	108
سات سو قرآن مجید ختم کرنا	111
شعبدہ باز کا منصب ولایت پر فائز ہونا	112
مستجاب الدعوات	114
اللہ تعالیٰ کی قدرت لازوال کے مظاہر	117
جذام جیسے خوفناک مرض کا رفع ہونا	119
وارداتِ عشق	121
درویشی کا مرتبہ	123
عشق اور شیخ الاسلام	124
احوال عالم کے علم و اطلاق کی کیفیت	130
استغناء اور بے نیازی	133
وصال	135
فرزندگان	139
فرمودات	141
کتابیات	160

Marfat.com

حرفِ آغاز

اللہ عزوجل کے نام سے شروع جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ اللہ عزوجل نے اس زمین پر انسان کو اپنا نائب بنا کر بھیجا۔ انسانوں کی رشد و ہدایت کے لئے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا تا کہ وہ انسانوں کو اللہ رب العزت کی وحدانیت کی تعلیم دیں۔ کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اس دنیا میں تشریف لائے جنہوں نے اللہ عزوجل کی تعلیمات کو انسانوں میں پھیلایا۔ ان پیغمبروں میں اللہ عزوجل نے رسول بھی بھیجے جن پر اللہ عزوجل نے اپنی کتابیں نازل فرمائیں جو ہر دور میں انسانوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارے پیغمبر نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا جو تمام انسانوں میں اکمل اور اعلیٰ ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ پر قرآن مجید نازل فرمایا جو رہتی دنیا تک ہر انسان کے لئے ایک مکمل اور جامع تعلیمات پر مبنی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہر انسان کو راہِ ہدایت کا پتہ دیتی ہیں۔ چونکہ ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد نبوت ختم ہوگئی لیکن ہمارے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کو عام کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو اس دنیا میں بھیجا جو ہمارے لئے ایک گائیڈ لائن کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے یہ ولی ہر دور میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائب ہونے کی حیثیت سے انسانوں کو راہِ راست پر لانے میں مشغول رہے۔ ان اولیاء اللہ نے اپنی زندگیوں کو لوگوں کے لئے وقف کر دیا۔ ان لوگوں کو دنیاوی مال و دولت کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ یہ ان اولیاء اللہ کا ہی فیض ہے جس کی بدولت آج دین اسلام دنیا کے کونے کونے پر جگمگا رہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنی عبادت و ریاضت کی وجہ

Marfat.com

سے مقبول ہوئے اور ان کے فیض سے کروڑوں لوگ مسلمان ہوئے۔

برصغیر پاک و ہند یوں تو کئی نامور اولیاء اللہ کا مسکن رہا ہے جن میں سرتاج الاولیاء حضرت سیّد علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری المعروف حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المعروف محبوبِ الٰہی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' حضرت خواجہ صابر کلیری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور ان جیسے ہزاروں نابغہ روزگار اولیاء اللہ شامل ہیں جن کا فیض آج بھی جاری ہے اور ان کے مزارات آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہیں۔

زیر نظر کتاب ''سیرت پاک شیخ غوث حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ'' کی تالیف کا مقصد بھی یہی ہے کہ ان بزرگوں کی سیرت پاک کے مطالعہ سے لوگوں میں ان حضرات کے دینی تصرف کے بارے میں آگاہی حاصل ہو۔ حضرت شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان کے نابغہ روزگار ولی ہیں جن کے فیض سے ایک عالم فیضیاب ہوا۔ کتاب میں حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت پاک کے مختلف گوشوں کو زیر بحث لایا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اُن کے دور میں ہندوستان کے حالات و واقعات کو بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ عام قاری کو اُس دور کی مشکلات اور حالات کا بخوبی اندازہ ہو سکا۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ میری اس عاجزانہ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہمیں حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال وارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

از خاکپائے اولیاء

محمد حسیب قادری

Marfat.com

مختصر تعارف

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔

حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۶۵ھ میں پیدا ہوئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قریشی النسل ہیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدائشی ولی تھے اور بچپن میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کئی کرامات کا ظہور ہوا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چچا شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم وتربیت کا بندوبست کیا۔ابتدائی تعلیم وتربیت سے فارغ ہونے کے بعد حصولِ علم کے لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مختلف ملکوں کا سفر کیا۔

قریہ قریہ نگری نگری پھرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بغداد تشریف لے گئے جہاں پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سہروردیہ سلسلہ میں شیخ الشائخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دستِ حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اُن سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔

بعد از خلافت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرشد پاک کے حکم سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان واپس تشریف لائے اور رشد وہدایت میں مصروف ہو گئے۔ملتان واپسی کے دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے غزنی میں کچھ عرصہ قیام کیا جہاں پر ہزاروں لوگوں نے آپ رحمتہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ سے فیوض و برکات حاصل کیے۔ حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان میں فیوض و برکات کے موتی لٹائے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر ہزاروں لوگوں دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان شمس الدین التمش کی طرف سے "شیخ الاسلام" کا منصب عطا کیا گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مشہور چشتی بزرگ قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش پر اس عہدے کو قبول کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے معاصرین میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس وجہ سے امتیازی مقام حاصل تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ہمہ وقت دولت کی ریل پیل رہتی تھی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بے تحاشا دولت رکھنے کے باوجود بھی اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہ تھے۔

حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور پوتے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار بھی اپنے دور کے نابغہ روزگار میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ برصغیر پاک و ہند میں سہروردیہ سلسلہ کے بانی ہیں اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کاوشوں کی بدولت برصغیر پاک و ہند میں سہروردیہ سلسلہ کو فروغ حاصل ہوا۔

حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چھیانوے (۹۶) برس کی عمر میں ۶۶۱ھ میں وصال پایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے وقت فضا میں ندا گونجی کہ "دوست بہ دوست رسید" یعنی دوست دوست کے پاس پہنچ گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان میں واقع ہے اور یہ مزارِ پاک گذشتہ آٹھ صدیاں گزرنے کے باوجود مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

Marfat.com

نام ونسب

نام ونسب:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ ہے اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بزرگوار کا نام مولانا شیخ وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ابومحمد اور ابوالبرکات ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام کے منصب پر فائز تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شجرہ نسب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے عارف باللہ حضرت صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیان فرمایا ہے۔

عارف باللہ حضرت صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ والد محترم شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب بائیس واسطوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے آباؤ اجداد اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چھٹی پشت پر باہم جا ملتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب حسب ذیل ہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ...... بن حضرت شیخ مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ...... بن حضرت شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ......بن حضرت شیخ جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ......بن حضرت شیخ علی قاضی رحمتہ اللہ علیہ......بن حضرت شمس الدین محمد رحمتہ اللہ علیہ...... بن حضرت الحسین رحمتہ اللہ علیہ ......بن حضرت عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ......بن حضرت الحسین رحمتہ اللہ علیہ......بن حضرت المطرف رحمتہ اللہ علیہ......بن حضرت حزیمہ رحمتہ اللہ علیہ......بن حضرت محمد بن حازم رحمتہ اللہ علیہ......بن حضرت محمد رحمتہ اللہ علیہ......بن حضرت تاج الدین المطرف رحمتہ اللہ علیہ ......بن حضرت عبدالرحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ......بن حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ...... بن حضرت ہبّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ......بن اسود......بن مطلب......بن اسد ......بن عبدالعزیٰ......بن قصیٰ

سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فخریہ اظہار:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے شجرہ نسب پر فخریہ اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

''میرے پیر و مرشد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ اجداد کا شمار عرب کے ممتاز قبیلے قریش سے ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ نسب قصیٰ پر جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جا کر ملتا ہے۔ قصیٰ کے دو فرزند تھے جن میں ایک فرزند عبد مناف ہیں جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد ہیں اور دوسرے فرزند عبدالعزیٰ ہیں جو میرے پیر و مرشد کے جد امجد ہیں۔''

Marfat.com

حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ ابوبکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور اُن کی خدمت میں ہی رہ کر سلوک کی منازل طے فرمائیں۔ سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے اور غوثیت کے مرتبے پر فائز ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلہ طریقت یوں بیان فرمایا ہے!

> "شیخ وجیہہ الدین محمد روصحبت داشت باابوبکر وادصحبت داشت باعلی وارد صحبت بامحمد وادصحبت داشت باحسین وادصحبت داشت یا شیخ شبلی وادصحبت داشت باحسن بصری وادصحبت داشت یا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم وادصحبت داشت یا حضرت رسالت مآب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم وایں سجادہ پیوستہ ہردو جانبین خاندانِ شیخنا سلاسل شیخی داشت"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آباؤ

Marfat.com

اجداد اپنے علم و فضل میں یکتائے زمانہ مانے جاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان میں کوٹ کہروڑ کی قضاء کا منصب بطورِ وراثت چلا آ رہا تھا۔ کتب سیر میں منقول ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جد امجد حضرت کمال الدین علی شاہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان تشریف لائے۔ حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اپنے آباؤ اجداد کی طرح کوٹ کہروڑ کے قاضی مقرر ہوئے۔

حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وقت وصال قریب آیا تو اُنہوں نے اپنے بھائی حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کوٹ کہروڑ کا قاضی مقرر کیا اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذمہ داری اُن کے سپرد کی۔ حضرت حسن دیپالوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بزرگوار حضرت جمال الدین سلیمان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے تھے اور اُنہی سے خرقہ خلافت پایا تھا۔

حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی مولانا حسام الدین ترمذی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیک سیرت صاجزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوئی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی عبادت اور تقویٰ کی بدولت مشہور تھیں۔

Marfat.com

ایک غلط روایت

کتب سیر کی کچھ کتب میں مذکور ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں جبکہ یہ بات قطعی غلط ہے اور اس کی تصدیق مفتی غلام سرور لاہوری نے اپنی تصنیف ''خزینتہ الاصفیاء'' میں یوں فرمائی ہے!

مفتی غلام سرور لاہوری حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی کی بابت تحریر فرماتے ہیں کہ

> ''مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ علیہ کہ بکمالات ظاہری و باطنی آراستہ بود' بدختر مولانا حسام الدین ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کرور قلعہ کوٹ کہروڑ سکونت داشت کدخدا شد۔''

اور حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے والد گرامی حضرت شیخ جمال الدین سلیمان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ

> ''حضرت جمال الدین سلیمان رحمتہ اللہ علیہ با دختر ملا وجیہہ الدین خجندی کہ قرسم خاتون نام ورشت مقابل شد واز بطنِ عفت وے سہ سیر والا گوہر بوجود آمدنہ۔ یکے از اعز الدین محمود دوم فرید الدین مسعود و سیوم نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔''

Marfat.com

ولادت باسعادت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قصبہ کوٹ کہروڑ مین ۲۷ رمضان المبارک ۵۶۵ ھ کو پیدا ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش کا دور مسلمانوں کے لئے اذیتوں کا دور تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیدائش جس زمانہ میں ہوئی اُس زمانہ میں مسلمان اور دین اسلام تاتاریوں کے قہر میں مبتلا تھے۔ تاتاری حاکم چنگیز خان اور اُس کے سپاہیوں نے مذہب اسلام کی اقداروں کو ہلا کر رکھ دیا۔ ان ظالموں سے ہر اسلامی سلطنت خوفزدہ تھی۔ تاتاریوں نے مسلمانوں کے عظیم دینی و علمی مراکز بغداد کو جلا کر راکھ کر دیا۔ چنگیز خان کے مقابلے میں صرف ایک ہی مسلمان حاکم ایسا تھا جس نے اپنی زندگی کی آخری سانسوں تک ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اُس حاکم کا نام خوارزم شاہ تھا۔ خوارزم شاہ کی شہادت کے بعد اُن کے صاحبزادے جلال الدین نے بھی ڈٹ کر ان تاتاریوں کا مقابلہ کیا لیکن اُسے کسی دوسری اسلامی ریاست سے کسی بھی قسم کا تعاون حاصل نہ ہوا۔ تاتاریوں سے مقابلہ کرتے ہوئے جلال الدین ہندوستان کی طرف روانہ ہوئے اور جب شکست یقینی نظر آنے لگی تو انہوں نے اپنا گھوڑا دریائے سندھ کی طوفانی لہروں میں اُتار دیا اور دریا پار کر گئے۔ چنگیز خان' جلال الدین کی اس بہادری پر حیران رہ گیا۔ الغرض یہ دور مسلمانوں کے لئے نہایت پُرفتن دور تھا اور مسلمان انتہائی بے بسی کی زندگی گزار رہے تھے۔

کتب سیر میں منقول ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جب پیدائش ہوئی تو ماہِ رمضان کے آخری چند دن باقی تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شوال کا چاند نظر آنے تک اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دودھ نہ پینے سے تصدیق ہوتی ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مادرزاد ولی تھے۔

د بعد از دنہ یکید شیر
از پستانِ مادر تا روزِ عید شُد

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اعظم حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب پیرومرشد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ماں کا دودھ پینا چھوڑ دیتے اور قرآن مجید کو غور سے سننے لگتے تھے۔

جب کہ قرآن پڑھتے تھے والد تیرے
کان تھے تیرے بھی بس اُس میں لگے
ذوق تھا تجھ کو بہت قرآن کا
شوق تھا تجھ کو بہت رحمان کا

Marfat.com

ابتدائی تعلیم و تربیت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی کم سن ہی تھے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ابتدائی تعلیم کے لئے مولانا نصیر الدین بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکتب میں داخل کروا دیا جہاں سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قرآن پاک صرف سات برس کی عمر میں حفظ کیا جن میں قرآن پاک کی سات قرأت بھی شامل تھیں۔ یہ زندہ کرامت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حافظے کی ایک اعلیٰ مثال تھی۔

کلام پاک حفظ کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی توجہ دیگر دینی کتب کے مطالعے کی طرف متوجہ کی اور جلد ہی ابتدائی علوم میں کامل ہوئے۔

حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک ابھی صرف بارہ برس ہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد محترم اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئے۔ حضرت مولانا وجیہہ الدین محمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۵۷۷ھ میں ہوا۔ یہ ایسے جانگداز لمحات تھے جن کا سامنا شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو کرنا پڑا۔ ایک ایسے مرحلے میں جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے والد محترم کے سایہ کی ضرورت تھی ایک ناقابل برداشت لمحہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے والد ماجد کے وصال کے صدمہ کو صابرین کی طرح برداشت کیا جس سے پتہ چلتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ کو ابھی زندگی میں مزید بوجھ اٹھانا ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کا مزار آج بھی کوٹ کہروڑ ملتان میں مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذمہ داری:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خاندان کی کفالت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مہربان چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد ہوئی جنہوں نے تادمِ مرگ اس فرض کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سرمبارک پر دستار باندھی اور آباؤاجداد کی مسند پر بٹھایا اور جائیداد اور زمینوں کی دیکھ بھال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کردی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی کہ وہ اس بارگراں کو اٹھانے کی ابھی اہلیت نہیں رکھتے اس لئے براہِ مہربانی وہ خود ہی جائیداد اور زمینوں کا انتظام سنبھالیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ میں ابھی مزید تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہوں اس لئے براہِ مہربانی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس معاملے میں میری راہنمائی فرمائیں۔

حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب اپنے ہردلعزیز بھتیجے کی بات سنی تو فرطِ جوش سے گلے لگالیا اور فرمایا کہ بیٹے! تمہارے باپ کی طرح میری بھی یہی خواہش ہے کہ تم مزید تعلیم حاصل کرو اور اپنی روح کی تشنگی مٹاؤ۔ یہ چند سکے تمہاری پہچان نہیں ہیں تمہاری پہچان تو دستارِ فضیلت ہے۔

حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہردلعزیز بھتیجے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعلیم کے لئے اُس دور کے تمام بڑے علماء کو کوٹ کہروڑ میں اکٹھا کیا جن میں مولانا عبدالرشید کرمانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

جیسے نابغہ روزگار عالم دین بھی شامل تھے۔ حضرت مولانا عبدالرشید کرمانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار محلہ کوٹ کہروڑ کی ایک مسجد میں آج بھی مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تمام جید علماء کی زیر نگرانی رہ کر علمی اکتساب حاصل کیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس حد تک ذہین تھے کہ اگر کوئی نکتہ ایک مرتبہ سن لیتے تو اُس کے سارے معانی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شعور میں جذب ہو جاتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ خاص وصف تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اساتذہ کی کہی ہوئی بات کو اُسی وقت سمجھ جاتے اور عبارت کو سمجھنے کے لئے اپنے اساتذہ کے ذہن تک رسائی حاصل کرتے کہ وہ یہ بات کس پیرائے میں بیان فرما رہے ہیں اور اُن کی بیان کردہ بات کے معانی و مطالب کیا ہیں۔

Marfat.com

سیر و سیاحت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب کوٹ کہروڑ کے مقامی علماء سے اکتسابِ فیض حاصل کر لیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے چچا سے مزید علم کے حصول کے لئے اجازت طلب فرمائی۔ مہربان چچا نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے اجازت مرحمت فرما دی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ چچا سے اجازت لینے کے بعد اپنی تعلیمی پیاس بجھانے کے لئے خراسان روانہ ہوئے جو کہ اُس زمانے میں اسلامی علوم وفنون کا ایک بہت بڑا مرکز تھا اور دنیا کے کونے کونے سے لوگ اپنی تشنگی مٹانے کے لئے خراسان آتے تھے اور اس علمی سمندر سے اپنی پیاس بجھاتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خراسان میں قریباً سات سال تک قیام فرمایا اور قریباً چار سو چوالیس (۴۴۴) باکمال علماء سے کسب فیض حاصل کیا۔ خراسان میں قیام کے دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہر روز ایک استاد کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اُس استاد کے سینے میں جتنا بھی علم ہوتا اُسے مکاشفہ کے ذریعے حاصل کر لیتے اور اگلے روز دوسرے استاد کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ یہ بات آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذہانت کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

بخارا روانگی:

خراسان میں موجود علماء سے کسبِ فیض حاصل کرنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ بخارا روانہ ہوئے جو کہ اُس دور میں خراسان سے بھی بڑا علمی مرکز شمار ہوتا تھا۔ بخارا پہنچ کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہاں موجود علمائے دین سے اکتسابِ فیض حاصل کیا۔ بخارا میں قیام کے دوران آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس دو ہزار کے قریب علمی کتب جمع ہو چکی تھیں اور اُس زمانے میں جب کتب کی اشاعت کا کوئی انتظام نہ تھا دو ہزار کتب کا جمع کرنا بلاشبہ ایک بہت بڑا علمی خزانہ تھا۔ کتبِ سیر میں مذکور ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بخارا میں قریباً آٹھ برس قیام فرمایا اور علمی میدان میں کمال مرتبہ حاصل کیا۔

''بہاؤ الدین فرشتہ'' کا لقب:

تذکرۃ الاولیاء کے مصنف سیّد صباح الدین عبدالرحمٰن کے بقول!
شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت اور اُن کے اوصافِ حمیدہ کی بدولت بخارا کے لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ''بہاؤ الدین فرشتہ'' کے لقب سے پکارنے لگے۔''

''بہاؤ الدین فرشتہ'' کا لقب ایک ایسا لقب تھا جو کہ ایک نوجوان طالب علم کے لئے فضیلت کی سند تھا کیونکہ بخارا کے لوگ اپنے علم و فضل کی بدولت یکتائے روزگار شمار ہوتے تھے اور جہاں اُن میں ایک سے ایک بڑھ کر عالم دین اور اولیاء اللہ موجود تھے وہاں ایک غیر معروف شخص کو ایسے لقب سے پکارنا ایک حیران کن فعل تھا۔

Marfat.com

تزکیہ نفس

خراسان اور بخارا کی درسگاہوں سے ظاہری علوم حاصل کرنے کے بعد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تزکیہ نفس اور باطن کی اصلاح کی طرف توجہ دی اور بیس سال تک مجاہدات و ریاضات میں مصروف رہے۔ اس ضمن میں کتب سیر میں ذیل کا واقعہ مذکور ہے!

ایک مرتبہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ حضرت ہمیں اپنے کسی مجاہدے کا ذکر سنائیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ فقیر کے لئے اپنے مجاہدے اور ریاضت کی کیفیت بیان کرنا مناسب نہیں کیونکہ اس سے تکبر پیدا ہوتا ہے لیکن تمہارے لئے اتنا جاننا ہی کافی ہے کہ فقیر بیس سال تک ایک پانی کے پیالے اور ایک چھٹانک غذا پر گزارا کرتا رہا ہے اور یہ مجاہدہ تو صرف ابتدائی مجاہدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کو ستر ستر برس تک بھوکا پیاسا رکھا اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں محو رہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ تمام ترشفقت اور ریاضت رب کعبہ کی رضا جوئی کے لئے کی یہاں تک کہ ارضِ مقدس میں عرفات کی پہاڑی پر حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوا اور بفضل الٰہی اس دوران میں نے ان سے بے حد فیض حاصل کیا اس کے بعد میں نے نیا احرام

Marfat.com

باندھا اور سوئے مدینہ کی جانب چلا اور وہاں حضور نبی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضر ہوا پانچ سال تک میں مدینہ منورہ میں مقیم رہا اور سرکار دو عالم رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے قدموں کی خاک کے صدقے میں انوار الٰہی کا ظاہری اور باطنی مشاہدہ کرتا رہا۔

حدیث رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو وہاں حضرت مولانا کمال الدین محمد یمنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار محدثین میں ہوتا تھا۔ میں نے حرم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضرت مولانا کمال الدین محمد یمنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حدیث کا درس لیا۔ جب میں نے اُن سے حدیث کا سبق مکمل کر لیا تو اُنہوں نے مجھے سند عطا کی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث کے سبق کے دوران جب بھی حج مبارک کے ایام آتے تو میں حضرت مولانا یحییٰ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ حج پر تشریف لے جاتا اور حج سے فراغت کے بعد دوبارہ درس میں شامل ہو جاتا۔

مدینہ منورہ میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قیام حجرہ وقبہ مبارک رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے دائیں جانب ایک خاص مقام میں رہا وہ جگہ بعد میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے ہی منسوب ہوگئی بعد ازاں جب عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مدینہ منورہ کا سفر کیا اور دوران قیام مدینہ اسی جگہ ٹھہرے اور بقول عبدالرحمٰن جامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ!

"مجھے اس جگہ بیٹھ کر عجب روحانی لذت کا احساس ہوا اور میں نے یہاں پر بہت زیادہ فیض حاصل کیا۔"

111691

Marfat.com

بیت المقدس آمد:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدینہ منورہ میں درس حدیث مکمل کرنے کے بعد بیت المقدس تشریف لے گئے جہاں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کچھ عرصہ قیام کیا اور تمام انبیائے کرام علیہم السلام کے مزاراتِ مقدسہ کی زیارت باسعادت حاصل کی۔ بعدازاں وہاں سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ دمشق تشریف لے گئے۔

طبیعت میں بے چینی:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب دمشق پہنچے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طبیعت میں بے چینی پیدا ہوگئی اور ہمہ وقت اضطرابی کیفیت طاری رہنے لگی۔ اس کیفیت میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ کے حضور یوں دعا فرماتے!

> ”اے مالک کون ومکان! اے پناہ دینے والے! تو نے اپنے بندے بہاؤالدین کو اتنا دیا کہ اس کا دامن تنگ ہو گیا عقل کی پیاس بجھ گئی مگر قلب اور روح کی پیاس اسی شدت سے بھڑک رہی ہے اب اپنی بارش کرم سے اس پیاس کو بھی بجھادے کہ تیری ذات بے نیاز بخشش و عطا کے ہرزاویے پر قادر ہے۔“

Marfat.com

موذی اژدھا

دمشق شہر کے باہر کسی غار میں ایک خوفناک اژدھا رہتا تھا جو وہاں سے گزرنے والی مخلوق خدا کو ہلاک کر دیتا تھا مقامی باشندوں نے اسے مارنے کی بے حد کوشش کی تھیں مگر وہ ہر مرتبہ ناکام رہے تھے جس سے مجبور ہو کر لوگوں نے اس راہ سے گزرنا چھوڑ دیا تھا اگر کبھی اجنبی مسافر اس راہ سے گزرتا تو وہ اس خون آشام اژدھا کا نوالہ بن جاتا اژدھا اپنے غار میں خاموش پڑا رہتا لیکن جیسے ہی کسی شخص کے قدموں کی آہٹ اس تک پہنچتی وہ انتہائی تیزی سے غار سے باہر آتا اور دیکھتے ہی دیکھتے آدم زاد کو اپنی لپیٹ میں لے کر اسے ہلاک کر دیتا تھا مقامی لوگوں نے کئی مرتبہ اس غار کو بند کرنے کی کوشش کی تھی مگر اژدھا سد راہ بن جاتا اور ان کی یہ کوشش ناکامی سے دوچار ہو جاتی۔

اثنائے سفر جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دمشق میں اس راستے کی جانب سے داخل ہونے کے لئے آگے بڑھے تو اژدھا حسب معمول اپنے شکار کا منتظر تھا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں کی آہٹ سنتے ہی غار سے باہر نکلا اور انتہائی تیزی کے ساتھ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر حملہ آور ہوا حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نظر اس موذی کی جانب دیکھا اور انتہائی اطمینان کے ساتھ اپنی چادر اژدھے کے اوپر ڈال دی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آگے کی جانب بڑھ گئے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا کہ اس اژدھے کا کیا حال ہوا قدرے دیر بعد جب دور سے گزرنے والوں نے غار کی جانب دیکھا تو وہاں ایک چادر موجود تھی اور اژدھا مرا پڑا

Marfat.com

تھا۔

لوگ ڈرتے ڈرتے اس اژدھے کے قریب پہنچے اور جب اس کے جسم میں بالکل حرکت نہ پائی اور وہ بدستور مردہ پڑا رہا تو اس واقعہ کا پورے نواح شہر دمشق میں چرچا چرچا ہو گیا مقامی لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور اس غار کے باہر لوگوں کا ہجوم ہو گیا اب اس ہجوم کو اس بات کا تجسس ہوا کہ یہ چادر کس بزرگ کی ہے کہ جس کے اثر سے اژدھا موت کے منہ میں چلا گیا ہے آخر کئی روز کی جستجو اور تحقیق کے بعد یہ راز کھلا کہ یہ چادر حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے اس سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت ہر طرف پھیل گئی اور ہزاروں لوگ جوق در جوق دیدار کے لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مکان کے گرد جمع ہو گئے جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کافی عرصہ تک سکونت پذیر رہے۔

Marfat.com

شیخ الشیوخ کی خدمت میں

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سارے سفر کے دوران اپنی روحانی پیاس کو بجھانے کے لئے مرشد کامل کی تلاش بھی جاری رکھی لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو گوہر مقصود کہیں بھی نہ ملا۔ دمشق میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا قیام قریباً پانچ برس تک رہا لیکن اس دوران بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پیاس نہ بجھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دمشق میں موجود تمام نابغہ روزگار سے کسب فیض حاصل کیا لیکن وہ گوہر مقصود جس کی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو تلاش تھی وہ نہ مل سکا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب بھی کسی درویش کی خانقاہ میں جاتے تو دل سے آواز نکلتی کہ ابھی تمہاری منزل دور ہے۔

چونکہ کاتب تقدیر نے عام انسانوں کی مانند روحانیت کے طالبین اور بزرگان دین کی قسمت کے فیصلے بھی اپنی حکمت کے تحت روز اول سے کر رکھے ہیں اور اس کے تحت ایک مقررہ وقت پر ایک مقرر جگہ سے ہی گوہر مقصود ایسے انسان کو ملتا ہے مگر اس کے حصول کے لئے شرط تلاشِ حقیقت اور مردِ کامل کی ہوتی ہے اسی کلیے کے پیش نظر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ہر مرد کامل کی خانقاہ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ ابھی وہ وقت اور مقام نہیں آیا جہاں سے گوہر مقصود ملتا تھا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی اس میں ناکام چلے آرہے تھے اور طلب تلاش وجستجو آفتاب کی تیز کرنوں کی مانند قلب کو خاکستر کرتی ہوئی دمبدم تیز سے تیز ہوتی چلی جاتی تھی۔

Marfat.com

سمرقند روانگی:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسی استغراقی کیفیت میں دمشق سے سمرقند تشریف لے گئے۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سمرقند پہنچے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو معلوم ہوا کہ اس وقت سمرقند میں ایک صاحب کمال بزرگ موجود ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن بزرگ کی زیارت کے لئے اُن کی خدمت میں تشریف لے گئے۔ وہ بزرگ کیفیت جذب وسکر میں گم تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کئی روز تک ان کے پاس جاتے رہے اور سلام عرض کرتے رہے لیکن ادھر سے جواب سلام بھی نہ ملتا تھا وہ بدستور اپنی استغراقی حالت پر قائم تھے اسی بناء پر انہوں نے تو یہ دیکھنا بھی گوارہ نہ کیا کہ کون آیا ہے اور کیوں آیا ہے؟ گو صورتحال مایوس کن تھی لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس سے بددل نہ ہوئے اور بدستور ان کے ہاں تشریف لے جاتے رہے اور دامن صبر کو ہاتھ سے نہ چھوڑا اس طرح دو سال کا عرصہ گزر گیا دو برس کے بعد وہ بزرگ ہوش میں آئے حضرت بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اسی ساعت کے منتظر تھے والہانہ انداز میں آگے بڑھے اور دست بوسی کی سعادت حاصل کی ان بزرگ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک والہانہ نظر ڈالی اور متبسم ہو کر فرمایا!

> "بہاؤ الدین! تمہارا آنا مبارک ہو اور تم نے بہت انتظار کیا اور اس راستے میں بڑی تکالیف اٹھائیں مگر یاد رکھو کہ بزرگوں کی خدمت سے دونوں جہانوں کی مرادیں ملتی ہیں' اے بہاؤ الدین عرصہ تیس سال سے یہ فقیر بحر تجلیات میں مستغرق ہے اور آنے جانے والوں سے بے خبر ہے آج دوست کا حکم ہوا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہم کلام ہو کر اپنی حالت سے آگاہ کروں اے عزیز! درویش کے لئے مخلوق کی صحبت سے بڑھ کر کوئی اور شے مضر نہیں کیونکہ وہ جس قدر خلقت سے

Marfat.com

نزدیک ہوتا ہے اسی قدر خالق سے دور ہو جاتا ہے"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ اگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات میں میری عمر بھی گزر جاتی تو مجھے افسوس نہ ہوتا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں بزرگ پر جذب کی وہی کیفیت طاری نہ ہو جائے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرد کامل کی گفتگو سننے سے محروم نہ رہ جائیں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اضطراب دم بدم بڑھ رہا تھا مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان کے احترام کے پیش نظر خاموش تھے۔ قدرے دیر بعد ان بزرگ نے سکوت توڑا اور اپنا مصلیٰ اور مٹھی بھر اشرفیاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عنایت فرمائیں اور کہا!

"یہ تمہارا زادِ راہ ہے اس لئے کہ ابھی تمہیں بہت دور جانا ہے بس اب تم جاؤ۔"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ تبرک بڑے ذوق وشوق سے لیا اور مزید اس بات کا پوچھنے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ میری منزل مقصود کہاں ہے؟ وہ بزرگ مزید کوئی بات کئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حیران رہ گئے اور اسی کیفیت میں کبھی مصلے اور اشرفیوں کو دیکھتے اور کبھی اس خالی جگہ کو جہاں چند لمحے پہلے ایک جان سوختہ عاشق الٰہی موجود تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سرد آہ کھینچی اور بولے!

روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

"ہم نے جی بھر کے ابھی پھول کے چہرے کو دیکھا بھی نہیں کہ بہار ختم ہو گئی۔"

اس بہار کی آمد اور پھول کے پوری آب وتاب دکھلانے کے انتظار میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی عمر عزیز کا دوسال کا عرصہ گزارا تھا لیکن یہ پھول اپنی صرف ہلکی سی

Marfat.com

آب وتاب دکھلا کر ہی نظروں سے اس طرح گزر گیا تھا جسے بادِ نسیم کا جھونکا اپنی سرسراہٹ میں صرف تلاش حق کا مژدہ جانفزا سنا کر اور کہیں دور جانے کی تلقین کرتا ہوا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شدید صدمہ اور مزید اضطراب کامل میں مبتلا کر گیا۔

بغداد شریف آمد:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس عاشق الٰہی کے حکم کے بعد مرشد کامل کی تلاش مزید لگن سے شروع کر دی۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مرشد کامل کی تلاش میں شہر بہ شہر پھرتے ہوئے ایک عرصہ گزرنے کے بعد بغداد شریف داخل ہوئے۔ بغداد ایک ایسا شہر ہے جہاں ہر وقت کسی نہ کسی کامل ولی کا وجود رہا ہے۔ متلاشیانِ حق اپنی پیاس بجھانے کے لئے دور دور سے سفر کر کے بغداد تشریف لاتے اور واصل بالحق ہوتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب بغداد شریف میں قدم رکھا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مرشد حق کی خوشبو محسوس ہوئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ اتنے عرصہ سے مرشد کامل کی جستجو میں تھے خوشبو محسوس کرتے ہی درافتگی بڑھ گئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ والہانہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کی جانب بڑھ گئے۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سہروردیہ سلسلہ کے بانی اور نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں سے تھے۔ ہزاروں لوگ اپنی قلبی پیاس بجھانے کے لئے اُن کی خانقاہ میں حاضر ہوتے اور اپنا گوہر مقصود پاتے۔

شیخ الشیوخ سے ملاقات:

جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں داخل ہوئے تو اُس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک قریباً اڑتالیس برس تھی۔ بہر حال جیسے ہی شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو بے

Marfat.com

اختیار پکار اٹھے!

''بہاؤالدین! یہی تیری منزل ہے اور یہی تیرا گوہر مقصود۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر چہرہ مبارک پر پڑھتے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت جذب شدت اختیار کر گئی اور کچھ دیر تک حیرانی وخوشی میں ڈوبے رہے پھر اچانک مدہوشی سے ہوش میں آئے اور بڑے والہانہ انداز میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب بڑھے اور اس مردِ جلیل کے سامنے اپنا سر زانوئے تہبند پر رکھا دست بوسی کی سعادت حاصل کی اور گلوگیر لہجہ میں بصد مشکل یہ شعر کہا!

ما بہ عشق تو نہ امروز گرفتار شدیم
کہ گرفتاری ما تو ز روز ازل است

''میں آج تیرے عشق میں گرفتار نہیں ہوا ہوں بلکہ یہ اسیری تو روز اول سے ہی میرا مقدر ہے۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ شعر سنا تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر گلے لگا لیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے روتے ہوئے فرمایا!

''شیخ! اب میں بہت تھک گیا ہوں''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے رو رہے تھے جیسے کہ کوئی بچھڑا ہوا بچہ باپ کے سینے سے لگ کر گریہ وزاری کرتا ہے۔ اس پر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی یوں گویا ہوئے!

''فرزند! ہم بھی تمہارے فراق میں تڑپ رہے تھے۔''

پھر تسلی دیتے ہوئے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ

Marfat.com

حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الشیوخ، بحر شریعت و طریقت، حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار اپنے دور کے نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واقف شریعت و طریقت اور فقید المثال بزرگ ہوئے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام شہاب الدین عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ شیخ الشیوخ کے لقب سے مشہور ہوئے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابونجیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور سلوک کی منازل طے کرنے کے خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سہروردیہ سلسلے کے بانی ہیں۔ اس سلسلے کی یہ خصوصیت ہے کہ اس میں ترکِ دنیا نہیں ہوتا اور سہروردی فقیر دنیا میں رہ کر اپنے عشق کا مظاہرہ کرتا ہے۔ سہروردیہ سلسلے کا اصول ہے کہ اچھا کھاؤ، اچھا پہنو اور دولت کماؤ۔ سب کچھ کرو لیکن اللہ کو مت بھولو اور گناہوں سے اپنے دامن کو بچا کر رکھو۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے لے کر اب تک جتنے بھی سہروردی بزرگ ہیں سوائے چند ایک کے سب مال دار تھے اور اپنے اخلاق و اطوار کی بدولت عوام الناس میں عقیدت کی نگاہوں سے دیکھے جاتے تھے۔

Marfat.com

حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عنایت:

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک خلیفہ حضرت شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے دورانِ چلہ دیکھا کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بلند پہاڑی پر جلوہ افروز ہیں اور عوام الناس کا ایک ہجوم لگا ہوا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عوام الناس میں مٹھیاں بھر بھر کے جواہرات تقسیم کر رہے ہیں۔ مانگنے والے ختم ہو گئے لیکن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خزانہ ختم نہ ہوا۔ چنانچہ میں نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا ماجرا بیان فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

"یہ سب حضور غوث الاعظم سیّدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عنایت ہے۔"

سخاوت:

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جو کچھ بھی آتا وہ سب لٹا دیتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند حضرت شیخ علاؤالدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خادم کو خزانہ کی چابیاں دیتے ہوئے فرمایا کہ کچھ رقم لے آؤ تا کہ تجہیز و تکفین عمل میں لائی جا سکے۔ جب اُس خادم نے جا کر دیکھا تو خزانہ میں صرف چھ دینار موجود تھے اور باقی سب صدقہ خیرات ہو چکے تھے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں صبح سے شام تک کھانا پکتا تھا اور فقراء و مساکین میں تقسیم ہوتا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں جو بھی فتوحات آتی تھیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کو اُسی وقت صدقہ کر دیتے

Marfat.com

اور اپنے پاس ایک پائی بھی بچا کر نہ رکھتے تھے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام نعمتیں عطا فرمائیں لیکن سماع کا ذوق عطا نہیں فرمایا۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نوے برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ باجود ضعیف ہونے کے ہر سال حج کو تشریف لے جاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار بغداد شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- صوفیاء کے اخلاق میں ایک نمایاں خصوصیت سادگی ہے۔
- جو خادم خالص محبت رکھتا ہے وہ اپنے نفس کی پیروی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے کام میں لومۃ لائم سے نہیں ڈرتا۔
- جو قناعت اختیار کرتا ہے وہ اپنے زمانہ والوں سے آرام پاتا ہے۔
- جو یہ چاہتا ہے کہ اُس کا دل تواضع کرے وہ نیک بندوں کی صحبت اختیار کرے اور اُن کی عزت کرے۔
- جس کا رزق جہاں اور جیسے لکھا ہے اُسی طرح ملے گا۔

Marfat.com

سعادتِ بیعت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی خانقاہ میں داخل ہوئے اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے قراری دیکھی تو اپنے حلقہ ارادت میں شامل فرمالیا اور خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے صرف سترہ روز مرشد پاک شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں گزارے اور وہ تمام فیوض و برکات حاصل کئے جن کو حاصل کرنے کے لئے ایک مرید کو سالہا سال عبادت و ریاضت اور نفس کشی کرنی پڑتی ہے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں!

> ''اس وقت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو خرقہ زیب تن فرمائے ہوئے تھے وہ انہوں نے اپنے جسم مبارک سے اتار کر مجھے عطا فرمایا۔ پھر اپنا مصلیٰ جس پر عمر بھر مصروفِ عبادت رہے تھے اور وہ خرقہ جو کہ سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے مشائخ کے توسل سے پہنچا تھا میرے سپرد کر دیا۔

Marfat.com

پہلی آزمائش

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے خرقہ خلافت ملا تو یہ کسی نعمت سے کم نہیں تھا۔

چنانچہ وہ مرید جو کہ عرصہ دراز سے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تھے اور اُن کی خواہش تھی کہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خرقہ خاص اور دیگر تبرکات اُن کو ملیں اور وہ دوسروں سے ممتاز ہوسکیں وہ حسد میں مبتلا ہو گئے۔ چونکہ وہ پیرومرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے تو لب کشائی نہیں کر سکتے تھے لیکن آپس میں ایک دوسرے سے گلے شکوے کر کے غیبت جیسے موذی گناہ میں مبتلا ہو رہے تھے۔ ان مریدوں کا کہنا تھا کہ ہم کئی برسوں سے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ہیں اور یہ درویش جسے آئے ابھی صرف سترہ روز ہی ہوئے ہیں سارے معرفت کے خزانے' خرقہ خلافت اور دیگر تبرکات کا مالک بن گیا۔ نہ ہی اس شخص نے کسی قسم کی کوئی ریاضت کی اور نہ ہی اسے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کسی آزمائش میں مبتلا کیا۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ کو مریدوں کی یہ بات کشف کے ذریعے واضح ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مریدوں کو اپنی خانقاہ میں

Marfat.com

طلب فرمایا اور اُن پر ایک جلالی نگاہ ڈالی لیکن بجائے اُن کا سب کچھ سلب کرنے کے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی اصلاح کرنے کے بارے میں سوچا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک خادم سے کہا کہ وہ کچھ کبوتر لے کر آئے۔ جب وہ خادم کبوتر لے کر آیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام مریدوں بشمول شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سب کو ایک ایک کبوتر عنایت فرمایا اور کہا کہ جاؤ اور ان کبوتروں کو ایسی جگہ پر ذبح کرو جہاں تمہیں دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا حکم سن کر تمام مرید کبوتر لے کر حجرہ مبارک سے باہر چلے گئے ان میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی شامل تھے۔

ہر مرید نے اپنی بساط کے مطابق گوشہ تنہائی تلاش کیا اور پیرو مرشد کے فرمان کے مطابق کبوتروں کو ذبح کر ڈالا۔ انہیں اس بات کا کامل یقین تھا کہ انہیں کوئی دیکھ نہیں رہا۔ کبوتر ذبح کرنے کے بعد ہر مرید شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں باری باری حاضر ہو گیا۔

ایسے میں خدام شیخ شدید حیرت کے عالم میں ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے لیکن ہر ایک کی نظر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نئے خلیفہ اور مرید کی نظریں حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تلاش میں تھیں جو ابھی تک اپنے پیرو مرشد کی خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔ بالآخر کافی دیر گزرنے کے بعد حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہاتھ میں زندہ کبوتر لئے حاضر خدمت ہو گئے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا کہ اس نو وارد شیخ سے تو مرشد پاک شدید ناراض ہوں گے کہ اُس نے حکم عدولی کرتے ہوئے کبوتر بغیر ذبح کئے واپس آ گیا۔ اُنہیں یقین تھا کہ

Marfat.com

مرشد پاک اُن سے خلافت اکبر واپس لے لیں گے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خانقاہ میں داخل ہوتے ہی سلام کر کے ادب سے بیٹھ گئے۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا!

''تم لوگوں نے میری ہدایت کے مطابق ان کبوتروں کو ذبح کیا ہے؟

تمام مریدین بیک زبان ہو کر بولے!

''اس میں کوئی شک نہیں یا شیخ! ہم اپنے پیرومرشد کی نافرمانی کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا!

''بہاؤ الدین! تم بہت دیر کے بعد آئے ہو اور کبوتر بھی ذبح نہیں کیا؟ اس کی کیا وجہ ہے؟''

حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عاجزانہ لہجے میں شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا!

''پیرومرشد! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد تھا کہ کبوتر اُس مقام پر ذبح کیا جائے جہاں کوئی بھی دیکھنے والا نہ ہو اس لئے سیّدی اس حقیر وعاجز کو کوئی گوشہ تنہائی نہ مل سکا پھر یہ غلام کس طرح پیرومرشد کے حکم پر عمل پیرا ہوتا؟''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا!

''تم پھر بھی بہت دیر لگا کر آئے ہو؟''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کرتے ہوئے کہا!

Marfat.com

''یہ خادم! گوشہ تنہائی کی تلاش میں تھا اگر یہ غلام ساری زندگی جستجو میں گزار کے آتا تب بھی اس عاجز کا یہی جواب ہوتا پوری کائنات میں کہیں کوئی گوشہ تنہائی موجود نہیں ہے یہ حقیر جہاں بھی گیا حق تعالیٰ کو حاظر و ناظر پایا۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہر دلعزیز مرید کی بات سن کر دیگر مریدوں کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی پُر جوش لہجے میں بولے!

''اور تم سب کو کبوتر ذبح کرنے کے لئے کتنی جلدی گوشہ تنہائی میسر آ گیا''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر تمام مریدوں کی گردنیں ندامت سے جھک گئیں۔

Marfat.com

دوسری آزمائش

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے حکم دیا کہ اب تم سب لوگ جنگل میں چلے جاؤ اور اپنے اپنے حصے کی گھاس کاٹ کر لاؤ۔ یہ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری آزمائش تھی اپنے مریدوں کے لئے تاکہ اُن پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت واضح کر سکیں جس کی بدولت وہ خلیفہ اکبر اور خرقہ خلافت کے حق دار ہوئے۔

تمام مرید شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس راز کو پا چکے تھے کہ کبوتر کا ذبح کرنے کا مقصد اُن کی آزمائش تھی اس لئے اب گھاس لانا بھی ایک آزمائش ہی ہوگی مگر وہ اس آزمائش میں چھپے راز سے بے خبر تھے۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم کے تحت تمام مریدانِ خاص اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد جب تمام مریدان خاص بمعہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنگل سے واپس آئے تو ماسوائے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہر ایک کے ہاتھ میں سرسبز گھاس کا گٹھا تھا جبکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ میں خشک گھاس موجود تھی۔

Marfat.com

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مریدانِ خاص کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا کہ

''تم یہ ہری بھری گھاس کیوں لائے''

تمام مرید یک زبان ہو کر بولے کہ سرسبز گھاس آنکھوں کو اچھی لگتی ہے اس لئے ہم سرسبز گھاس کاٹ کر لائے ہیں۔ مریدوں کا جواب سن کر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف نظریں کرتے ہوئے دریافت کیا!

''بہاؤالدین! تم یہ خشک گھاس کس لئے اٹھا لائے؟''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مؤدبانہ لہجے میں عرض کیا کہ

''سیّدی جنگل میں ہری گھاس کی کمی تو نہ تھی مگر میں جہاں کہیں بھی گیا اسے یادالٰہی میں مصروف پایا اور مجھے اچھا نہیں لگا کہ اسے یادالٰہی سے محروم کر دوں چونکہ خشک گھاس ذکر الٰہی سے خالی تھی اس لئے اسے کاٹ کر پیرومرشد کی خدمت عالیہ میں پیش کر دیا۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے خلیفہ اکبر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر باقی تمام مریدوں کو مخاطب کرتے ہوئے گویا ہوئے!

''اب تم لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آ گئی ہو گی کہ بہاؤ الدین کو خلافت کبریٰ کیوں دی گئی ہے؟''

تمام مریدانِ خاص سخت شرمندہ اور حیران و پریشان ہوئے اور وہ اس نکتہ کو بخوبی جان گئے کہ خلافت کبریٰ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو کیوں دی گئی ہے؟ تاہم شرمندگی کے باعث ان کی زبانیں گنگ تھیں۔

Marfat.com

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدانِ خاص کے سامنے اس راز کو بیان کرتے ہوئے فرمایا!

"ہر مرید پر لازم ہے کہ وہ مرشد کے فیصلے سے اختلاف نہ کرے اور اپنے دل و دماغ کو اندیشوں کے غبار سے آلودہ نہ ہونے دے۔ تم سب گیلی لکڑی کی مانند ہو جس پر آگ جلدی اثر نہیں کرتی اسے جلانے کے لئے سخت محنت کی ضرورت درکار ہے مگر بہاؤالدین سوکھی لکڑی کی مانند تھا کہ ایک ہی پھونک میں بھڑک اٹھا اور عشق الٰہی کی آگ نے اسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ یاد رکھو! حق بہ حق دار رسید! دنیا میں کوئی کام توفیق الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا اور مشیت الٰہی یہ ہے کہ بہاؤ الدین میرا خلیفہ اکبر ہے جو اس کی طرف سے اپنا دل صاف رکھے گا اسے دونوں جہان کی سعادتیں اور برکتیں حاصل ہوں گی اور جو اپنے دل و دماغ کو شک و رسد کے غبار سے آلود کرے گا وہ کسی کا کچھ نہیں بگاڑے گا صرف اپنی دنیا اور آخرت سے ایک خطرناک کھیل کھیلے گا۔"

یہی وہ بات تھی جو مریدان کے لئے خاص تنبیہہ اور ہدایت مرشد تھی۔ بہرحال مریدان خاص نے اس تنبیہہ پر سخت ترین شرمندگی کے عالم میں بارگاہ الٰہی میں توبہ کی اور اپنے دلوں اور نفسوں پر چھائی ہوئی کدورت کو صاف کر کے دل سے یہ اعتراف کر لیا کہ مرشد کی نظر ہی نظر پرکھ ہوتی ہے اور اس نظر کی پرکھ اور گہرائی و وسعت تک عام مرید نہیں پہنچ سکتا۔

Marfat.com

دین اور دنیا

اس آزمائش کے بعد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلوت میں طلب فرمایا اور ایک کٹا ہوا انار دیتے ہوئے فرمایا!

"بہاؤ الدین اسے کھالو' یہ تمہارے لئے ہے۔"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی عقیدت کے عالم میں پیرو مرشد کا عنایت کردہ تبرک لیا۔ اتفاقاً انار کا ایک دانہ زمین پر گر گیا اور خاک آلودہ ہو گیا لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے فوری طور پر زمین سے اٹھایا اور منہ میں رکھ لیا جس پر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑے غور سے اپنے مرید کی جانب نگاہ دوڑائی اور جب بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہ دانہ کھا چکے تو انہوں نے فرمایا!

"بہاؤ الدین! تم نے زمین پر پڑی ہوئی شے کیوں کھالی؟"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا!

"پیرو مرشد! یہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا عطیہ تھا اور میں اسے کس طرح رائیگاں جانے دیتا۔"

یہ بات [illegible] تے وقت [illegible] پ [illegible] رحمتہ اللہ علیہ کے لہجے میں انتہائی عقیدت اور والہانہ

Marfat.com

انداز کی واضح جھلک موجود تھی۔

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خلیفہ اکبر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر فرمایا!

''وہ انار کا دانہ دراصل دنیا تھی میں نے چاہا تھا کہ تم دنیا کے جھمیلوں میں نہ پڑو اس لئے میں نے وہ دانہ قصداً زمین پر گرا دیا تھا مگر تم نے اسے عطیہ شیخ جان کر کھا لیا۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان سن کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر پریشانی کی کیفیت ظاہر ہو گئی۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیفہ اکبر کی کیفیت کا بھانپتے ہوئے مسکرا کر فرمایا!

''بہاؤ الدین! پریشان نہ ہو انشاء اللہ یہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکے گی اب دین اور دنیا دونوں ہی تمہارے قبضہ میں ہے۔''

اس پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عاجزانہ لہجے میں عرض کی!

''یہ سب پیرو مرشد کی دُعاؤں کا ثمر ہے ورنہ غلام اپنی حیثیت کو جانتا ہے۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''میں نے ملتان کی ولایت تمہارے سپرد کی ہے تم ملتان چلے جاؤ وہاں لوگوں کو تمہاری ضرورت ہے۔ تم ملتان جا کر لوگوں کو راہِ ہدایت پر گامزن کرو۔ اللہ تمہارا حامی و ناصر ہو۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سنتے ہی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر ملال کے آثار نمایاں ہو گئے۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ نے دریافت فرمایا!

''بہاؤالدین! کیا بات ہے تمہارے چہرے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم ملتان جانا نہیں چاہتے؟''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی!

''سیّدی! ملتان میرے بزرگوں کا وطن ہے میں خود بھی وہیں پیدا ہوا ہوں دنیا میں کون ایسا شخص ہوگا جسے اپنے وطن کی یاد نہ آتی ہو مگر میں دیارِ مرشد چھوڑ کر کیسے چلا جاؤں؟ میں پیرومرشد کی محبت پر مٹی کے تمام رشتے قربان کرسکتا ہوں میرے نزدیک پیرومرشد کے قدوم مبارک سے اٹھنے والا غبارِ خاک میرے وطن سے بہتر ہے۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے یہ الفاظ سن کر اور ان الفاظ میں موجود جذبات کی شدت اور گہرائی دیکھ کر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا!

''بہاؤالدین! تم منزلِ عشق کے مسافر ہو اور عشق میں نزدیکی و دوری کی کوئی حیثیت نہیں۔ تم موجود تو ملتان میں ہو گے مگر بغداد تم سے زیادہ دور نہیں ہوگا۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اٹھائیس برس قبل شروع کیا ہوا سفر آج اپنی منزل کو پہنچ چکا تھا۔ وہ گوہرِ مقصود جس کی تلاش میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ قریہ قریہ بستی بستی گھومے آج وہ گوہرِ مقصود آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو حاصل ہو چکا تھا۔ وہ نوجوان جو کہ بیس برس کی عمر میں اپنے وطن سے بے نام و نشان نکلا تھا آج اپنے وطن میں ایک ولی کامل کی حیثیت سے واپس جا رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کیفیت دیدنی تھی لیکن مرشد سے جدائی کا غم بھی شدید تھا۔

Marfat.com

ملتان واپسی

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب مرشد پاک سے اجازت لے کر ملتان کے لئے روانہ ہونے لگے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر بھائی حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ ملتان کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملتان جانے کی اجازت طلب کی تو شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کرتے ہوئے فرمایا!

''آخر تم بہاؤالدین کے ساتھ ہندوستان کیوں جانا چاہتے ہو۔''

شیخ جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی!

''سیّدی! میں اپنے دل میں بہاؤ الدین کے لئے بہت زیادہ محبت پاتا ہوں۔''

شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہرودی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''جلال الدین! تم جانا چاہتے ہو تو شوق سے جاؤ مگر تمہاری منزل تو کہیں اور ہے۔''

بعد از اجازت مرشد پاک دونوں بزرگ بغداد سے ملتان کی جانب روانہ ہوئے اور راستے میں نیشا پور' خراسان' سمرقند' بخارا سے ہوتے ہوئے ملتان وارد ہوئے۔ پھر

Marfat.com

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تھوڑا عرصہ ملتان میں قیام کیا اور عازمِ دہلی ہوئے اور دہلی میں قیام فرمایا۔

اس ضمن میں کتب سیر میں ایک روایت یہ بھی موجود ہے کہ جب یہ دونوں حضرات قریہ بہ قریہ سفر کرتے ہوئے نیشاپور پہنچے تو شام کا وقت تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نیشاپور سے باہر واقع ایک سرائے میں قیام کیا اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نیشاپور تشریف لے گئے تاکہ مشائخ سے ملاقات کرسکیں۔ نیشاپور میں اُس وقت حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ موجود تھے جن کا شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا تھا۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے ملاقات کی۔

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کر کے واپس شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس سرائے میں تشریف لائے تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے دریافت کیا کہ اُن کو نیشاپور میں کن کن بزرگوں سے شرفِ نیاز حاصل ہوا اور اُنہوں نے کس کو بہتر پایا؟ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ اُنہوں نے مختلف مشائخ سے ملاقات کی لیکن سب سے بہتر حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پایا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دریافت کیا کہ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے تمہاری کیا باتیں ہوئی ہیں تو حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بتایا کہ حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم کہاں سے آرہے ہو؟ تو میں نے اُنہیں بتایا کہ میں بغداد سے آرہا ہوں۔ اُنہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ بغداد میں اس وقت کون سے بزرگ ایسے ہیں جو سب سے زیادہ عبادت گزار ہیں؟ میں اُن کے احترام کی وجہ

Marfat.com

سے خاموش ہو گیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ذکر کیوں نہ کیا؟ تو حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کہا کہ میرے دل میں حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت اس قدر بیٹھ چکی تھی کہ میں کچھ کہہ نہ سکا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص کا ذہن اپنے مرشد کے بارے میں سہو کا شکار ہو اُس سے ہم کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا سامان اٹھایا اور اکیلے ہی ملتان کی جانب چل پڑے اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دہلی روانہ ہو گئے۔

کتب سیر میں مذکور یہ روایت دلیل کے اعتبار سے نہایت کمزور ہے کیونکہ اس روایت کو بیان کرتے ہوئے واقعات کو ایسے پیش کیا گیا ہے جس میں ایک درویش کی دوسرے درویش پر عظمت ثابت کی گئی ہے جبکہ دونوں درویش اپنے اپنے مرتبہ کے لحاظ سے منفرد اور یکتائے روزگار ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے روحانی مرتبے کو بھی پیش نظر نہیں رکھا گیا حالانکہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تبریز کی بادشاہت چھوڑ کر درویشی اختیار کی تھی اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت کی۔ چنانچہ وہ شخص جس نے درویشی کے لئے بادشاہت چھوڑ دی اُس سے کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے مرشد کے روحانی مرتبے سے دوسروں کو آگاہ نہ کرے۔

ملتان آمد:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد اُن کے فرزند حضرت مخدوم

Marfat.com

عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گھر اور جائیداد کی دیکھ بھال پر مامور تھے۔

حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے علم و فضل کا ملتان اور اُس کے گردونواح میں بے حد چرچا تھا۔ لوگ دور دراز سے اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اپنے مسائل کا حل پاتے تھے۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شادی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہمشیرہ حضرت بی بی کمال خاتون رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوئی تھی۔

ایک دن حضرت مخدوم عبدالرشید کی خدمت میں کچھ علماء حاضر ہوئے اور چند مسائل کا حل طلب کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کو اُن کے سوالوں کے جواب دیا۔ جب وہ علماء واپس چلے گئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خانقاہ میں واپس تشریف لائے۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر نیند کا غلبہ طاری ہو گیا۔ خواب میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے والد محترم حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت ہوئی۔ حضرت شیخ احمد غوث رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

> ''فرزند! تمہارے بھائی بہاؤالدین دین کی سعادتوں سے مالا مال ہو کر ملتان آ رہے ہیں اس لئے تمہیں لازم ہے کہ اپنی ہمشیرہ کو اُن کے نکاح میں دے دو اور تمام معاملات اُن کے سپرد کر کے خود حرمین شریفین کی زیارت کے لئے روانہ ہو جاؤ۔''

حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خواب سے بیدار ہوئے اور اپنے بھائی کی آمد کا سن کر بے حد خوش ہوئے اور انتہائی بے چینی کے عالم میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتظار کرنے لگے۔ کتب سیر میں مذکور ہے کہ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہ کو بذریعہ کشف جب آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آمد کی اطلاع ہوئی تو وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استقبال کے لئے ملتان شہر سے باہر تشریف لے آئے تاکہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاندار استقبال کیا جا سکے۔

Marfat.com

والدہ ماجدہ کے مزار پر حاضری:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں دیول دروازے سے داخل ہوئے۔ دیول دروازے کے باہر حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت گرم جوشی سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا استقبال کیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سب سے پہلے اپنی والدہ ماجدہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ ایک شفیق اور مہربان ہستی کے جدا ہو جانے کے دکھ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے حق میں دعائے خیر کرتے ہوئے فرمایا!

> ''اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو نور سے بھر دے اور آپ پر اپنی بے شمار نعمتوں کا نزول فرمائے کہ آپ ہی کی دُعاؤں کے صدقے میں بہاؤ الدین اس مقام تک پہنچا ہے۔''

ایک روایت کے مطابق جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان میں تشریف لائے اور طالبانِ حق فوج درفوج حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگے تو اکابر ملتان کو آپ کی عالم گیر شہرت پر حسد ہوا اور دودھ سے بھرا ہوا پیالہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں روانہ کیا جس کا مطلب تھا کہ ملتان اس پیالہ کی مانند مشائخ اور علماء سے بھرا پڑا ہے یہاں آپ رحمتہ اللہ علیہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے آگے گلاب کے پھول رکھے تھے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک پھول اٹھایا اور اُس پیالے میں ڈال دیا اور وہ پیالہ واپس بھجوا دیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کا مطلب یہ تھا کہ ہم اس پھول کی مانند یہاں سما سکتے ہیں بلکہ ہماری شہرت اور نیک نامی یہاں کے جملہ باخدا درویشوں پر غالب رہے گی۔

حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی فرائض سے سبکدوشی:

ملتان آمد کے چند یوم کے بعد حضرت مخدوم عبدالرشید رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے

Marfat.com

اپنے والد محترم حضرت شیخ احمد غوث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وصیت کے مطابق اپنی بہن رشیدہ خاتون کی شادی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کردی اور اس کے ساتھ ہی خزانوں کی چابیاں اور جاگیر کے تمام حسابات بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے کردیے اور تمام فرائض سے سبکدوش ہوگئے۔ حضرت مخدوم عبدالرشید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اہل وعیال کی ذمہ داری شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کی اور اپنے سات ارادت مندوں کے ہمراہ حرمین شریفین تشریف لے گئے۔

درویشوں اور فقیروں کا مسکن:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان کے قدیم قلعہ کے نزدیک اپنی آبائی زمینوں میں ایک محل نما مکان تعمیر کرایا جیسا کسی حاکم یا نواب کا محل ہوتا ہے اور اسی محل نما مکان کو اپنا مستقل مسکن بنایا۔ سلسلہ سہروردیہ کے درویشوں کے مطابق یہ عالیشان محل نما مکان دراصل درویشوں اور فقیروں کے ٹھہرنے کے لئے بنایا گیا تھا جبکہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اہل خانہ کے لئے حجرے تعمیر کروائے تھے۔

Marfat.com

درویشوں اور علماء کے اعتراضات

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی امیرانہ شان و شوکت دیکھ کر نا سمجھ دنیاوی فقیر اور طمع و لالچ سے بھرپور علماء نے اعتراضات کرنے شروع کر دیئے اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ ایک درویش کو اس محل نما مکان اور رئیسانہ زندگی کی کیا ضرورت پیش آ گئی؟ اُن کے نزدیک ایک درویش یا فقیر کا تصور یہ تھا کہ وہ پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے ہو اور معمولی سی جھونپڑی میں رہتا ہے۔ کھانے میں سوکھی روٹی کھاتا ہے۔ جبکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حقیقت اس سب کے برعکس تھی اور وہ امیرانہ شان و شوکت رکھتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں میں بھی لاکھوں اشرفیاں پڑی رہتی تھیں مگر سنگ ریزوں کی طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دنیا کی تمام آسائشیں حاصل تھی مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دل کے بھی درویش تھے اور دماغ بھی فقیرانہ رکھتے تھے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر حرص و ہوس کی طمع کا ذرا بھی خیال نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ عزوجل نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے بہا دیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کے بندوں پر بے دریغ خرچ بھی کیا اور اولیائے اللہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا انداز ہی نرالا تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی امیرانہ شان و شوکت دیکھ کر بعض درویش بھی حسد اور جذبات کے ہاتھوں مغلوب ہو کر اس بات کا علی اعلان اظہار کرتے تھے کہ ایک فقیر کے لئے یہ ٹھاٹھ باٹھ کسی

Marfat.com

طور پر درست نہ ہے۔

ایک مرتبہ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مجلس عرفان سے خطاب کرنے کے بعد فارغ ہوئے تو ایک درویش نے باآواز بلند سوال کیا کہ حضرت! کیا وجہ ہے کہ جہاں خزانہ ہوتا ہے وہاں سانپ بھی موجود رہتا ہے اور یہ محاورہ تو بے حد مشہور ہے کہ سانپ کے ساتھ خزانہ اور پھول کے ساتھ کانٹا' جبکہ سانپ اور دولت میں نہ تو صوری نسبت ہے اور نہ ہی معنوی! کیا حضرت اس بات کی وضاحت کریں گے؟

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس سوال کا جواب معمول کے مطابق دیتے ہوئے فرمایا!

> ''بے شک! سانپ اور دولت میں صوری شکل وصورت کے اعتبار سے کوئی نسبت نہیں ہے لیکن معنوی اعتبار سے دونوں میں گہری نسبت موجود ہے۔''

اُس درویش نے کہا کہمیں اس کی وضاحت چاہتا ہوں؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سوال کی گہرائی کو جانے بغیر کسی تامل کے فرمایا کہ

> ''سانپ اور دولت میں معنوی نسبت تو یہ ہے کہ سانپ اپنے زہر کے باعث مہلک ہے اور مال بھی اپنی فطری خرابیوں کے باعث انسان کو ہلاکتوں میں ڈالتا ہے۔''

وہ درویش پُر جوش لہجے میں بولا کہ گویا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ بات تسلیم کرتے ہیں کہ مال بھی سانپ کی سی خاصیت رکھتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جس شخص نے مال و دولت جمع کر رکھا ہے وہ کسی زہریلے سانپ کی پرورش کر رہا ہے۔

اُس درویش کا یہ لہجہ تمام حاضرین مجلس کو بہت برا لگا کیونکہ اس بات کا اشارہ براہِ راست شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی کی جانب تھا۔ اب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ کو سمجھ آئی کہ اُس درویش نے یہ سوال کیوں کیا ہے؟ اگرچہ اس بات سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو قدرے ملال ہوا لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سخت لہجہ اختیار کرنے کی بجائے انتہائی خوشگوارانہ انداز میں فرمایا!

''برادر عزیز! بات دراصل یہ ہے کہ جس شخص کو سانپ کا افسوں آتا ہو اسے سانپ کے زہر سے کیا خطرہ ہوسکتا ہے۔''

اُس درویش نے سوچے سمجھے منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے کہا کہ شیخ ایسے غلیظ اور زہریلے کیڑے کو پالنے کی ضرورت کیا ہے کہ انسان اس کے زہر کو اتارنے کے لئے جھاڑ پھونک کا محتاج رہے۔ گو یہ انداز منطق تھا اور علم کلام کا سارا زور اس نکتے پر صرف ہو رہا تھا مگر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدرے سکوت اختیار کیا اور اس وقت اپنے پیرو مرشد کی جانب رجوع کیا تا کہ کوئی معقول جواب سے اس درویش کو جنہوں نے اپنے احساس میں انہیں بے بس کر دیا تھا مطمئن کر سکیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے پیرو مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح پر فتوح کی جانب سے ملنے والا یہ جواب عرض کیا!

''تمہاری درویشی اس قدر حسن و جمال نہیں رکھتی کہ اسے نظر بد کا اندیشہ ہو لیکن ہماری درویشی کو وہ جمال و کمال حاصل ہے کہ اگر اس کے چہرے پر سیاہی کا تل نہ لگائیں تو نظر لگ جانا لازمی ہے۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جواب سے حاضرین مجلس تو مطمئن ہو گئے مگر وہ درویش غیر مطمئن انداز میں بولے کہ شیخ کوئی بھی دلیل پیش کریں مگر سچ تو یہ ہے کہ درویشی اور دولت میں کوئی نسبت نہیں ہے فقیر کے لئے اس زہریلے سانپ کو پرورش نہ کرنا ہی بہتر ہے اور یوں معاملہ قدرے دب سا گیا۔

ان درویش کا نام شیخ حمید الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھا۔

Marfat.com

ناصرالدین قباچہ کی عداوت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیوض وبرکات کا ایک بے بہا سمندر ملتان میں شروع ہو چکا تھا۔ لوگ جوق در جوق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آتے اور فیض یاب ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ہمہ وقت لوگوں کا ایک ہجوم رہتا تھا۔ اُس زمانے میں سلطان شمس الدین التمش ہندوستان کا بادشاہ تھا۔ سلطان شمس الدین التمش، قطب الاقطاب حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا۔ سلطان شمس الدین التمش نے ناصرالدین قباچہ کو سندھ اور ملتان کا حاکم مقرر کر رکھا تھا۔ ناصرالدین قباچہ کو جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت کے بارے میں پتہ لگا تو اُس نے اپنے ایک خدمت گار کے ذریعے پیغام بھیجا کہ اگر شیخ کسی دن دربار سلطانی میں جلوہ افروز ہوں تو یہ میرے لئے بڑی سعادت کی بات ہوگی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ناصرالدین قباچہ کا پیغام سنا تو بے نیازانہ انداز میں جواب دیا کہ

''فقیر اپنی مصروفیت کے باعث دربارِ سلطانی میں حاضر ہونے سے قاصر ہے۔''

ناصرالدین قباچہ کو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ پیغام ناگوار گزرا لیکن وقت کے تقاضوں کے تحت اس نے بہت جلد اپنے جذبات پر قابو پا لیا اور باوصف اپنے خوشامدی مصاحبین کی اکساہٹ کے وہ اشتعال میں نہیں آیا۔ چند روز بعد وہ اپنے مصاحب کے ہمراہ

Marfat.com

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسم میزبانی انجام دیتے ہوئے اُس کا پرجوش انداز میں استقبال کیا۔ ناصرالدین قباچہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آزمائش کی خاطر بے شمار پیچیدہ سوالات کئے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کے سوالوں کے جوابات اس انداز میں دیئے کہ وہ لاجواب ہوکر خود ہی پریشان نظر آنے لگا۔

ولی کی شناخت:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ملاقات کے دوران ناصرالدین قباچہ کے جسم پر ایک مکھی بار بار آکر بیٹھ جاتی۔ وہ اس مکھی کو جتنا بھی اڑاتا وہ مکھی اُتنا ہی اُس کے جسم پر آکر بیٹھ جاتی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسلسل ناصرالدین قباچہ کی یہ حرکت دیکھ رہے تھے لیکن خاموش رہے۔ اس دوران ناصرالدین قباچہ نے سوال کیا کہ ولی کی پہچان کیا ہے؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ

''ولی کی شناخت یہ ہے کہ اس کے جسم پر مکھی نہیں بیٹھتی۔''

ناصرالدین قباچہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ جواب سن کر سخت شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا۔

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جسم مبارک اور لباس پر کسی بھی شخص نے عمر بھر مکھی کو بیٹھتے نہیں دیکھا۔

ناصرالدین قباچہ کی رنجش:

ناصرالدین قباچہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھا اور موقع کے انتظار میں رہنے لگا کہ کب وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بدلہ لے سکے۔ ابھی وہ موقع کے انتظار میں تھا کہ ملتان میں ہولناک قحط آن پڑا۔ اُس زمانے میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے لنگر خانے میں گندم کی بہت بڑی مقدار موجود تھی ناصر الدین قباچہ نے موقعہ غنیمت جانا اور ان سے درخواست کی کہ

''حکومت کو کچھ اناج بطور قرض دے دیا جائے آئندہ سال فصل بہتر ہونے پر یہ قرض اتار دیا جائے گا۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان حکومتی کارندوں سے فرمایا کہ

''فلاں جگہ جا کر ذخیرے کا تمام گندم اٹھا لیں اور ضرورت مندوں میں بانٹ دیں اور اس اناج کو لوٹانے کی حکومت کو ضرورت نہیں مصیبت کی گھڑی میں یہ ایک مسلمان کی طرف سے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لئے ایک حقیر سا تحفہ ہے۔''

جب سرکاری کارندے گندم اٹھا رہے تھے تو انہیں وہاں مٹی کے سات گھڑے چاندی کے سکوں سے بھرے ہوئے نظر آئے جس پر ناصر الدین قباچہ نے یہ ساتوں گھڑے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حوالے کرنے کا حکم دیا کیونکہ یہ انہیں کی گندم سے برآمد ہوئے تھے لیکن جب حکومتی کارندے یہ کوزے لے کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''ہمیں ان کوزوں کا پہلے سے علم تھا گندم کے ساتھ یہ رقم بھی حاجت مندوں میں تقسیم کر دی جائے۔''

خوشامدیوں نے اس فیاضی اور نیک نیتی کو غلط انداز میں ناصر الدین قباچہ کے سامنے پیش کیا اور عرض کیا کہ اس سے اُن کی مراد ناصر الدین قباچہ کا مقابلہ کرنا ہے اور آپ

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی رعایا ہونے کے باوصف وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی برابری کررہے ہیں جس پر ناصرالدین قباچہ کے دل میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلاف رغبت رنجش کی گرہ انتہائی گہری اور سخت ہوگئی۔

ملتان کا محاصرہ:

اسی زمانہ میں منگول سپہ سالار طرطائی نے ملتان کا محاصرہ کرلیا ایسے میں ملتان کے گردونواح میں تمام راستے مسدود ہوگئے جب کسی بھی طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پیرومرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی خیروعافیت موصول نہ ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ازحد پریشان ہوئے کئی خطوط اپنے پیرومرشد ؒ کے نام بھیجے لیکن جواب موصول نہیں ہوا آخر اسی پریشانی میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان سے نکل کھڑے ہوئے۔ابھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ہی منزل طے کی ہوگی کہ راستے میں ان کی ملاقات مشہور چشتی بزرگ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور سید جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوگئی۔ یہ دونوں بزرگ بغداد سے ملتان کی جانب تشریف لارہے تھے۔ان دونوں بزرگوں کو دیکھ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بڑی بے تابی سے آگے بڑھے اور انتہائی مضطرب لہجے میں پوچھا کہ میرے شیخ کیسے ہیں؟

ان دونوں بزرگوں نے جواب دیا کہ شیخ الشیوخ بخیریت ہیں مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کہاں جارہے ہیں؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بڑی بے تابی سے کہا۔

"بہت دنوں سے پیرومرشد کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں تھی اس لئے سوئے بغداد جارہا ہوں۔"

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے

Marfat.com

"زمانہ بہت پرآشوب ہے اور ہر قدم پر آفات ومصائب انسان کے منتظر ہیں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شیخ الشیوخ کا حکم ہے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واپس چلے جائیں اور جب تک فضا سازگار نہ ہو جائے اس وقت تک ملتان سے باہر قدم نہ نکالیں۔"

جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے پیرومرشد کی عافیت کی خبر ملی تو ان کی صحت و سلامتی کا جان کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ازحد خوشی کا اظہار کیا اور ان دونوں بزرگوں کو نہایت احترام کے ساتھ اپنی خانقاہ میں لے آئے۔

علامہ قطب الدین کاشانی:

منگولوں نے جب ملتان کا محاصرہ ختم کرے اور واپس چلے گئے تو ناصرالدین قباچہ کے خوشامدیوں نے ایک مرتبہ پھر اُسے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف سے بھڑکایا۔ ناصرالدین قباچہ نے اُس دور میں کاشان کے سب سے مشہور عالم علامہ قطب الدین کاشانی کو ملتان آنے کی دعوت دی تاکہ وہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت کو ختم کر سکے۔

علامہ قطب الدین کاشانی ایک معتبر عالم دین تھے اور بحث ومباحثہ میں مہارت رکھتے تھے۔ ناصرالدین قباچہ نے ملتان آمد پر اُن کا شاندار استقبال کیا اور مختصر سے عرصہ میں اُن کے لئے جامع مسجد سے ملحق ایک بہت بڑا مدرسہ تعمیر کرایا اور علامہ قطب الدین کاشانی کو شیخ المدرس مقرر کرتے ہوئے ذیل کا سرکاری حکم نامہ جاری کیا!

"ہر امیر کا یہ فرض ہے کہ علامہ قطب الدین کا زیادہ سے زیادہ احترام کرے اور فارغ وقت میں علامہ قطب الدین کی خدمت میں حاضر ہو کر فیض روحانی حاصل کرے۔"

اس حکم کی تعمیل کے لئے ہر امیر اور سرکاری ملازم دست بستہ علامہ قطب الدین کاشانی کی خدمت میں حاضر رہنے لگا۔ ناصرالدین قباچہ بھی بڑے اہتمام کے ساتھ ہفتے میں

Marfat.com

ایک یا دو مرتبہ علامہ قطب الدین کاشانی کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اہل شہر بڑی حیرت سے عقیدت کے ان مناظر کو دیکھتے اور اس طرح حاکم ملتان کی عزت و آبرو کو اپنے دلوں میں بسا لیا اور علامہ قطب الدین کاشانی بھی مقبولیت پاتے گئے اپنے منصوبے کی کامیابی پر ناصر الدین قباچہ بہت خوش تھا اُس کے درباری اُسے یہ باور کرواتے رہتے کہ حضور کا اقبال بلند ہو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا طلسم جلد ہی ٹوٹنے والا ہے۔ اس صورتحال کے بارے میں جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خادمان خاص نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی توجہ اس طرف دلائی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"کہاں تک دوسروں کے اعمال پر نظر رکھو گے وقت بہت تیزی سے گزر جائے گا اور تمہارے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا بہتر یہی ہے کہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرو کہ اسی میں انسان کی نجات کا راز پوشیدہ ہے اغیار جو کچھ کرتے ہیں انہیں کرنے دو احباب پر لازم ہے کہ وہ اپنا عمل جاری رکھیں۔"

ناصر الدین قباچہ کے منصوبہ ساز جو ہر وقت موقع کی تلاش میں رہتے تھے اور اس بارے میں اپنی سطحی سوچ کے ہاتھوں پریشان تھے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علامہ قطب الدین کاشانی کے مرتبہ علم سے واقف تھے اور ان کی اس فضیلت کی گواہی میں خود بھی جامع مسجد ملتان تشریف لے جاتے تھے اور باوصف اپنی ہمسائیگی والی مسجد کو چھوڑ کر نماز فجر علامہ کاشانی کی امامت میں ادا کیا کرتے تھے۔

ایک دن نماز فجر کے بعد علامہ قطب الدین کاشانی یوں گویا ہوئے۔ شیخ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ زحمت کیوں اٹھاتے ہو؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ کیسی زحمت؟ علامہ قطب الدین کاشانی نے کہا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنی مسجد موجود ہے پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ یہ طویل فاصلہ طے کر کے

Marfat.com

جامع مسجد تک آنے کی تکلیف کیوں اٹھاتے ہیں؟

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''میں اس حدیث پر عمل کرتا ہوں جس نے کسی باعمل عالم کے پیچھے نماز پڑھ لی گویا اس نے نبی مرسل کے پیچھے نماز ادا کی۔''

علامہ قطب الدین کاشانی نے اس جواب کو سنا تو خاموش ہو گئے۔ ایک دن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قدرے تاخیر کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوئے اس وقت علامہ قطب الدین کاشانی ایک رکعت نماز پڑھ چکے تھے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دوسری رکعت میں شریک ہوئے۔ پھر جیسے ہی حضرت کاشانی نے پہلا سلام پھیرا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی نماز پوری کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے ایسے میں مخالفانہ روش نے اپنا کام دکھایا اور کاشانی کے ایک خدمتگار نے سرگوشی میں کچھ کہا۔ علامہ قطب الدین کاشانی نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نماز کے ختم ہونے کا انتظار کیا اور جیسے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو علامہ قطب الدین یوں گویا ہوئے!

''شیخ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے دوسرے سلام کا انتظار کیوں نہیں کیا اگر مجھ سے سہو ہو جاتا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کیا کرتے؟''

علامہ قطب الدین کاشانی کی مراد یہ تھی کہ امام سے نماز میں سہو ہونے پر انہیں ایک اور رکعت ادا کرنا پڑتی جس سے اس نماز کی اور امام کی نماز میں فرق آجاتا جو پہلے سلام کے بعد ہی اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ کتب سیر میں مذکور ہے کہ علامہ قطب الدین کاشانی درویش اور صوفیوں کے قائل نہ تھے اسی وجہ سے انہوں نے آپ کو تمام نمازیوں کے سامنے ٹوکنا اپنا فریضہ جانا تھا۔ علامہ قطب الدین کاشانی شاید اس راز سے ناواقف تھے کہ آپ رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ علم ظاہری پر کس قدر دسترس رکھنے والے عالم ہیں بہر حال علامہ قطب الدین کاشانی پر یہ واجب نہ تھا کہ وہ اس بات کو سب کے سامنے اٹھاتا بلکہ تقاضہ علم تو یہ تھا کہ اس بات کو نہایت رازداری سے کیا جاتا تا کہ کسی کی ذلت نہ ہو اور دوسروں کے سامنے اس کی بے عزتی نہ ہو۔ لیکن اصل میں یہاں حاسدانہ اور مخالفانہ روش کے تحت اور ایک منصوبے کو پورا کرنے کے لئے وہ ملتان تشریف لائے تھے جس کا بنیادی مقصد ہی لوگوں کے دلوں پر راج کرنے والے اس درویش کو عوام کی نظروں سے گرانا اور ذلیل کرنا تھا تا کہ ناصر الدین قباچہ کی نفس پرستی کی تسکین ہو سکے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت پُرسکون لہجے میں جواب دیتے ہوئے فرمایا!

"اگر کسی شخص کو نورِ باطن سے معلوم ہو جائے کہ امام کو سہو نہیں ہوا ہے تو وہ پہلے ہی سلام پر کھڑا ہو سکتا ہے۔"

علامہ قطب الدین کاشانی کو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات ناگوار گزری۔ اُس نے کہا کہ

"نورِ باطن سے کیا مراد ہے؟ ہر وہ نور جو احکام شریعت کے موافق نہیں ہے وہ ظلمت ہے۔"

چونکہ علامہ قطب الدین کاشانی' آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نورِ باطن سے واقف نہ تھے اسی لئے وہ اسے ظلمت سے تعبیر کر رہے تھے۔ بظاہر علامہ قطب الدین کاشانی کا جواب درست ہو سکتا ہے مگر نورِ باطن کی اپنی ہی ایک منفرد حیثیت ہے اور یہ دولت ہر کس و ناکس کو حاصل نہیں ہوتی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو علامہ قطب الدین کاشانی کا یہ جواب بُرا محسوس ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید کسی بحث میں الجھے وہاں سے اٹھ کر خاموشی کے ساتھ واپس چلے گئے اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مسجد میں کبھی بھی نہیں آئے۔

علامہ قطب الدین کاشانی کچھ دیر تک سوچتے رہے پھر ناخوشگوار لہجے میں کہنے لگے!

Marfat.com

''میں نے اپنی ساری زندگی میں صرف ایک ہی درویش دیکھا ہے اور اس کے بعد اس جیسا کوئی نظر نہیں آیا یہ موجودہ درویش تو مجھے دوکاندار دکھائی دیتا ہے بڑے بڑے سجادوں پر بڑی شان سے بیٹھتے ہیں مگر صحیح معنوں میں کوئی رنگ' کوئی کیفیت نہیں ہے۔''

لوگوں کے دریافت کرنے پر علامہ قطب الدین کاشانی نے اپنی زندگی کا وہ واقعہ سنایا جس سے وہ اس درویش سے واقف ہوئے تھے۔ جب علامہ قطب الدین کاشانی اپنا پورا واقعہ سنا چکے تو اُن کے جس دوست نے ان سے اس واقعہ کے بارے میں پوچھا تھا اس نے پوچھا کہ کیا آپ اس بزرگ کے نام سے واقف ہیں؟ علامہ قطب الدین کاشانی نے نفی میں جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ بزرگ عام لوگوں سے ملنا نہیں چاہتے تھے اس لئے میں ان کی خدمت میں دوبارہ حاضر نہیں ہو سکا۔

وہ دوست مسکراتے ہوئے بولے کہ میں جانتا ہوں ان بزرگ کو اور وہ بزرگ حضرت نجم الدین سیف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہیں جو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مریدوں میں سے ہیں۔ یہ بات سن کر علامہ قطب الدین کاشانی پر سکتہ طاری ہو گیا اور وہ بہت دیر تک اسی حالت میں رہے۔ اُن کے چہرے پر شدید اذیت و کرب کے آثار نمایاں رہے اور اس کیفیت میں جب بہت زیادہ اضافہ ہوا تو وہی دوست بولے کہ آپ جانتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفہ اکبر ہیں اور آپ کو معلوم ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خلافت کبریٰ کس طرح حاصل ہوئی جس پر علامہ قطب الدین کاشانی نے وہ واقعہ پوچھا تو اس دوست نے ذیل کے راز سے پردہ اٹھاتے ہوئے بیان کیا کہ

''جس دن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں مقیم تھے اور اس انتظار میں تھے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ کب حاصل ہوتا ہے کہ ایک رات عبادت کرتے کرتے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ لگ گئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں ایک مکان دیکھا جس کے بام و در بے حد روشن تھے کہ آنکھیں خیرہ ہوئی جاتی تھیں اس مکان میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دربانوں کی طرح حاضر تھے اس مکان میں ایک جانب ایک ڈوری میں چند خرقے لٹک رہے تھے قدرے وقفہ کے بعد حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر! بہاؤالدین کو بلاؤ۔ حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم سنتے ہی شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لے گئے تھوڑی دیر بعد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو لے کر حاضر ہوئے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خود سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کی۔ پھر حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ڈوری میں لٹکے ہوئے خرقوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عمر! یہ خرقہ بہاؤالدین کو پہنادو۔ شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے وہ خرقہ اتارا اور حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہنا دیا پھر اپنے مرید کا ہاتھ پکڑ کر حضور

Marfat.com

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پائے اقدس پر جھکا دیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھلی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر ایک سرشاری کی سی عجیب کیفیت طاری تھی اور اس خواب کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو یقین ہو گیا کہ خرقہ خلافت آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ضرور حاصل ہوگا۔

دوسرے روز نماز چاشت کے بعد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے حجرہ میں طلب فرمایا جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دولت کدے پر حاضر ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ کل رات یہی مکان آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خواب میں نظر آیا اسی طرح ایک گوشے میں ایک ڈوری بندھی ہوئی تھی اور اس میں خرقے لٹک رہے تھے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیرومرشد کی دست بوسی کی سعادت حاصل کی اور دوزانو ہوکر بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کھڑے ہوئے اور اس خرقے کو ڈوری سے اتارا جس کی طرف حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اشارہ فرمایا تھا پھر حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہاتھوں سے حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ پہنایا اور نہایت پر اثر لہجے میں فرمایا کہ بہاؤالدین، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے خرقوں کے درمیان میں ایک واسطے سے زیادہ نہیں ہوں کسی کو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر

Marfat.com

خرقہ نہیں دے سکتا جیسا کہ تم خود بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو۔"

اس راز پر سے پردہ اٹھانے کے بعد علامہ قطب الدین کاشانی کے اُن دوست نے کہا کہ یہ عجیب بات ہے کہ آپ نجم الدین یوسف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے تو اتنے متاثر ہو کہ ان کے سوا کسی کو درویش نہیں سمجھتے ہو اور جو نجم الدین سیف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرو مرشد ہیں ان کی طرف سے اپنے ذہن میں اس قدر غبار رکھتے ہو؟ علامہ قطب الدین کاشانی اپنے دوست کے کسی بھی سوال کا جواب نہ دے سکے اور شرم وندامت کے باعث اپنا مدرسہ چھوڑ دہلی چلے گئے اور اس وقت تک ملتان تشریف نہیں لائے جب تک شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دنیا سے رخصت نہیں ہو گئے۔

Marfat.com

ایک عجیب وغریب سوال

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں ایک دن ایک شخص آیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کرنے لگا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سخاوت مشہور ہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دروازے سے کسی سائل کو واپس نہیں لوٹاتے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اللہ تعالیٰ کے نام پر سب کچھ خیرات کر دیتے ہیں۔ لہٰذا میری درخواست ہے کہ اس دنیا میں جتنے بھی انبیاء علیہم السلام تشریف لائے ہیں مجھے اُس قدر اشرفیاں عنایت کی جائیں؟

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور خود آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی سوالی کے اس عجیب وغریب سوال کو سن کر پریشان ہو گئے۔ ہر شخص اس بات سے واقف تھا کہ دنیا میں کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر تشریف لائے ہیں اور اُس سوالی کے سوال کے مطابق شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سارا خزانہ دے کر بھی اس کا سوال پورا کرنا مشکل نظر آرہا تھا اس حیرانگی کے عالم میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش رہے کہ سائل نے پھر کہا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"تم اتنے ہی ضرورت مند ہو کہ اتنی بڑی رقم ہی تمہاری کفالت کر سکتی ہے؟"

سوالی نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کو سنتے ہوئے کہا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ میری ضرورت کو چھوڑیں اور میرے سوال کو پورا کریں تا کہ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جود وسخا کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کرسکوں۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس بات سے ذہنی کشمکش میں مبتلا ہو گئے یہ بھی حقیقت تھی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ سے آج تک کوئی بھی سوالی خالی نہ لوٹا تھا لیکن صورت حال یہ تھی کہ اگر اتنی بڑی رقم اس شخص کو دے دی جائے تو پھر دوسرے مستحقین مالی امداد سے محروم رہ جائیں گے اور یہی وہ فکر تھی جس کو سلجھانے میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مصروف تھے اس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں صوفیاء اور مشائخ کی بھی مخصوص تعداد موجود تھی ہر شخص اس خیال میں مستغرق تھا کہ اس سوالی کا سوال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کس طرح پورا کرتے ہیں یا اپنی روایت کے برعکس اس کا دامن خالی لوٹاتے ہیں۔ خانقاہ پر عجیب سا گہرا سکوت طاری تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی اس الجھن کے حل میں سرگرداں تھے کہ اچانک خانقاہ کے ایک گوشے سے آواز ابھری!

''پیر و مرشد! اس شخص کو میرے حوالے کر دیں اس کا سوال میں پورا کروں گا۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے حاضرین مجلس نے اُس گوشے کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھا تو حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید خاص تھے اپنی نشست پر انتہائی ادب کے ساتھ کھڑے تھے۔ حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار ملتان کے امیر کبیر لوگوں میں ہوتا تھا اور وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے انتہا محبت وعقیدت رکھتے تھے جس کی وجہ سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے انتہائی قریبی رفقاء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں مشہور تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ذہین شخص ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

Marfat.com

''تم نے سوال سمجھ لیا ہے؟''

حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے سوال بھی سمجھ لیا ہے اور سائل کو بھی سمجھ لیا ہے۔ اُن کے اس جواب سے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تمام پریشانی دور ہوگئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''تو پھر اس غریب کا مسئلہ بھی حل کردو۔''

حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کی کہ حضور! یہ مسئلہ یہاں حل نہیں ہوگا۔ میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس مہمان کو اپنے گھر لے جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ اس پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اجازت دی کہ وہ سائل کو اپنے ساتھ لے کر گھر چلے جائیں دوسری طرف تمام حاضرین اس سوچ میں غلطاں تھے کہ حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں گے۔

حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سائل کو لے کر گھر پہنچے اور اسے بڑی عزت کے ساتھ مسند پر بٹھایا اور خود فرش پر بیٹھ کر بولے کہ تم میرے شیخ کے مہمان ہو اس لئے تمہاری عزت و تکریم مجھ پر فرض ہے۔ وہ سائل حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس طرزِ عمل سے بے حد خوش ہوا اور اسے امید ہوگئی تھی کہ اُس کا مقصد کامیابی سے پورا ہو جائے گا۔ کچھ دیر بعد حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ملازم شربت کا کورہ لایا۔ جسے سائل نے اطمینان بھرے انداز میں پیا۔ پھر دوسرا ملازم ایک طشت میں رکھا ہوا ایک قیمتی لباس لایا جسے دیکھ کر حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سائل کو اسے پہننے کی درخواست کی جس پر سائل بولا کہ یہ سب فروعات ہیں پہلے مجھے میرے سوال کا جواب چاہئے۔

حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ پہلے مجھے رسم میزبانی ادا کرنے دو میں تمہارے سوال کا جواب دینے کے لئے ہی تمہیں یہاں لایا ہوں۔ جب اس سائل نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا پیش کردہ قیمتی لباس پہن لیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خدمت گار کو

Marfat.com

آواز دی اور کہا کہ خزانے کا منہ کھول دو اور ساری اشرفیاں لے کر یہاں آؤ۔ خدمت گار نے حکم کی تعمیل کی اور تمام اشرفیاں لاکر حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے آگے ڈھیر کر دیں۔ وہ سائل اشرفیاں دیکھ کر دل ہی دل میں از حد خوش ہوا کہ وہ پلک جھپک میں ایک مالدار شخص بن جائے گا۔ جب ساری اشرفیاں حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ڈھیر ہوگئیں تو حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سوالی سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ اب تم اپنا سوال پیش کرو؟

سوالی نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آج تک جس قدر انبیاء علیہم السلام اس زمین پر بھیجے ہیں ان سب کے نام پر ایک ایک اشرفی عنایت کیجئے؟ حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مہمان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

''بسم اللہ کیجئے آپ ایک ایک پیغمبر کا نام لیتے رہیں میں ایک اشرفی آپ کی خدمت میں پیش کرتا رہوں گا۔''

وہ سائل حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر گھبرا گیا اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہریدار اس قدر ذہین ہوگا اور میرے سوال کو مجھ پر ہی لوٹا دے گا وہ قدرے دیر کے لئے سر جھکا کر سوچ میں گم ہوگیا اور پھر کوئی حل نہ پا کر مجبوراً ایک ایک نبی پاک کا نام زبان پر لانے لگا۔ سب سے پہلے اس نے حضرت آدم علیہ السلام ابوالبشر کا نام لیا جس کے جواب میں حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے ایک اشرفی عنایت کی اس طریق سے سائل بمشکل پندرہ بیس انبیاء کرام علیہم السلام کے نام لے سکا۔ جتنے انبیاء کرام علیہم السلام کے نام اُس نے لئے حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس قدر اشرفیاں اُسے عطا کر دیں۔ اس طرح وہ اپنے مقصد میں ناکام لوٹ گیا۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جب سارا واقعہ معلوم ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاجی جمال کنبوہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور اُن کی اولاد کے حق میں دُعائے خیر فرمائی۔

Marfat.com

زندہ کی زیارت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا دستر خوان بے حد شاندار ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک حاسد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اتفاق سے اُس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کھانے کی کوئی شے موجود نہ تھی۔ اُس حاسد نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ اس حدیث کی کیا معنی ہیں کہ جس نے کسی زندہ کی زیارت کی اور کوئی شے نہ چکھی تو گویا اُس نے کسی مردے کی زیارت کی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی بات سنتے ہوئے فرمایا!

"ہاں! یہ حدیث معتبر ہے مگر عوام اس کے معانی نہیں جانتے مخلوق کی دو قسمیں ہیں عوام اور خواص عوام سے مجھے غرض نہیں ہاں خواص جب آتے ہیں تو اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق فیض پاتے ہیں اور ذوق حاصل کرتے ہیں۔ اس حدیث شریف کے یہی معانی ہیں۔"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا جواب سن کر وہ حاسد شرمندہ ہو کر واپس چلا گیا۔

Marfat.com

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر الزام

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر بھائی اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید تھے دہلی میں موجود تھے۔ اُن دنوں ہندوستان کا بادشاہ سلطان شمس الدین التمش تھا جو کہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا۔ اُن دنوں شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام کے منصب پر فائز تھا اور وہ اس بات پر حسد کا شکار تھا کہ سلطان شمس الدین التمش قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس قدر عقیدت کا اظہار کیوں کرتا ہے؟ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب دہلی تشریف لائے تھے تو سلطان شمس الدین التمش نے نجم الدین صغریٰ کو حکم دیا کہ وہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے رہنے کا انتظام کرے۔ چنانچہ نجم الدین صغریٰ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بیت الجن میں ٹھہرایا جو کہ دہلی میں جنوں کے مکان کے نام سے مشہور تھا۔

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب اُس مکان میں تشریف لے گئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدم پڑتے ہی جن وہاں سے بھاگ گئے اور وہ گھر جنوں سے ہمیشہ کے لئے خالی ہو گیا۔ نجم الدین صغریٰ کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ کرامت دیکھ فکر لاحق ہو گئی کہ کہیں سلطان شمس الدین التمش، آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شیخ الاسلام کا

Marfat.com

منصب عنایت نہ فرما دے۔ چنانچہ اُس نے ایک منصوبہ سوچا اور ایک ترکی غلام ڈیڑھ ہزار روپے میں خریدا جو کہ نہایت خوبصورت تھا اور اُس کے حسن کے چرچے چند ہی دنوں میں پورے دہلی میں مشہور ہو چکے تھے۔ نجم الدین صغریٰ نے اُس غلام کو حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیجا۔ اُس وقت فجر کا وقت تھا اور وہ غلام حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن کے پاؤں دبانا شروع کر دیئے۔ نجم الدین صغریٰ نے سلطان شمس الدین التمش کو بلوایا اور کہا کہ دیکھئے جس شخص سے آپ بہت عقیدت رکھتے ہیں وہ ایک خوبصورت غلام سے اپنے پاؤں دبوا رہا ہے۔ اگر لوگ یہ دیکھیں گے تو اُن کے عقائد میں خرابی پیدا ہو گی اس لئے بہتر یہی ہے کہ انہیں دہلی سے نکال دیا جائے۔

سلطان شمس الدین التمش نے جب یہ منظر دیکھا تو اُسے شدید اذیت کا سامنا کرنا پڑا۔ ابھی وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی چادر اُتار پھینکی اور نجم الدین صغریٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر تم مجھے کچھ دیر پہلے دیکھ لیتے تو اس لڑکے کو میرے پاس نہ پاتے یہ تو تمہاری ہی آزمائش کے لئے یہاں آیا ہے۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کو سن کر سلطان شمس الدین التمش سخت شرمندہ ہوا اور اظہار افسوس کے ساتھ نجم الدین صغریٰ سے مخاطب ہوا کہ شیخ! آپ کو یہ باتیں زیب نہیں دیتیں خاصان خدا سے بدگمانی رکھتے ہو اور مجھے بھی ورغلاتے ہو آپ کے حق میں بہتر ہے کہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے درویشوں کی جانب سے اپنا دل صاف کر لو۔

نجم الدین صغریٰ نے اس واقعہ سے سبق حاصل کرنے کی بجائے ایک اور سازش تیار کی تاکہ حضرت سید جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ساتھ دوسرے درویشوں بالخصوص شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بھی ذلیل وخوار کر سکے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا

Marfat.com

ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ان سے گہرا ربط ضبط ہے اپنے منصوبہ کے تحت وہ دونوں بزرگان کے درمیان جنگ کروا کر دونوں کو ہی ذلیل وخوار کرنے کا منصوبہ تیزی سے تیار کرنے لگا۔

اس مقصد کے لئے اُس نے دہلی کی مشہور رقاصہ گوہر بائی کو کسی راز دار دوست کے ذریعے اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر آبرو ریزی کا الزام لگائے اور اپنا مقدمہ دربار سلطانی میں پیش کرے اور اس مقصد کے لئے اس نے بہت بڑی رقم بھی اس رقاصہ کو ادا کی جس میں آدھی پیشگی ادا کی گئی اور آدھی مشرف دوکاندار بنئے کے پاس بطور امانت رکھوائی گئی۔ آخر ایک دن اس رقاصہ نے سلطان شمس الدین التمش کے دربار میں حاضر ہو کر رورو کر عرض کیا اور جھوٹا ماجرا بیان کیا کہ حضور! میں سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نورانی چہرہ سے دھوکا کھا گئی شیخ نے میرے ساتھ بہت زیادتی کی ہے۔ سلطان شمس الدین التمش حیرت زدہ رہ گیا ان کا احترام خود اس کے پیرو مرشد کرتے ہوں ایسا شخص اتنے بڑے گناہ میں کیسے ملوث ہو سکتا ہے اس نے گوہر بائی سے باز پرس کی تو اس رقاصہ نے کہا کہ میں رقاصہ ضرور ہوں مگر جسم فروشی میرا پیشہ نہیں، شیخ نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے۔

سلطان شمس الدین التمش آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلاف کوئی قدم اٹھانے کو تیار نہ تھا مگر نجم الدین صغریٰ کے ایماء پر علمائے دربار نے اسے مجبور کیا کہ وہ ان کے خلاف مقدمہ چلائے اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنی بے گناہی ثابت کرنے پر مجبور کرے۔ سلطان شمس الدین التمش نے کہا کہ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بے قصور ہیں مگر میں عدالت عالیہ پر اپنا فیصلہ مسلط کرنے سے گریزاں ہوں کہ لوگ مجھ پر جانبداری کا الزام عائد کریں گے اور کہا جائے گا کہ میں نے اس شخص کی حمایت کی جو میرے پیرو مرشد کا دوست ہے اس لئے آپ حضرات عدالت تیار کریں تاکہ اہل دنیا خود دیکھ لے کہ کون گناہ گار ہے اور کون معصوم؟

اس کے بعد ہندوستان کے تمام بڑے علماء اور مشائخ کے نام دعوت نامے جاری

Marfat.com

کئے گئے اور انہیں اس مقدمہ کے لئے دہلی طلب کیا گیا جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان التمش کا دعوت نامہ ملا تو اسے دیکھ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ مبارک اذیت وکرب کی شدت سے متغیر ہو گیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قاصد سے فرمایا کہ کیا علمائے دہلی کو اس بات کا علم نہیں کہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کون ہیں اور کس خانوادے سے تعلق رکھتے ہیں یہ بات کیسے ممکن ہے؟ بہر حال آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلا کسی توقف کے فوراً دہلی کا رخ کیا اور انتہائی تیز رفتاری سے چند دنوں میں ہی دہلی پہنچ گئے۔

نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد میں تمام علماء اور مشائخ کے سامنے وہ محضر پیش کیا گیا اس وقت صحن مسجد تمام علمائے کرام اور تقریباً اڑھائی سو سے زائد مشائخ و اولیائے کرام سے بھرا ہوا تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی سلطان شمس الدین التمش کے دائیں جانب تشریف فرما تھے۔ اس وقت سلطان شمس الدین التمش نے نجم الدین صغریٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ان تمام علماء اور مشائخ میں سے وہ ایک ثالث کو منتخب کریں تا کہ اس ثالث کا فیصلہ عدالت کا فیصلہ قرار پائے۔

چونکہ نجم الدین صغریٰ یہ جانتا تھا کہ اس سے بہتر بات کیا ہوگی کہ ایک تیر سے دو شکار کئے جائیں اور کسی زمانے کی معمولی سی رنجش مابین شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فائدہ اٹھایا جائے اس لئے اس نے ثالثی کے لئے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام پیش کر دیا جسے سب نے متفقہ طور پر منظور کر لیا۔

اس وقت صورتحال یہ تھی کہ نجم الدین صغریٰ اور اس کے ہم نوا علماء خوش تھے کہ آج درویشی کا پردہ چاک ہو جائے گا دوسری طرف درویشوں اور صوفیوں کی جماعت آزردہ تھی کہ ان کا ایک ساتھی مکر وفریب اور سازش کی خوف ناک آندھیوں کی زد پر تھا۔ آخر اسی

Marfat.com

اذیت ناک فضاء میں سرکاری کارندے حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو عدالت میں پیش کرنے کے لئے لائے جیسے ہی انہوں نے مسجد میں قدم رکھا ان کو دیکھتے ہی تمام صوفی اور درویش والہانہ انداز میں استقبال کے لئے اپنی اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تیزی سے آگے بڑھے اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جوتے رومال میں لپیٹ کر اپنی نشست پر واپس آ گئے۔ سلطان شمس الدین التمش حیرت سے اس واقعہ کو دیکھ رہا تھا۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ والہانہ استقبال دیکھ کر نجم الدین صغریٰ کا چہرہ زرد ہو گیا کیونکہ جس شخص کو اپنی دانست میں اس نے ثالث بنایا تھا جب اسی نے ملزم کے جوتے اٹھائے تو پھر کیا باقی رہ جاتا ہے۔ چند لمحوں کے لئے نجم الدین صغریٰ بدحواس ہوا مگر اسے اس بات کا یقین تھا کہ اس کا منصوبہ خامی سے پاک ہے اس لئے وہ فوراً ہی سنبھل گیا۔

جب حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عدالت عالیہ میں حاضر ہو گئے تو سلطان شمس الدین التمش نے اٹھ کر عدالت سے اس طرح خطاب کیا!

”امام الاولیا شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے جلیل القدر ثالث نے حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس قدر توقیر کی ہے تو پھر ان کی بزرگی میں کلام کرنا دانش مندی سے بعید ہے۔ پس وہ الزام جو رقاصہ نے حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر عائد کیا ہے میری نظر میں باطل ہے۔“

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی نشست سے اٹھتے ہوئے با آواز بلند عدالت عالیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا!

Marfat.com

''یہ میرے لئے فخر کی بات ہے کہ میں حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بناؤں کیونکہ وہ میرے پیرومرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ کئی سال تک سفر و حضر میں رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ نجم الدین صغریٰ یہ خیال کریں کہ اس نسبت خاص کی وجہ سے میں اپنے بھائی کے عیب پر پردہ ڈال رہا ہوں اس لئے ضروری ہے کہ مدعیہ کو بھی سرعدالت طلب کیا جائے پھر قادر مطلق جس طرح چاہے گا اپنے نام لیواؤں کی برأت فرمادے گا۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کو سن کر نجم الدین صغریٰ کے چہرے پر خوشی کے بادل گھر آئے اور اسے یقین ہوگیا کہ رقاصہ اس کے اثر رسوخ کی وجہ سے عدالت میں اپنے الزام سے نہیں پھرے گی اور نہ ہی ہچکچائے گی چنانچہ اس کے حکم پر رقاصہ گوہر بائی بڑی شان اور دلیری کے ساتھ عدالت میں پیش ہوئی مگر جب وہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے پہنچی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر نظر ڈالتے ہی اس نے اپنی گردن جھکالی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس رقاصہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تم حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو پہچانتی ہو؟ اُس رقاصہ نے سر جھکائے ہوئے کہا کہ جی حضور میں انہیں جانتی ہوں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس رقاصہ کو جلال بھرے انداز میں مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میری طرف دیکھو۔ اُس رقاصہ نے ایک نظر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے کی طرف دیکھا اور ساتھ ہی گھبرا کر نظریں جھکالیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے غضبناک انداز میں فرمایا!

Marfat.com

''اے فاحشہ! تجھے ایک مرد خدا پر یہ تہمت لگانے کی جرأت کیوں کر ہوئی اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے کوئی امر پوشیدہ نہیں سچ سچ بتا کہ حقیقت کیا ہے؟ ورنہ اپنے کیئے کی ایسی سزا پائے گی کہ لوگ تجھے دیکھ کر عبرت حاصل کریں گے۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ان الفاظ کو سنتے ہی اُس رقاصہ پر بے انتہا ہیبت طاری ہوگئی۔ وہ سر سے پاؤں تک لرزنے لگی پھر اُس نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا کہ خدا شاہد ہے کہ یہ سب جھوٹ ہے اور افترا پردازی ہے میں نے ان مرد بزرگ کو اپنی زندگی میں آج پہلی بار دیکھا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ پھر تو یہ نے یہ ہنگامہ کیوں کھڑا کیا ہے۔ وہ رقاصہ بولی کے حضور! مجھے تو مشرف دوکاندار نے پانچ سو اشرفیاں دی تھیں اور کہا تھا کہ میں حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر اپنی آبروریزی کا الزام لگاؤں اور جب یہ الزام ثابت ہو جائے گا تو میں مزید پانچ سو اشرفیاں دوں گا۔ میرے نزدیک یہ ایک کاروباری معاملہ تھا اس لئے میں اس بارے میں مزید کچھ نہیں جانتی ہوں۔

نجم الدین صغریٰ اُس رقاصہ کا یوں سچ بولتا دیکھ کر گھبرا گئے اور اپنی نشست سے کھڑے ہوتے ہوئے جلدی سے بولے کہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ رقاصہ جھوٹی ہے اور سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بے قصور ہیں اس لئے اس معاملے کو ختم کیا جائے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نجم الدین صغریٰ کی بات سن کر فرمایا کہ رقاصہ تو جھوٹی ثابت ہو چکی ہے مگر اُس مشرف دوکاندار کو حضرت شیخ سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے کیا دشمنی ہے کہ اُس نے اتنا بڑا الزام اُن پر لگایا ہے۔ میں حکم دیتا ہوں کہ اُسے ابھی اور اسی وقت عدالت میں پیش کیا جائے۔

Marfat.com

سلطان شمس الدین التمش نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ اس مشرف دوکاندار کو عدالت میں پکڑ کر لائیں۔ چنانچہ سپاہی کچھ ہی دیر میں اس مشرف دوکاندار کو پکڑ کر جامع مسجد دہلی میں لے آئے اور عدالت کے سامنے پیش کر دیا۔اس وقت اُس کا پورا جسم خوف سے لرز رہا تھا وہ آتے ہی سلطان شمس الدین التمش کے قدموں میں گر پڑا اور رو رو کر کہنے لگا!

''سلطان عالی مقام! میں اس سلسلے میں بے قصور ہوں مجھے تو نجم الدین صغریٰ نے اس گھناونی سازش پر مجبور کیا تھا اگر میں ان کے حکم کی تعمیل نہ کرتا تو میری گردن اڑا دی جاتی۔''

اس بات کو سن کر نجم الدین صغریٰ کا چہرہ شدت خوف سے انتہائی زرد پڑ گیا اور اس کی آنکھیں بار ندامت سے جھک گئیں۔ سلطان شمس الدین التمش نے انتہائی غضب ناک نظروں سے نجم الدین صغریٰ کی جانب دیکھا اور انتہائی قہر آلود لہجے میں ان سے مخاطب ہوا۔

''مولانا! آخر آپ نے یہ انتہائی گری ہوئی حرکت کیوں کی؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شیخ الاسلام کا منصب عطا فرمایا دولت وعزت بخشی پھر بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس قدر کفرانِ نعمت کیا کہ خدا کی پناہ! اللہ تعالیٰ کے دوستوں پر بھی بہتان تراش دیئے۔بغض وحسد کا یہ کون سا انداز ہے؟''

نجم الدین صغریٰ کے پاس ان سوالوں کا کوئی جواب نہ تھا اور وہ عدالت میں سر جھکائے ندامت سے کھڑے رہے۔ سلطان شمس الدین التمش نے ان کی گردن اڑانے کا حکم دیا جس پر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فوراً مداخلت کی اور فرمایا!

''سلطان! آپ نجم الدین صغریٰ کی اس قبیح حرکت سے درگزر کریں اللہ تعالیٰ ان کی سزا خود تجویز کر دے گا۔''

Marfat.com

نجم الدین صغریٰ کو اسی وقت شیخ الاسلام کے عہدے سے معزول کردیا گیا اور اس عہدہ کے لئے سلطان شمس الدین التمش نے پیرو مرشد قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے درخواست کی کہ وہ اس منصب کو قبول فرمالیں۔

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ آج رات تمام علماء اور مشائخ استخارہ کریں پھر جس شخص کے نام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرمان جاری کریں گے وہ ہی شیخ الاسلام کے منصب کا حق دار ہوگا۔

بہر حال نجم الدین صغریٰ نے جو سازش شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بدنام کرنے اور ذلیل وخوار کرنے کی بنائی تھی اس سازش کی نظر وہ خود ہوگیا اور آپ دونوں حضرات ہر لحاظ سے اس سازش سے محفوظ رہے۔

اس واقعہ کے چند یوم کے بعد نجم الدین صغریٰ شدید درد شکم میں مبتلا ہو گئے اور اس بیماری کے ہاتھوں رات دن بے چین رہ کر چند یوم میں انتہائی تکلیف دہ گزارے اور پھر اسی کرب کے عالم میں انتقال فرما گئے۔ جب حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے سامنے پرسوز لہجے میں فرمایا!

''شیخ نجم الدین صغریٰ دنیا سے رخصت ہو گئے۔''

بعد ازاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی اور انتہائی رقت آمیز لہجے میں اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائی اور کہا!

''اے اللہ! میں نے شیخ نجم الدین صغریٰ کو معاف کردیا تو بھی انہیں معاف فرمادے۔''

Marfat.com

شیخ الاسلام کا منصب

قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب تمام مشائخ اور اولیاء کو فرمایا کہ وہ رات کو استخارہ کریں تو جب رات کو ان مشائخ اور علماء نے استخارہ کیا تو اُنہوں نے دیکھا کہ عرش الٰہی کے نیچے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دست بستہ کھڑے دیکھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو طلب فرمایا اور اُن کو شیخ الاسلام کا منصب عطا کرتے ہوئے خلعت سے نوازا۔

چنانچہ جب دوسرے دن تمام مشائخ اور علماء جامع مسجد دہلی میں بعداز نماز فجر جمع ہو گئے اور سلطان شمس الدین التمش اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ گیا تو قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تمام مشائخ اور علماء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اب تو کسی کو اس بات میں تردد نہیں ہونا چاہئے کہ شیخ الاسلام کون ہے؟"

تمام مشائخ نے بیک زبان پکارا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شیخ الاسلام کا منصب جسے عطا فرمایا ہو اس کی خوش بختی اور سعادت میں کسے کلام ہو سکتا ہے۔

سلطان شمس الدین التمش بھی خواب میں دیکھ چکا تھا۔ اُس نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس عہدے کی درخواست کی جسے

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلا تامل قبول فرمالیا۔

عہدہ سنبھالنے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان واپس تشریف لے گئے اور حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بدایوں تشریف لے گئے۔ جس کے بعد ان دونوں ہم عصر معاونین، رفیق ساتھیوں اور بزرگوں میں کبھی ملاقات ظاہری نہ ہوسکی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی عمر عزیز کے آخری دم تک اس عہدہ پر فائز رہے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ منصب سلطان ناصر الدین محمود کے دور تک حاوی رہا اس وقت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک نوے برس تھی۔

Marfat.com

تبلیغی سرگرمیاں

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جس زمانہ میں ملتان واپس تشریف لائے تھے اُس وقت فتنہ قرامطی کے پیروکار ملتان اور اُس کے گردونواح میں موجود تھے۔ یہ فتنہ دراصل ایک شخص عبداللہ میمون سے منسوب تھا جو دنیا و آخرت میں نیک اعمال کی جزاوسزا کا قائل نہ تھا اور اُس کے پیروکار احمد قرمطہ نے اُس کے ایسے باطل نظریات کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا جس کی وجہ سے یہ لوگ قرامطی مشہور ہوئے۔ سلطان محمد غوری نے ان قرامطیوں کا کسی حد تک خاتمہ کیا لیکن حاکم لاہور خسرو ملک کی پشت پناہی کی وجہ سے ان کا مکمل خاتمہ نہ ہو سکا۔ اس فتنہ میں شامل زیادہ تر لوگ جاہل تھے۔

قرامطی جس بات کی تبلیغ کرتے اُس میں سے چند ایک یہ تھیں کہ دن بھر میں دو نمازیں فرض ہیں ایک طلوع آفتاب کے وقت اور دوسری غروب آفتاب کے آفتاب۔ نمازوں کے لئے قبلہ کی سمت متعین کرنا ضروری نہیں۔ رمضان المبارک کے روزے فرض نہیں۔ خمر حلال ہے جبکہ شراب حرام ہے۔ غسل جنابت کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔

قرامطیوں کا مرکز کوفہ تھا اور وہ محمد بن حنیفہ کو رسول اللہ کہتے تھے۔ حج کے لئے بیت المقدس جاتے اور انہوں نے اپنے دور میں شام' کوفہ اور بصرہ میں بے حد لوٹ مار مچائی۔ انہوں نے اپنے گروہ میں ابوطاہر کو پیشوا بنا کر مکہ معظمہ پر قبضہ کیا اور ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر ڈالا۔ حجر اسود یہ لوگ لے کر چلے گئے جو کہ بیس سال تک ان کے قبضے میں رہا۔ قرامطیوں کی بیخ کنی سلطان محمد غوری اور اُس کے بعد اُس کے غلام بادشاہ قطب الدین ایبک نے کی

Marfat.com

لیکن وہ ان کا مکمل اثر ورسوخ ختم کرنے میں ناکام رہے۔ قرامطیوں کے خاتمے میں ایک رکاوٹ کی ایک بڑی وجہ ناصر الدین قباچہ حاکم سندھ اور ملتان کی حد درجہ لاپرواہی بھی تھی۔ چنانچہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس باطل فتنہ کے خاتمے کا اعادہ کیا تا کہ ان کی بڑھتی ہوئی طاقت کو ختم کیا جائے۔

علمی درس گاہ کی بنیاد:

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام کا منصب سنبھالنے کے فوراً بعد ہی قرامطی اثرات کے خاتمے اور تبلیغ اسلام کے اثرات بڑھانے کے لئے اپنی خانقاہ سے ملحق اراضی پر ایک علمی درس گاہ کی بنیاد رکھی اس کے دو شعبے قائم کئے گئے ایک شعبے میں علماء تربیت حاصل کرتے تھے جبکہ دوسرے شعبہ میں مبلغین حضرات کو تربیت دی جاتی تھی۔ مبلغین کے لئے یہ بات بہت لازم تھی کہ وہ جس ملک یا علاقے میں تبلیغ کے لئے جائیں تو ان کو وہاں کی زبان اور معاشرتی رسوم سے مکمل آگاہی ہونا چاہیئے تا کہ ان لوگوں کی ان علاقوں میں اجنبیت نہ رہے اور وہ باآسانی اپنے آپ کو ان علاقوں کی تہذیب میں مدغم کر کے وہاں کے فضول اور غیر اسلامی رسوم کا قلع قمع کر سکیں اور اس کے لئے ملک سے ایک عالم وفاضل شخص کو ملتان بلا کر اپنی درس گاہ میں ملازم رکھا اور اسے معقول تنخواہ دی اور اس کی آرام وآسائش کا مکمل بندوبست کیا اس کے علاوہ متعدد بلند پایہ علماء کو بھی درس گاہ میں مناسب اور معقول معاوضوں پر اساتذہ مقرر کیا۔

جب تبلیغی شعبے کے طلباء تعلیم سے فارغ ہو کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان سے دریافت کرتے کہ کیا تم فی سبیل اللہ تبلیغ کی خدمت انجام دینے کے لئے تیار ہو؟ اور ان میں سے جو طلباء مکمل طور پر اس بات کی حامی بھرتے اور اپنے آپ کو اس کار عظیم کے لئے پیش کر دیتے تو پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی منشاء کے مطابق ان کا تعین اس علاقے کے لئے فرماتے لیکن ایسے میں انہیں مزید دو سال

Marfat.com

اس علاقے کی زبان اور ثقافت کی تعلیم حاصل کرنا پڑتی اور بعدازاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس مبلغ کو پانچ ہزار اشرفیوں کا عطیہ دیتے اور فرماتے کہ اس ملک کے لئے شہر سے مفید اور ضروری سامان خرید کر جہاز میں رکھ دو۔

جب سارا سامان سفر تیار ہو جاتا تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی دعاؤں کے سائے میں اس جہاز کو روانہ کرتے اور ذیل کی ہدایات اُن کو فرماتے!

> ''سامان کم منافع پر فروخت کرنا' لین دین کے معاملے میں اسلامی تعلیمات کو مدنظر رکھنا ناقص چیزوں کو فروخت نہ کرنا بلکہ فقراء اور مساکین کو مفت دے دینا' خریداروں سے خندہ پیشانی سے پیش آنا اور سب سے ضروری ہدایت یہ ہوتی کہ جب تک لوگوں کا اعتماد حاصل نہ ہو جائے ان کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش نہ کرنا۔''

اس طرح یہ نوجوان مبلغین اسلام سوداگروں کے لباس میں جہازوں پر سامان تجارت لاد کر ملتان سے انجانے مقامات پر چلے جاتے اور دور دراز کے ملکوں میں اپنے تجارتی مراکز کھول کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہدایات کے مطابق کاروبار شروع کرتے اور پھر وہاں کے لوگوں سے قربت حاصل کر کے وہاں کے لوگوں کو تعلیمات اسلامی سے روشناس کرواتے اور اپنے حسن واخلاق' دینداری' خدا ترسی' دیانت داری اور معاملات کی صفائی کی بدولت اسلام کی جانب راغب کرتے اور اس طرح اسلامی تبلیغ کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرتے آج ہندوستان کے جنوب مشرق کی جانب واقع ممالک میں نظر آنے والے مسلمانوں کا اجتماع انہی تاجر پیشہ حضرات کی مساعی تبلیغ دین کا نتیجہ ہے اور اس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا لگایا ہوا یہ ننھا منھا پودا بہت خوب پھلا اور پھولا اور آج تک پھل پھول رہا ہے۔

اس کے علاوہ اس شعبہ تبلیغ کا ایک داخلی شعبہ بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قائم کیا جس کی نگرانی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ براہ راست کیا کرتے تھے اور اس شعبہ نے پورے

Marfat.com

برصغیر میں اپنے مبلغین کے ذریعے مسلمانوں میں اسلام کے منافی نظریات کو نہ صرف زائل کیا بلکہ پورے برصغیر میں دورنزدیک علاقوں میں اسلام کی وسعت و گہرائی کو بڑھایا۔

داخلی محاذ پر جن لوگوں کو مختلف علاقوں کی تبلیغی جماعتوں کا سربراہ بنایا گیا تھا ان کے لئے لازم تھا کہ وہ سال میں ایک مرتبہ ضرور حاضری دیں اور وہاں کے چیدہ چیدہ نومسلموں کی جماعتوں کو ساتھ لائیں تا کہ وہ یہاں کے سرسبز اور گھنے درختوں میں گھرے تبلیغی، علمی درس گاہ میں مزید تربیت پا کر اپنے اندر پیدا ہونے والے نقائص کے علاوہ تبلیغ دین کے مزید اصولوں سے روشناس اور لیس ہو کر ان علاقوں میں پہلے سے زیادہ زورشور کے ساتھ اپنا فریضہ انجام دے سکیں نیز ان کی سال بھر کی کارگزاریوں پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی گہری نظر رہ سکے۔

دوسرے صوفیا کرام اور درویشان خدا نے اسلام کی تبلیغ اور وسعت میں اپنے اپنے انداز میں بے حد کام کیا لیکن اسے منظم طریقے سے جس طرح شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پھیلایا اس کی مثال دوسرے درویشوں کے ہاں کم ملتی ہے۔

چونکہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی عمر عزیز کا ایک بڑا حصہ حصول علم اور سخت ترین ریاضتوں میں بسر کیا پھر جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرومرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کرم و شفقت نے انہیں ایک مثالی انسان بنا دیا تو انہیں ملتان جانے اور مخلوق خدا کی ہدایت اور انہیں صراط المستقیم کی جانب بلانے کا حکم دیا اگرچہ ظاہراً آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس دولت کے انبار بے شمار نظر آتے تھے لیکن درحقیقت ان کا مقصد ہی ان کاموں پر صرف ہونا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے روضہ اقدس کے مشرق میں وہ چبوترہ موجود ہے جہاں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بیس برس تک وعظ فرمایا تھا۔ اس وعظ میں انہی ایام میں وقفہ آتا تھا جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تبلیغی دورے پر تشریف لے جاتے تھے۔ یہ وہ چبوترہ ہے جہاں سے علماء، مشائخ اور عام مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلمانوں نے بھی فیض حاصل کیا تھا

Marfat.com

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی عین اسلامی اصول پر استوار تھی۔اگرچہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک بہت ہی اعلیٰ پائے کے عابد وزاہد تھے لیکن ساتھ ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بہت بڑے عالم دین تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حجرہ پاک میں اپنے ارادت مندوں کو تزکیہ نفس اور تصوف کی تلقین فرمایا کرتے تھے تو مجمع عام میں عام لوگوں کو دین متین کی باتیں بتلا کر ان کے دلوں کو گرمایا کرتے تھے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلس میں کثرت سے غیر مسلم لوگ اسلام قبول کرتے اور اپنی عاقبت سنوارتے بلکہ مسلمان اپنے ایمان کو تروتازہ کرتے تھے۔

مغلوں کا فتنہ:

۶۵۵ھ میں کچھ مسلمان سرداروں کی سازش سے مغلوں نے اُوچ اور ملتان پر حملہ کر دیا مغلوں کے لشکر نے برج اور مورچے گرا کر شہر کو غیر محفوظ کر دیا تھا اتنے میں یہ افواہ پھیلی کہ مغل لوٹ مار کا بازار گرم کرنا چاہتے ہیں۔ملتان کے باشندے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مغلوں کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لئے دُعا کے طالب ہوئے۔شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعداز مکاشفہ لوگوں سے اس طرح خطاب فرمایا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کو سن کر حاضرین کے چہرے خوف و دہشت سے سیاہ ہو گئے۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدرے توقف کے بعد اپنے خدمت گاروں سے فرمایا!

''ایک لاکھ درہم تھیلیوں میں بند کر دو''

خدام نے خزانے سے مطلوبہ رقم نکالی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے ایک تھیلی میں بھر کر رکھ دی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کثیر رقم کو اٹھایا اور مغلوں کے لشکر میں جا پہنچے اور ان کے سردار سے مل کر اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں جس شے کی تلاش ہے میں اسے اپنے ہمراہ لایا ہوں یہ ایک لاکھ درہم لے اور بندگانِ خدا کو معاف کر دو۔مغل سردار نے وہ رقم کثیر لے لی اور لوٹ مار کئے بغیر واپس چلا گیا۔

Marfat.com

متلاشیانِ حق کی خدمت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے متلاشیانِ حق کے قیام کے لئے جو اقامت گاہ بنائی تھی اس قیام گاہ کے مختلف حصے تھے اور ہر حصے میں علیحدہ علیحدہ درجات کے طلباء قیام پذیر ہوتے تھے۔ اسی طرح اس اقامت گاہ میں علماء ومشائخ کے لئے بھی اس کا ایک علیحدہ حصہ مخصوص تھا۔ جہاں ہر طالب علم، ہر عالم، ہر مسافر کو کھانا بلا معاوضہ ملتا تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے معمولات میں یہ بات لازم تھی کہ روزانہ اس قیام گاہ اور سرائے میں ضرور تشریف لے جاتے تھے اور مسافروں سے ملاقات فرماتے۔ ان مسافروں میں اکثر وہ عقیدت مند تھے جو دور دراز علاقے سے حاضر ہوتے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فیض اور برکت سے مستفید ہو کر واپس چلے جاتے تھے اس میں دعا اور دوا کے علاوہ مالی امداد بھی شامل ہوتی تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دور دراز سے آنے والے لوگوں کے لئے ایک علیحدہ سرائے بھی بنوا رکھی تھی جہاں ان کی تمام ضروریات بلا معاوضہ پوری کی جاتیں تھیں اور ان کی مکمل نگہداشت کا بھی بندوبست ہوتا تھا اور اس طرح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عنایت وسعادت کا سلسلہ مسلسل جاری رہتا تھا۔

ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلطان محمد تغلق نے دورہ ملتان کے دوران ایک سو دیہات نذر کئے لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی روز ان سب دیہات کی اراضی اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں میں تقسیم فرما دی۔

Marfat.com

حق گوئی اور بے باکی

شہاب الدین غوری نے جب ہندوستان کے تخت پر قبضہ کیا تو اُس نے مرتے وقت قطب الدین ایبک جو کہ اُس کا ایک زرخرید غلام تھا کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ قطب الدین ایبک کے دو داماد تھے جن میں ایک شمس الدین التمش اور دوسرا ناصر الدین قباچہ تھا۔ بوقت وفات قطب الدین ایبک نے شمس الدین التمش کو اپنا وارث مقرر کیا اور ناصر الدین قباچہ کو سندھ اور ملتان کی حکومت عطا کی۔ سلطان شمس الدین التمش خدا ترس انسان تھا اور وہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مرید تھا جبکہ ناصر الدین قباچہ اولیاء اللہ سے عداوت رکھتا تھا۔

ناصر الدین قباچہ ہر وقت موقع کی تاک میں رہتا تھا کہ کب وہ سلطان شمس الدین التمش کو قتل کر کے خود ہندوستان کا بادشاہ بن جائے۔ جب وہ اس قابل ہو گیا تو اُس نے ایک خفیہ منصوبہ بنایا جس پر عمل کرنے کے لئے اُس نے مختلف لوگوں سے رابطے کرنے شروع کئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس منصوبے کی اطلاع مل گئی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک خط سلطان شمس الدین التمش کو لکھا جس میں ناصر الدین قباچہ کے منصوبے کے بارے میں انکشاف کیا۔ خط کا متن کچھ یوں تھا!

> ”یہ فقیر اس حقیقت سے باخبر ہے کہ سلطان کے شب و روز بندگانِ خدا کی خدمت میں صرف ہوتے ہیں اس لئے فقیر کا بھی یہ فرض ہے کہ

Marfat.com

فرمانروائے ہند کے حق میں دُعائے خیر کرے اور سلطان کو بدخواہوں کی فتنہ انگیزیوں کی اطلاع دے پنجاب کے حاکم ناصرالدین قباچہ کی موجودہ سرگرمیاں سلطنت اسلامیہ کے حق میں نہیں ہیں وہ نادان شخص مرکز کے خلاف بغاوت کا منصوبہ بنا رہا ہے اس لئے سلطان کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال کی گرفت کریں اور مخلوق خدا کو تباہی و بربادی سے بچائیں"۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ خط اپنے ایک ذمہ دار خادم کے ہاتھ دارالسلطنت دہلی کی طرف روانہ کیا۔ دوسری طرف سے اسی مضمون سے ملتا جلتا مضمون والا خط ملتان کے قاضی شرف الدین نے بھی سلطان التمش کو لکھا اور اپنے خط میں سلطان شمس الدین سے درخواست کی کہ وہ جلد از جلد باغیوں کا محاسبہ کریں ورنہ بڑی خون ریزی کا خدشہ ہے قاضی شرف الدین ایک باکمال حق گو دیانت دار عالم تھے اور کرسی عدالت پر بیٹھ کر ہمیشہ ہی حق گوئی اور عدل وانصاف سے کام لیتے تھے اور اسلامیان ہند میں اپنے فیصلوں کی وجہ سے بہت ہی مقبول و معروف تھے۔

ان دونوں بزرگان نے اپنا اپنا فرض اور ذمہ داری پوری کرنے کی سعی کی تھی مگر بدقسمتی سے یہ دونوں خطوط ناصرالدین قباچہ کے ہاتھ لگے کیونکہ اس کے جاسوس بہت زیادہ ہوشیار اور سرگرم عمل تھے اور انہوں نے ان دونوں قاصدوں کو پنجاب کی سرحد پر گرفتار کر کے بلاتاخیر ناصرالدین قباچہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ناصرالدین قباچہ نے جیسے ہی ان دونوں خطوط کو پڑھا تو اس کا غیظ وغضب انتہائی عروج پر پہنچ گیا اُس نے چلاتے ہوئے کہا کہ میری مملکت میں رہتے ہیں میرا نمک کھاتے ہیں اور میرے ہی خلاف سلطان کو ورغلاتے ہیں۔

ناصرالدین قباچہ نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور قاضی ملتان دونوں کو اس کے دربار میں فوراً پیش کریں۔

Marfat.com

قاضی شرف الدین اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دونوں بڑے بے نیازانہ انداز میں دربار میں داخل ہوئے۔ ناصر الدین قباچہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اپنے دائیں جانب بٹھایا اور قاضی شرف الدین کو اپنے سامنے بٹھایا۔ یہ دونوں بزرگ اصل صورت حال سے بے خبر تھے اور وہ اس کو معمول کی کاروائی سمجھتے تھے کیونکہ انتظامی امور میں صلاح ومشورہ کے لئے یہ اکثر ناصر الدین قباچہ کے دربار میں آتے جاتے رہتے تھے اس لئے ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ ناصر الدین قباچہ کے ارادے کیا ہیں؟ ناصر الدین قباچہ نے اپنے سامنے بیٹھے ہوئے قاضی شرف الدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا!

''قاضی صاحب! آپ کو مجھ سے کوئی شکایت ہے؟''

قاضی شرف الدین نے عالمانہ وقار کے ساتھ جواب دیا کہ مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ ناصر الدین قباچہ نے غصیلے لہجے میں کہا!

''تم جھوٹ بولتے ہو۔''

قاضی شرف الدین نے کہا کہ اللہ حاضر وناظر ہے میں جھوٹ نہیں بولتا۔ اگر میں جھوٹ بولوں گا تو عدالت کی آبرو کیسے برقرار رہے گی؟ ناصر الدین قباچہ نے قاضی شرف الدین کا لکھا ہوا خط نکالا اور غصے میں کہا کہ یہ کیا ہے؟ اس کے ساتھ ہی اُس نے وہ خط قاضی شرف الدین کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ یہ شکایتی خط تم نے سلطان شمس الدین التمش کو لکھا ہے جس میں تم نے سلطان شمس الدین التمش کو میری سازش سے آگاہ کیا ہے۔ قاضی شرف الدین نے ناصر الدین قباچہ کی بات سن کر خاموشی اختیار کر لی۔

ناصر الدین قباچہ نے قاضی صاحب کی خاموشی کو اقرار جرم قرار دیا اور اسی وقت جلاد کو بلا کر اس نیک انسان کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہیں اپنے سامنے سر دربار میں ان کی گردن اڑادی تاکہ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر بھی اس کے اقتدار کی ہیبت طاری ہو جائے پھر جب قاضی شرف الدین کا جسم تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا تو ان کی لاش اٹھوا کر دربار کو ان کے خون سے صاف کروا دیا۔

Marfat.com

یہ واقعہ دیکھ کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر رنج والم کے سائے نمایاں ہو گئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے مردِ حق کو ایک مردِ عادل کے اس طرح قتل ہو جانے کا سخت صدمہ پہنچا۔ ناصر الدین قباچہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے کے تاثرات سے یہ سمجھ لیا کہ اس کی تدبیر کارگر ثابت ہوئی ہے پھر اس نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بھی یہی سوال کیا جو اس سے قبل قاضی شرف الدین سے بھی کیا جا چکا تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ میری اور تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے۔ ناصر الدین قباچہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خط بھی سامنے کر دیا اور بولا کہ پھر یہ کیا ہے؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک نظر خط پر ڈالی اور فرمایا!

> "ہاں! یہ میرا ہی مکتوب ہے اس کا ایک ایک لفظ میں نے اپنے ارادے سے نہیں بلکہ خدا کے حکم کے تحت لکھا ہے اس مالک کے حکم سے جو مالک الملک ہے اور جس کے آگے بڑے بڑے زور آور بے دست و پا اور ناتواں ہیں یہ تحریر لکھنے پر مجبور تھا تم اسے پڑھنے پر مجبور ہو اس سے زائد کوئی بات نہیں۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس حق گوئی نے تمام اہل دربار پر لرزہ طاری کر دیا حتیٰ کہ ناصر الدین قباچہ پر بھی خاص لرزہ طاری ہو گیا تھا اور وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے کوئی دم تک نہ مار سکا اور اس نے اپنا سر جھکا لیا اور انتہائی عاجزی کے لہجے میں کہنے لگا کہ شیخ میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو زحمت دی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر دربار قاضی شرف الدین کے حق میں دُعائے مغفرت کی اور اس کے دربار سے نکل کر اپنی خانقاہ کی جانب چلے گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بے باکانہ جلالی حق گوئی اور بے باکی کا یہ واقعہ تاریخ ہند کے اوراق پر اس طرح ثبت ہو گیا ہے کہ صدیاں گزرنے کے باوصف بھی یہ تحریر آفتاب کی سنہری کرنوں کی مانند روشن اور تاباں ہے۔

Marfat.com

سطح آب پر چلنا

ایک مرتبہ حضرت حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ شریک سفر تھے۔ سفر کے دوران ایک دریا پر پہنچے جہاں کشتی وغیرہ کا کوئی انتظام نہ تھا۔ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بلا تامل آگے بڑھے اور سطح آب پر چلنے لگے لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دل سے فتویٰ لینے کے لئے رک گئے کہ کرامت کا اظہار کریں یا نہ کریں۔

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بذریعہ کشف آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس تردد کا پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا!

''بھائی صاحب! یہ مقام بے حد خطرناک ہے چوروں کا مسکن ہے
یہاں کرامت کے اظہار میں کوئی حرج نہیں بلا تکلف چلے آیئے۔''

یہ سن کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی سطح آب پر قدم رکھا طریقتہ العین میں دریا عبور کر گئے۔

Marfat.com

نومسلم کمہار

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ معمول تھا کہ اگر کوئی غریب الحال سید آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس کی خوب آؤ بھگت کرتے اور اُسے خلعت عطا کرنے کے علاوہ اشرفیوں سے بھی نوازتے۔ ایک مرتبہ ملتان میں شدید قحط پڑ گیا اور لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہو گئے۔ ملتان شہر کے نواحی علاقے میں ایک نومسلم کمہار رہتا تھا۔ جب اُسے یہ علم ہوا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سادات کی اس قدر عزت کرتے ہیں تو اُس نے بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے فائدہ اٹھانے کا سوچا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ شیخ! میں ایک غریب سید ہوں اور روز روز کی فاقہ کشی سے تنگ آ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میری مدد فرما سکیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کمہار کی بات سن کر اپنے خادم کو بلایا اور حکم دیا کہ میرے اس مہمان کو دو خلعتیں عطا کرو۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں موجود دیگر حضرات اس کمہار کی حقیقت سے واقف تھے۔ اُن میں سے ایک شخص نے با آواز بلند کہا!

"شیخ! اس کمہار کا تعلق فلاں گاؤں سے ہے اور وہ جھوٹ بول کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے شمار مال لے گیا ہے۔"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ مجھے اس کی حقیقت معلوم تھی۔

Marfat.com

حق تعالیٰ کا احسانِ عظیم

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں لوگ حاضر ہوتے تھے اور اپنی دلی و مالی مرادیں پاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا خزانہ ہر وقت غریبوں اور مسکینوں کے لئے کھلا رہتا تھا۔

ایک مرتبہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرہ مبارک میں عبادت میں مصروف تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قریب ہی چند درویش بھی زیرلب کچھ پڑھ رہے تھے یکا یک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی جگہ سے اٹھے اور اشرفیوں کی ایک تھیلی اٹھا کر باہر کی جانب تیز تیز قدموں سے چلے۔ تمام درویش حیران ہو کر ایک دوسرے کو تکنے لگے اور دوسرے ہی لمحے وہ بھی شیخ کے پیچھے چل پڑے انہوں نے یہ منظر دیکھا کہ ایک مفلوک الحال شخص کو کچھ قرض خواہ قرض کی وصولی کے لئے ذلیل کر رہے تھے اور اسے دھمکیوں پر دھمکیاں دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے!

"اگر آج تم نے ہمارا قرض ادا نہ کیا تو ہم جبراً وصول کر لیں گے۔"

جبکہ وہ مفلوک الحال شخص ان کی منت سماجت کر رہا تھا اور بار بار کہہ رہا تھا کہ میں اس وقت قرض ادا کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں اور نہ ہی قرض کی ادائیگی سے انکاری ہوں براہ مہربانی مجھے کچھ دن کی مہلت اور دے دو۔ دوسری طرف قرض خواہ کسی بھی صورت مزید مہلت دینے پر تیار نہ تھے اور اس کو حد سے زیادہ ذلیل وخوار کر رہے تھے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سید تھے ان قرض خواہوں کی جانب بڑھے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا!

Marfat.com

''اگر تم اس مجبور شخص کو کچھ دن کی مہلت دے دیتے تو اس سے تمہیں فائدہ ہی ملتا اور اللہ تعالیٰ عزوجل تمہارے لئے کشادگی کے دروازے کھول دیتے مگر تم لوگوں نے اپنی کوتاہ نظروں اور ناعاقبت اندیشی کی بناء پر یہ موقع گنوا دیا ہے۔''

قرض خواہ بجائے نرم ہونے کے نہایت درشتی سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مخاطب ہوئے اور کہا کہ ہمیں ہمارا قرض چاہئے اور ہم اسے ہر حالت میں حاصل کر کے رہیں گے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی وہ تھیلی قرض خواہوں کی جانب بڑھا دی اور فرمایا!

''تم اپنی مطلوبہ رقم اس میں سے لے لو۔''

جب وہ تھیلی قرض خواہوں کو ملی تو انہوں نے اس میں سے اپنی اپنی مطلوبہ رقم نکال لی۔ ان قرض خواہوں میں سے ایک شخص کی نیت خراب ہوگئی اور اس نے اپنی مطلوبہ رقم سے زیادہ رقم تھیلی میں سے نکال لی۔ جب سب قرض خواہوں نے رقم نکال لی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''اب تو اس شخص کے ذمے تمہاری کوئی رقم واجب الادا نہیں ہے۔''

قرض خواہوں نے نفی میں سر ہلا دیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچی ہوئی رقم سمیٹی اور واپس اپنے حجرہ مبارک کی جانب بڑھے ابھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چند قدم کا فاصلہ ہی طے کیا ہوگا کہ عقب سے ایک قرض خواہ کے چیخنے چلانے کی آواز آنے لگی!

''یا شیخ! مجھے معاف فرما دیں میں نے اپنی مطلوبہ رقم سے زائد رقم لے لی ہے اور قدرت نے میرے اس ہاتھ کو مفلوج کر دیا ہے جس سے میں نے زائد رقم تھیلی میں سے نکالی تھی۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس قرض خواہ کو مخاطب کر کے فرمایا!

Marfat.com

"تم لوگ بددیانتی بھی کرتے ہو اور مخلوق خدا کی دل آزاری بھی' آخر کب تک اپنے پیدا کرنے والے سے نہیں ڈرو گے؟"

یہ کہہ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں سے چل پڑے۔ وہ قرض خواہ تیزی سے آگے بڑھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں سے لپٹ گیا اور گڑگڑا کر التجا کرنے لگا کہ شیخ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اگر مجھے معاف نہ کیا تو خدا بھی معاف نہ کرے گا۔

اُس کی گریہ وزاری پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو رحم آ گیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس بددیانت شخص کو معاف کر دیا ابھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے معافی کے کلمات نکلے ہی تھے کہ قرض خواہ کا ہاتھ درست ہو گیا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے اور مہمان درویشوں کو مخاطب کر کے کہنے لگے!

"حق تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس نے مجھے اپنے ایک بندے کی خدمت کے لئے بروقت بھیج دیا۔"

Marfat.com

خواجہ کمال الدین مسعود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی پکار

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ایک مرید جن کا نام خواجہ کمال الدین مسعود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھا تجارت کرتے تھے اور جواہرات کے سوداگر تھے۔ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ بہت سی دولت تھی۔ ایک مرتبہ وہ اپنا مالِ تجارت لے کر اُردن کی بندرگاہ سے عدن کے لئے روانہ ہوئے۔ ابھی جہاز نے آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ سمندر میں طوفان آ گیا۔ طوفان کی شدت اتنی تھی کہ جہاز سمندر کی موجوں پر ڈولنے لگا۔ جہاز میں سوار تمام مسافر اپنی زندگیوں سے مایوس ہو گئے۔ ایسے میں خواجہ کمال الدین مسعود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پیرومرشد کو یاد کرتے ہوئے باآواز بلند پکارا!

"شیخ! وقت دُعا ہے اللہ تعالیٰ سے ہم گناہ گاروں کے لئے عافیت کی دُعا کیجئے۔"

ابھی یہ الفاظ خواجہ کمال الدین مسعود کی زبان پر ہی تھے کہ لوگوں نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جہاز کے عرشے پر نمودار ہوتے دیکھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ہاتھ کے اشارہ سے سب کو پُرسکون رہنے کی تلقین کی اور سمندر کی طرف ایک نگاہ اٹھائی۔ سمندر پُرسکون ہو گیا۔ خواجہ کمال الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر لوگوں نے دوبارہ جہاز کے عرشے کی جانب نظریں دوڑائیں تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہاں موجود نہیں تھے۔

لوگوں نے سمندری طوفان سے چھٹکارا پانے کی خوشی میں اپنے مال کا ایک تہائی خواجہ کمال الدین مسعود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپرد کر دیا اور کہا کہ یہ ہماری طرف سے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں بھیج دیجئے گا۔

خواجہ کمال الدین مسعود رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لوگوں کی اس نذر میں اپنی جانب سے بھی نصف جواہر شامل کر کے خواجہ فرید الدین گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ملتان بھیج دیئے۔ ملتان پہنچنے پر جب وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اسی لباس میں ملبوس دیکھا جس لباس میں انہوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جہاز کے عرشہ پر دیکھا تھا۔

خواجہ فرید الدین گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عقیدت ومحبت میں بے پناہ اضافہ ہوا انہوں نے ستر لاکھ کی مالیت کے زر و جواہر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں پیش کئے جنہیں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُسی وقت فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیئے۔ یہ اندازِ سخاوت دیکھ کر خواجہ فرید الدین گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا تمام مال واسباب بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نذر کر دیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حلقہ غلامی میں داخل ہو گئے اور قلیل عرصہ میں منازلِ سلوک طے کر کے خرقہ خلافت پایا۔ خواجہ فرید الدین گیلانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پانچ سال شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں رہے۔ بعد ازاں حج کے لئے روانہ ہوئے اور جدہ میں انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئے۔

Marfat.com

نگاہِ کیمیا کی حقیقت

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلطان شمس الدین التمش کے ساتھ دربار میں موجود تھے۔ اس دوران کچھ علماء نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دریافت کیا کہ انسان کی نظر کیمیا کیسے ہوسکتی ہے؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کے سوال کا جواب دینے کی بجائے مجھ سے فرمایا!

''فرید! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بازار جائیں اور جو غلام سب سے زیادہ مجہول نظر آئے اسے خرید لائیں۔''

اس کے ساتھ ہی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی جیب سے سونے کا ایک سکہ نکالا اور میرے حوالے کر دیا۔ میں حسب فرمان شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بازار گیا اور ایک ایسا غلام خرید کر لایا جو شکل وصورت کے اعتبار سے تمام غلاموں میں سب سے زیادہ احمق نظر آ رہا تھا اور عقیدے کے لحاظ سے غیر مسلم تھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس غلام کو اپنے سامنے بٹھایا اور کلمہ شہادت کی تلقین کی غلام نے باآواز بلند توحید اور رسالت پر گواہی دی اور مسلمان ہوگیا۔ بعد از قبولیت اسلام آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے اسے فرمایا!

''یہ علماء تجھ سے جس قسم کے بھی سوال کریں تو انہیں جواب دے۔''

Marfat.com

غلام نے نگاہ اٹھا کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے مبارک پر نظر ڈالی اور نہایت ہی مؤدبانہ لہجہ میں عرض کرنے لگا کہ جو مخدوم کا حکم۔ سلطان شمس الدین التمش اور تمام علماء حیرانگی کے عالم میں اس غلام کی شکل دیکھنے لگے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''جو کوئی بھی سوال کرنا چاہے اس غلام سے کر لے۔''

علماء نے اوپر تلے بے شمار سوالات اُس غلام سے کئے مگر وہ بڑی روانی کے ساتھ اُن کے جواب دیتا رہا۔ علماء انتہائی حیرانگی کے عالم میں غرق ہو گئے کہ ایک ناخواندہ اور غیر مہذب غلام نے بڑے بڑے عقدوں کو حل کر دیا تھا جس نے علماء پر خاموشی طاری کر دی۔ پھر ایک مختصر سے توقف کے بعد غلام نے وہاں موجود سارے علماء سے ایک سوال کیا سلطان شمس الدین التمش سمجھتا تھا کہ یہ عالم فاضل لوگ ایک ہی لمحے میں اس کے سوال کا جواب دیں گے اور یہ غلام اپنا سا منہ لے کر رہ جائے گا مگر وہ اس وقت حیران رہ گیا جب تمام علماء حیرت سے غلام کا منہ تکتے ہوئے کہنے لگے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن علماء سے فرمایا!

''آپ حضرات نے اپنی آنکھوں سے اس بات کا مشاہدہ کر لیا کہ انسان کی نظر اس طرح کیمیا کا اثر دکھاتی ہے''

تمام علماء متفق آواز میں بولے بے شک اسی کو نگاہ کیمیا کہتے ہیں۔ یہ غلام بعد میں کئی برس تک دہلی کے علماء کے سامنے نگاہ کیمیا کی حقیقت بیان کرتا رہا۔

Marfat.com

نگاہِ کرم

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شریعت کے معاملے میں بہت سخت تھے اور اس معاملے میں تھوڑی سی بھی کوتاہی کو برداشت نہ فرماتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے زمانے میں علی کھیری نامی ایک شخص درویشوں سے بہت عداوت رکھتا تھا اور اُنہیں تنگ کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا تھا۔ لوگ اُس سے دریافت کرتے کہ تجھے کس چیز کی تلاش ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں تو کسی درویش کو ڈھونڈتا ہوں اور اس سلسلے میں میں نے کئی خانقاہوں کے چکر لگائے ہیں لیکن کوئی درویش کامل نہیں ملا۔ جو ملتے ہیں وہ عابد اور زاہد تو ہوتے ہیں لیکن درویش نہیں ہوتے۔

جب لوگ علی کھیری سے سوال کرتے کہ تم درویش کس کو کہتے ہو تو وہ کہتا کہ درویش وہ کہلاتا ہے جس کے سینے میں دردِ عشق ہوتا ہے۔ جواب میں لوگ اُس کا مذاق اُڑانا شروع کر دیتے کہ تمہیں ایسا درویش کہاں مل سکتا ہے؟

جب علی کھیری نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تعریف سنی تو وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں حاضر ہوا۔ علی کھیری کی پرانی عادت تھی کہ جب وہ کسی درویش پر نظر ڈالتا تو ایک ہی نظر میں کہہ دیتا کہ یہ دردِ عشق سے خالی ہے۔ مگر جب اُس کی نظر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر پڑی تو فوراً پکار اٹھا کہ یہ بزرگ تو سراپا عشق ہیں۔

علی کھیری نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ سے درخواست کی کہ مجھے حلقہ ارادت میں شامل کرلیں۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علی کھیری کی درخواست قبول کرتے ہوئے اُسے اپنے مریدوں میں شامل کرلیا اور چند اوراد و وظائف پڑھنے کے لئے بتائے۔علی کھیری شہر سے باہر جا کر ایک حجرے میں مقیم ہو گیا اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو گیا۔

کچھ دن کے بعد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے اس مرید کی خبر گیری کے لئے اس کے حجرے کی جانب تشریف لے گئے۔علی کھیری اپنے پیر و مرشد کی آمد پر بہت خوش ہوا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بات چیت کے دوران اس نے مٹی کا ایک ڈھیلا اٹھایا اور زمین پر زور سے مارا جو دیکھتے ہی دیکھتے سونے کے ٹکڑے میں تبدیل ہو گیا۔اس منظر کو دیکھتے ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آنکھیں بند کرلیں اور بلند آواز سے تین مرتبہ یَاغَفُوْرُ پڑھا۔اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علی کھیری سے کہا کہ تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔یہ فرما کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ واپس تشریف لے گئے۔علی کھیری نے اس وقت اپنے مرشد پاک کی تلخی کو قطعی محسوس نہ کیا اور بدستور اپنے شغل میں مصروف رہا۔

کچھ دن بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دوبارہ اپنے مرید سے ملنے کے لئے اس کے حجرے میں تشریف لے گئے۔شام کا وقت تھا علی کھیری نے چراغ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے چراغ روشن ہو گیا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس کا یہ عمل دیکھ کر انتہائی دکھ ہوا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی ناخوشگوار لہجہ میں فرمایا!

"علی! تو نے یہ کیا تماشا لگا رکھا ہے؟"

علی کھیری آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی تنبیہ کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا کہ شیخ! کیسا تماشا؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا!

"علی! تجھے نفس امارہ نے اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔"

Marfat.com

اتنا فرمانے کے بعد انتہائی ناراضگی کے عالم میں واپس تشریف لے آئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وہاں سے جاتے ہی علی کھیری کو اس کے نفس امارہ نے بری طرح اپنے شکنجہ میں جکڑ لیا اور وہ مکروہاتِ دنیا میں مبتلا ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اسے "جوع البقر" کا عارضہ لاحق ہو گیا جس سے مراد یہ ہے کہ انسان ہر وقت کھاتا رہتا ہے لیکن اس کی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ اس بیماری نے اس پر اس قدر وحشت طاری کی کہ نماز' مناجات' اوراد و وظائف اور ذکر و فکر سب کچھ چھوٹ گیا۔ اگرچہ اس کی اس بیماری کا علاج اس کے مرشد پاک کے پاس ملتان میں ہی موجود تھا لیکن اُدھر توجہ دینے کی بجائے وہ دوسرے بزرگوں کی خانقاہوں میں چکر لگانے لگا لیکن اسے کہیں سے بھی شفاء نہ ملی۔

اسی دربدری کے عالم میں بالآخر وہ بنگال حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں پہنچ گیا جو کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیر بھائی تھے۔ اُنؒ کی خدمت میں پہنچنے کے بعد اس نے ان کے سامنے رو رو کر اپنا سارا ماجرا بیان کیا اور اپنے حق میں دُعا کی درخواست کی۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس راندہ درگاہ شیخ کا حال سن کر فرمایا!

"علی! میں تو بس تیری بدنصیبی اور کم عقلی پر ماتم ہی کر سکتا ہوں جس شخص کو اس کے مرشد کے قدموں میں پناہ نہ مل سکی' اسے کسی غیر کے یہاں سائبان کیسے میسر آئے گا شیخ کی اِک نگاہ کرم کے سوا تیرا کوئی علاج نہیں۔"

علی کھیری کی طبیعت پر اس وقت انتہا کا وحشت اور اضطراب طاری تھا اور وہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات کو سمجھنے سے قاصر رہا اور بار بار اپنی التجا دھراتا رہا کہ شیخ میرے حق میں دُعائے خیر فرما دیجئے ورنہ میں اسی طرح بھاگتے بھاگتے مر جاؤں گا۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کو سمجھانے کی از حد کوشش کی اور کہا کہ جب تک حضرت شیخ الاسلام حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ اجازت نہیں دیں گے اس وقت تک میں تمہارے لئے دُعا نہیں کر سکتا۔

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات نے اسے سخت مایوس کر دیا اور وہ بے اختیار زار و قطار رونے لگا اس کی اس حالت کو دیکھ کر سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے تسلی دیتے ہوئے فرمایا!

''ابھی وقت ہے تم اپنے پیرومرشد سے اجازت لے آؤ پھر میں تمہارے لئے حق تعالیٰ سے عافیت طلب کروں گا۔''

یہ بات سن کر اس کی وحشت میں مزید اضافہ ہو گیا اور رو رو کر کہنے لگا کہ شیخ! بنگال سے ملتان تک کا سفر اتنا آسان ہے' اس قدر طویل اور دشوار گزار راستہ طے کرتے کرتے کہیں مجھے موت ہی نہ آ جائے۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے لئے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے اجازت طلب کر لوں؟ یہ بھی صرف اس لئے ہے کہ تمہیں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ایک نسبت خاص ہے۔''

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سن کر علی کھیری کی جان میں جان آئی اور رو رو کر کہنے لگا کہ شیخ! اگر ایسا ہو جائے تو میں زندگی بھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ممنون و احسان مند رہوں گا۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ناخوشگوار لہجہ میں فرمایا!

''تم ممنون ہونے کی بات چھوڑو جب تم اُس ذاتِ گرامی کے احسان مند نہیں ہوئے جس نے تمہیں سب کچھ عنایت فرمایا تو پھر تم کسی دوسرے کو کیا یاد رکھو گے۔ تم اپنی فکر کرو اور اس مہلت سے فائدہ

Marfat.com

اٹھاؤ۔"

علی کھیری بڑی شدت کے ساتھ اپنی ندامت کا اظہار کرنے گا۔ جس پر حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"اب یہ تمہاری قسمت ہے کہ تمہیں اجازت ملتی ہے یا دوبارہ اس بارگاہِ کرم سے خالی ہاتھ لوٹا دیے جاتے ہو؟"

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک کاغذ پر یہ عبارت درج کی یہ عبارت لکھ کر حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ کاغذ اپنے مصلے کے نیچے رکھ دیا اور خود نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے جبکہ دوسری طرف علی کھیری امید و بیم کی کیفیت میں مبتلا تھا۔ سلام پھیرنے کے بعد حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مصلے کا کونا اٹھا کر دیکھا تو کاغذ پر حضرت شیخ جلال الدین تبریزی کی عبارت کے ساتھ یہ عبارت درج تھی!

"چونکہ وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف آیا ہے اس لئے میں اجازت دیتا ہوں اگر وہ شخص اس فعل سے توبہ کرے تو اس کے حق میں دُعا خیر فرما دیجئے۔"

حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علی کھیری کی جانب دیکھا اور فرمایا!

"تمہیں مبارک ہو علی! پیرومرشد نے اجازت دے دی مگر اس شرط کے ساتھ کہ تم اپنے اس فعل سے تائب ہو جاؤ جس کے ذریعے تم نے درویشی کو تماشا بنا رکھا تھا۔"

علی کھیری نے روتے ہوئے کہا کہ شیخ! میں اپنے اس گناہ سے ہزار بار تائب ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں سے لپٹ گیا۔ حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت رقت آمیز لہجے میں دُعا

Marfat.com

فرمائی!

"یاغفورالرحیم! ہم گناہ گاروں کو اپنی ان صفات عالیہ کا صدقہ عطا فرما دے کہ ہدایت و نعمت آپ ہی کے قبضہ و اختیار میں ہے علی کے حسن ظن کی آبرو رکھ لیجئے کہ وہ مجھے آپ کا بندہ سمجھ کر میرے پاس آیا ہے اس کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمایئے اور اس کے قلب و دماغ کی کدورتوں کو اپنی بارش کرم سے دھو دیجئے کہ آپ کے سوا کوئی دستگیر نہیں کوئی مشکل کشا نہیں۔"

ابھی حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والے کلمات کی گونج فضاء میں باقی تھی کہ علی کھیری کو یوں محسوس ہوا کہ وہ بحر ظلمات سے نکل کر بحر نور میں داخل ہو گیا ہے اس کی وحشت زائل ہوگئی اور دل بے قرار کو سکون حاصل ہو گیا۔ جوع البقر کی بیماری ختم ہوگئی اور ایک گم کردہ سے راہ مستقیم پر لوٹ آیا۔ بعد ازاں حضرت سیّد جلال الدین تبریزی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خاص نگاہ کرم اور توجہ سے وہی علی کھیری حضرت خواجہ علی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے اور اعلیٰ مقام پایا۔

Marfat.com

اولیاء اللہ کی قدرت

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روحانی عظمتوں کا سارا زمانہ معترف تھا مگر ناصر الدین قباچہ اپنی فطرت سے مجبور ہو کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کرامات کا منکر تھا۔ ایک مرتبہ ناصر الدین قباچہ ماہِ رمضان میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ شیخ! کرامت کسے کہتے ہیں؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ

جو بات عادت کے خلاف ہو اُسے تصوف کی زبان میں کرامت کہتے ہیں۔''

پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''مثال کے طور پر آگ کی فطرت جلانا ہے اگر آگ آپ کی کسی شے کو خلافِ فطرت جلانے سے قاصر رہے تو یہ اُس شخص کا روحانی تصرف ہو گا جس کی ریاضت کی تاثیر سے آگ کی فطرت تبدیل ہو گئی۔''

ناصر الدین قباچہ نے کہا کہ یہ کیسے ممکن ہے کسی شخص کے روحانی عمل سے آگ کا مزاج تبدیل ہو جائے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

Marfat.com

''انسانی ریاضت میں اس سے بھی زیادہ اثر ہے اس کائنات میں جو کچھ ہے حکم خداوندی سے ہے اس کے حکم سے آگ بھڑکتی ہے اور اسی کے حکم سے بجھ جاتی ہے۔ جب بندہ ریاضت کی مختلف منازل طے کر کے اپنے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر لیتا ہے تو اسے بطورِ انعام قدرت کی جانب سے روحانی طاقت بخش دی جاتی ہے اور پھر یہی طاقت بھڑکتی ہوئی آگ بجھانے کے لئے پانی سے زیادہ صلاحیت رکھتی ہے۔''

ناصر الدین قباچہ اپنی فطرت سے مجبور تھا اس لئے اُس نے کہا کہ انسانی کی عقل یہ دلیل تسلیم نہیں کرتی اور نہ ہی میں اس دلیل کو مانتا ہوں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مزید بحث سے گریز کرتے ہوئے فرمایا!

''میں کسی انسان کو مجبور نہیں کر سکتا مگر امر واقعہ یہی ہے۔''

ناصر الدین قباچہ نے گستاخانہ انداز میں کہا کہ پھر میں کسی ولی کی کرامت کا قائل نہیں ہوں یہ سب دوکانداری کی باتیں ہیں۔ پیر کبھی ہوا میں نہیں اڑ سکتے یہ تو اُن کے مرید اُنہیں ہواؤں میں اُڑاتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس کی بات سن کر سکوت اختیار کیا۔ لیکن ناصر الدین قباچہ اولیاء اللہ کی شان میں اسی طرح بے سروپا باتیں کرتا رہے جس سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اذیت ہونے لگی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر ناگواری کا رنگ ابھر آیا۔ مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے رسم میز بانی نبھانے کی خاطر اس کے گستاخانہ طرز عمل کو برداشت کیا اور جب اس کی گستاخی حد سے بڑھ گئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو جلال آ گیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے اس گستاخ مہمان کو اس طرح مخاطب فرمایا!

''آج تم اور تمہارے تمام مصاحب ہمارے ساتھ روزہ افطار کریں گے۔''

اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے خدمت گاروں کو طلب کر کے فرمایا!

Marfat.com

''پورے شہر میں منادی کرادو کہ فقیر غوث بہاؤالدین سب لوگوں کے ساتھ افطاری کرے گا اور تمام روزے دار اپنے اپنے گھروں میں مقیم رہیں۔''

ناصرالدین قباچہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ بات سنی تو حیرانی سے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا منہ دیکھنے لگا اور پوچھا کہ شیخ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تو ہمارے ساتھ روزہ افطار کریں گے پھر اس اعلان کا مفہوم کیا ہے؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''وقت کا انتظار کرو حق تعالیٰ سب کچھ ظاہر کردے گا۔''

افطار کے وقت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حاکم ملتان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ روزہ افطار کیا۔ حاکم ملتان اسی لمحے کا منتظر تھا۔ اُس نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے تمسخرانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا کہ شیخ! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان روزہ داروں کو کس لئے دھوکہ میں رکھا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلالی لہجے میں فرمایا!

''مردان خدا کسی کو فریب نہیں دیتے اب تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ کرامت کسے کہتے ہیں اور اولیاء اللہ کون ہیں؟''

اتنا فرمانے کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز مغرب کی ادائیگی کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ جب حاکم ملتان نے اس بارے میں تحقیق کرائی تو اس پر عجیب راز منکشف ہوا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملتان کے سینکڑوں مسلمانوں کے ساتھ روزہ افطار کیا تھا۔

اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی جانب سے یہ قدرت دی جاتی ہے کہ وہ کمان سے چھوٹے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں۔

Marfat.com

سات سو قرآن مجید ختم کرنا

حضرت قاضی حمید اللہ حاکم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ ایک بار خانہ کعبہ میں طوافِ کعبہ میں مصروف تھے ان کے آگے ایک اور بزرگ بھی طواف کر رہے تھے میں نے ان کی متابعت شروع کر دی جس جگہ وہ بزرگ قدم رکھتے تھے میں بھی اسی جگہ قدم رکھتا تھا تھوڑی دیر تک یہ عمل جاری رہا آخران مردروشن ضمیر پر قاضی حمید الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نیت کا حال ظاہر ہو گیا اور وہ یوں گویا ہوئے۔

''اے مسافر عشق تو میرے ظاہری عمل کی متابعت کیوں کرتا ہے اس عمل کی تقلید کیوں نہیں کرتا جسے میں بطور خاص کیا کرتا ہوں؟''

قاضی حمید الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہنے دریافت کیا کہ حضرت آخر وہ کونسا عمل ہے؟ اُن بزرگ نے فرمایا!

''میں سات سو قرآن شریف روزانہ ختم کرتا ہوں۔''

یہ سن کر قاضی حمید الدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ خاموش ہو گئے اور سوچنے لگے کہ وہ بزرگ قرآن شریف کے معانی پر غور کرتے ہوں گے ورنہ ترتیل کے ساتھ کلام الٰہی ایک دن میں سات سو مرتبہ پڑھنا انتہائی طاقت سے بعید تر ہے۔

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔

Marfat.com

شعبدہ باز کا منصب ولایت پر فائز ہونا

ایک مرتبہ بلاد روم سے عبداللہ نامی ایک درویش ملتان آیا اور اُس کے چند روز کے قیام کے دوران ہی اُس کی کرامات کا دور دور تک شہرہ پھیل گیا۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بے اختیار فرمایا۔

''یہ شعبدہ باز کہاں سے آ گیا؟''

اور پھر بہ نفس نفیس اس کی خانقاہ میں تشریف لے گئے۔ عبداللہ رومی کی جیسے ہی نظر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر پڑی وہ مارے ہیبت کے کھڑا ہو گیا۔ حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسے بیٹھنے کے لئے کہا اور خود بھی وہاں بیٹھ گئے قدرے رسمی گفتگو کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عبداللہ رومی سے فرمایا!

''آپ کی کرامات کا بہت زیادہ شہرہ ہے میں نے خیال کیا کہ ایک مردِ خدا کی دیدار کی سعادت حاصل کرلوں۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات سے عبداللہ رومی بہت خوش ہوئے قدرے توقف کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی سے مخاطب ہوئے!

''میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں کہ ایک مردِ خدا نماز کس طرح ادا کرتا ہے؟''

عبداللہ رومی احساس تفاخر کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو گئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ عبداللہ رومی کے قدموں کے درمیان فاصلہ بہت زیادہ ہے

Marfat.com

جس پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زیر لب فرمایا!

''مجھے اندازہ تھا کہ ایسا ہی ہوگا'' جس شخص کی کرامات کا شہرہ پورے ملتان میں ہے وہ صحیح طور پر نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔''

جب عبداللہ رومی نماز ادا کر چکا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تنہائی میں اُس سے فرمایا!

''شیخ اہل نظر تمہیں دیکھیں گے تو کیا کہیں گے؟ نماز پڑھتے ہو مگر اس کی ترکیب ظاہری درست نہیں رکھتے۔''

عبداللہ نے حیرانگی کے عالم میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی جانب دیکھا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی بات کی وضاحت کی جس سے عبداللہ رومی سخت نادم و شرمندہ ہوئے پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''آپ کے حق میں بہتر یہی ہے کہ اوچ تشریف لے جائیں۔''

پھر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس پر اپنی نظر کیمیاء کی تو وہ ناقص کامل ہوگیا۔ یہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نظر کیمیا کا اثر تھا کہ اُس نے اُچ شریف جا کر سلوک کی بڑی بڑی منازل طے کر کے منصب ولایت پر فائز ہوگیا۔

Marfat.com

مستجاب الدعوات

جن دنوں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بخارا میں مقیم تھے اُن دنوں یہ خوبصورت شہر شدید قحط کی زد میں آ گیا۔ اشیائے خوردنی ناپید ہو گئیں۔ پہلے جانور بھوک کے مرنے لگے پھر غریب انسانوں کی جان پر بن آئی۔ انہوں نے جنگلی پھل کھا کر گزارہ کرنے کی کوشش کی گئی مگر ہر تدبیر ناکام ہوگئی۔ بارش نہ ہونے کے سبب درخت بھی سوکھ گئے۔ اگر کسی شخص کے ہاتھ کھانے کی کوئی شے لگتی تو وہ اسے اپنی اولاد سے بھی چھپا کر کھانے کی کوشش کرتا۔ بھوک کے خوف سے ماں باپ اپنے بچوں کو فروخت کرنے پر آمادہ ہو گئے مگر ان کو خریدنے کے لئے بھی کوئی تیار نہ تھا۔ صورت حال دن بدن خراب سے خراب تر ہوتی چلی گئی تمام دریا' تالاب خشک ہو گئے اور پانی کا نام ونشان تک ختم ہونے لگا۔

علماء کی بار بار کوششوں سے کئی مرتبہ نماز استبقاء پڑھی گئی لیکن رحمت ایزدی جوش میں نہ آئی۔ نماز استقاء سے یہ ضرور ہوتا کہ گھنے بادل گرگرا کر آتے لیکن بن برسے گزر جاتے اب ہر طرف موت کا سناٹا چھاتا جا رہا تھا۔ مقامی باشندوں نے علماء بخارا کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے دُعاؤں کی درخواست کرتے رہے۔ علماء بھی اس صورت حال سے عاجز و پریشان تھے۔ پھر کسی شخص نے علماء بخارا کو بتایا کہ یہاں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی مقیم ہیں ان سے دُعا کی درخواست کی جائے شاید ان کی دُعاؤں کی طفیل ہمیں اس عذاب سے نجات مل جائے۔ بالآخر بخارا کے شہریوں کی بہت بڑی تعداد علمائے بخارا کی زیر سرکردگی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت

Marfat.com

میں حاضر ہوئی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے اس بارے میں دادِفریاد کی جس پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''میں کس قابل ہوں جب آپ جیسے پرہیز گار انسانوں کی دُعائیں بے اثر رہیں تو پھر مجھ جیسے ناکارہ انسان کی دُعا میں کس طرح تاثیر ہو سکتی ہے۔''

لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات کو انکساری اور دامن بچانے پر محمول کیا اور کہا کہ شیخ! ہم نے سنا ہے کہ آپ مستجاب الدعوات ہیں پھر دُعا کرنے سے کیوں گریزاں ہیں؟ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''یہ تم لوگوں کا حسن ظن ہے ورنہ میں خوب جانتا ہوں کہ میں کون ہوں؟ یہ تو اس ذات کریم کی بخشش وعطا ہے کہ اس نے ایک ناقص بندے کو عزت کی سند پر بٹھا دیا ہے۔''

لوگوں کی اکثریت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر شدتِ کرب سے رونے لگی اور بلبلا کر عرض کرنے لگی کہ شیخ! اسی ذاتِ کریم سے ہم گناہ گاروں کے لئے بھی عافیت طلب کیجئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت بہت متغیر ہوئی اور اہل بخارا کی اس وقت کی کیفیت سے اذیت وکرب کا رنگ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے مبارک پر نمایاں تھا بہت دیر تک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس غور وفکر میں ڈوبے رہے پھر حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا!

''ہاں! اب ایک واسطہ ہی رہ گیا ہے اب میں اسی واسطے کو بارگاہ ذوالجلال میں پیش کرتا ہوں۔''

اتنا فرما کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا!

''آپ حضرات میرے ساتھ مسجد تشریف لے چلیں ہم سب مل کر

Marfat.com

اپنے خالق کی جناب میں ایک عاجزانہ درخواست پیش کرتے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علماء بخارا اور شہریوں کے ہمراہ جامع مسجد میں تشریف لے گئے پھر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہدایت پر تمام لوگوں نے دو رکعت نماز ادا کی پھر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی کلاہ سر سے اتاری اور آسمان کی جانب نگاہ کرتے ہوئے عرض کیا!

"یاالٰہی! اگر شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ کلاہ صدق اور اخلاص سے میرے سر پر رکھی ہے اور میں نے بھی دین و دنیا کی سعادت سمجھ کر اسے اخلاص کے ساتھ قبول کیا ہے تو اس کی برکت سے بارش برسا دے۔"

ابھی فضاء میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ بجلی کی تیز کڑک سنائی دی پھر دیکھتے ہی دیکھتے پورا آسمان سیاہ بادلوں سے بھر گیا۔ لوگ جامع مسجد سے نکلنے بھی نہ پائے تھے کہ تیز بارش ہوگئی بادل اس قدر ٹوٹ کر برسے کہ سات دن تک بخارا شہر پانی میں ڈوبا رہا۔ اس طرح شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی کلاہ مبارک کی برکت سے زمین کی پیاس بھی بجھ گئی اور وہ خوفناک قحط بھی ختم ہوگیا جس کے باعث ہزاروں بندگان خدا کے ہلاک ہو جانے کا خدشہ لاحق ہوگیا تھا۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ لازوال کے مظاہر

بغداد سے کچھ لوگ بغرضِ زیارت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان کی جانب روانہ ہوئے۔ اتفاق سے وہ راستہ بھول گئے اور ایک صحرا میں پہنچ گئے جہاں نہ ہی کوئی سایہ دار درخت تھا اور نہ ہی کوئی پانی کا چشمہ موجود تھا۔ یہ لوگ مسلسل سفر کرتے رہے لیکن اُنہیں اس صحرا سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ملا حتیٰ کہ یہ لوگ گرمی اور پیاس سے نڈھال ہو گئے اور اُن کی زبانیں خشک ہو گئیں۔ اس عالم میں اُنہوں نے آسمان کی طرف نگاہیں اٹھائیں اور زار و قطار روتے ہوئے عرض کی کہ الٰہی! ہم تو تیرے نیک بندے کی زیارت کے لئے نکلے تھے اور اس مصیبت میں مبتلا ہو گئے۔ الٰہی! تو اپنے نیک بندے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صدقے میں ہماری مصیبت دور فرما دے۔ ابھی وہ گریہ وزاری کر رہی رہے تھے کہ اچانک ایک درویش ظاہر ہوا جس کے ہاتھ میں پانی کا برتن تھا۔ اُن پیاسوں نے جی بھر کر پانی پیا جب ان کے ہوش و حواس بحال ہوئے تو درویش سے پوچھنے لگے!

''اے مردِ خدا! تم کون ہو اور تمہیں ہمارے حال کی خبر کیسے ہوئی؟''

درویش نے ان سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیا پانی کا کوزہ زمین پر رکھا اور ایک جانب روانہ ہو گیا۔ وہ لوگ اُس درویش کے پیچھے دوڑے مگر درویش کچھ دور جا کر ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ وہ لوگ پریشان ہو کر سوچ میں پڑ گئے کہ یہ سب کچھ کیا تھا کہ اچانک اُن کی نظر اس راستے پر پڑی جہاں تک درویش کا تعاقب کیا تھا یہ راستہ سیدھا شہری

Marfat.com

آبادی کی جانب جاتا تھا اس بات سے ان کی حیرانگی میں بے پناہ اضافہ ہو گیا۔

پھر یہ لوگ جب ملتان پہنچے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُن کو دیکھتے ہی اُن پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ کبھی انہیں پانی پلانے والے درویش کا خیال آیا اور کبھی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرہ مبارک پر نظر ڈالتے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کو تذبذب کا شکار ہوتے دیکھا تو با آوازِ بلند فرمایا!

"اللہ تعالیٰ کی قدرتِ لازوال کے بے شمار مظاہر ہیں اگر کبھی کوئی شخص ظاہری آنکھ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو مجسم ہوتے دیکھ لے تو اس پر لازم ہے کہ وہ اِس راز کو اپنے سینے میں پوشیدہ رکھے۔"

وہ ارادت مند اس راز کو سمجھ گئے کہ جس درویش نے انہیں بے آب و گیاہ صحرا میں پانی پلایا تھا وہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ ان لوگوں نے بہ ہدایت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی زبانیں بند رکھیں اور بعد از حصول فیض بغداد واپس پہنچ کر اس راز کو آشکار کیا۔

Marfat.com

جذام جیسے خوفناک مرض کا رفع ہونا

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جب سیر وسیاحت کے دوران سمرقند پہنچے تو وہاں جذامیوں کا ایک گروہ انسانی آبادی سے الگ تھلگ ایک غار میں رہتا تھا۔ ایک دن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس غار کی جانب جا نکلے۔ جذام کے خوفناک مرض میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شہری آبادی کے لوگ ان کے نزدیک نہیں جاتے تھے۔ جب آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس غار میں پہنچے تو وہ لوگ حیران ہوکر غار سے باہر آ گئے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک جمع ہو گئے۔ اُنہیں یقین تھا کہ یہ کوئی عام انسان نہیں ہیں ورنہ ان کے نزدیک نہ آتے۔ چنانچہ وہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھ کر رو دیئے اور عرض کی!

''ہمیں اہل دنیا نے چھوڑ دیا نہ وہ ہماری طرف آتے ہیں اور نہ ہی وہ اپنی طرف آنے دیتے ہیں۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''تم لوگ مجھ سے کیا چاہتے ہو؟''

وہ جذامی روتے ہوئے بولے کہ ہم آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دعاؤں کے طالب ہیں۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے

Marfat.com

''تم خود اپنے حق میں دُعا کیوں نہیں کرتے۔ تم خود اُس کی رحمت
سے مایوس ہو کر ایک غار میں آن پڑے ہو۔''

وہ جذامی روتے ہوئے بولے کہ ہم نے بہت سی فریادیں کیں مگر ہماری دادرسی نہیں ہوئی۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن کی بات سن کر نزدیکی تالاب کے کنارے جا کر وضو کیا اور اُن جذامیوں کے حق میں دعائے خیر فرماتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی!

''اے میرے پروردگار! تیری بارگاہ کے سوا یہاں کون سی بارگاہ ہے
اگر میں ان لوگوں کا معاملہ تیرے دربار میں پیش نہ کروں تو یہ مجبور و
مقہور کس کے دروازے پر جائیں گے۔ یہ کتنے ہی معتوب سہی مگر
تیری رحمت ہمیشہ تیرے قہر پر غالب رہتی ہے اپنی اس رحمت کے
بے پناہ صدقے میں انہیں معاف کر دے۔''

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دُعا قبول ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جذامیوں سے فرمایا!

''تم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اس تالاب میں غسل کرو۔ انشاء اللہ تمہیں
شفائے کاملہ حاصل ہوگی۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اس بات سے قبل وہ جذامی اسی تالاب میں نہاتے تھے مگر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دُعا سے وہی پانی ان کے لئے آبِ شفاء بن گیا اور تمام جذامیوں کا جسم اس طرح صاف وشفاف ہو گیا جیسے وہ کبھی اس خوفناک مرض میں مبتلا نہ ہوئے تھے۔

Marfat.com

وارداتِ عشق

حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق ایک سرد علاقے سے تھا۔ اس کے برعکس جب وہ ملتان شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں تشریف لائے تو ملتان کی شدید گرمی کو بھی خوش دلی سے برداشت کرتے رہے۔ ایک دن ہوا بالکل بند تھی اور موسم حبس زدہ تھا۔ حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لے آئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ اس دوران آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے بے چینی کی حالت میں ایک سرد آہ نکلی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسمان کی طرف نظر کرتے ہوئے فرمایا!

''آہ! یخ بخارا در چنیں حرارت کجا یا بم۔''

اُس وقت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی خانقاہ میں قیام فرما تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لائے اور خدمت گاروں کو صفیں لپیٹنے اور جھاڑ و دینے کا حکم دیا۔ تمام خدام آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گئے اس سے قبل آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کبھی بھی دوپہر کے اس وقت صفیں لپیٹنے اور جھاڑ و دینے کا حکم نہیں دیا تھا۔ الغرض خدام شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم میں مصروف ہو گئے۔ اُس وقت نیلے آسمان پر سورج اپنی آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ یکا یک مشرق کی سمت سے ایک ٹکڑا ابر آیا اور خانقاہ کے اوپر سایہ فگن ہو گیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس سیاہ بادل نے گرجنا شروع کر دیا اور بجلی پوری کڑک کے ساتھ گرجنے

Marfat.com

لگی۔ کچھ دیر بعد بارش شروع ہوگئی اور مرغی کے انڈے برابر اولے برسنا شروع ہو گئے۔

کچھ ہی دیر میں مسجد کا صحن آسمانی برف سے بھر گیا۔ گرمی کی شدت سے بھی لوگ پریشان تھے مگر رحمت الٰہی کے اس منظر نے تمام خدام اور درویشوں کو شاداں و فرحاں کر دیا۔ قرب و جوار کے لوگ بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کی جانب دوڑے۔ سب سے حیران کن بات یہ تھی کہ پورے ملتان پر تیز ترین دھوپ پھیلی ہوئی تھی جبکہ سیاہ بادل صرف خانقاہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر برس رہا تھا۔ مقامی باشندے ان اولوں کو تبرک سمجھ کر اپنے ہمراہ لے گئے۔ خانقاہ کے درویشوں اور خادموں نے بھی اولوں کا مزا چکھا جبکہ حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے کھانے پینے کے برتن ان اولوں سے بھر لئے۔

نماز ظہر سے قبل بارش رک گئی اور سورج اپنی آب و تاب کے ساتھ دوبارہ نمودار ہو گیا۔ خدمت گاروں نے دوبارہ صفیں بچھائیں اور مؤذن نے نہایت خوش الحانی سے اذان دی۔ جماعت سے قدرے قبل شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد میں تشریف لائے۔ حضرت سیّد جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اگلی صف میں سر جھکائے بیٹھے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان کی طرف دیکھ کر مسکرائے اور کہا!

''سیّد جلال! دریں حال ژالہ ملتان بہتر است یا یخ بخارا۔''

حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیر و مرشد کے احترام میں کھڑے ہو گئے اور نہایت عقیدت مندانہ لہجے میں عرض کیا!

''سیّدی! ژالہ ملتان از یخ بخارا بہ ہزار درجہ بہتر اور اعلیٰ ہیں۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے مسکراہٹ سے کام لیا اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ اسی کا نام وارداتِ عشق ہے اور اسی روز شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیّد جلال الدین بخاری سرخ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

Marfat.com

درویشی کا مرتبہ

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ

"شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے درویشی کے ستر ہزار مراتب طے کئے اور ان تمام مرتبوں پر اپنے عمل کو کمال تک پہنچایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اتنی روحانی قوت حاصل ہو چکی تھی کہ اگر آسمان کی جانب نظر اٹھاتے تھے تو بے حجاب مشاہدہ فرماتے اور اگر زمین پر نظر ڈالتے تو تحت الثریٰ تک کی تمام چیزیں دکھائی دینے لگتی تھیں۔ ان سب کے باوجود شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ درویشی کا مرتبہ اس سے بھی اعلیٰ ہے اور یہ تو درویشی کا ایک ادنیٰ درجہ ہے۔"

Marfat.com

عشق اور شیخ الاسلام

سلطان المشائخ محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ملتانی بزرگ کے حوالے سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حالت عشق کے غلبہ کے زیر اثر تھے اور بار بار سجدہ فرما رہے تھے۔ سجدہ کے دوران ذیل کے کلمات اُن کی زبان سے جاری تھے!

''عشق اندر آیا۔ پھر اس نے اپنے سوا باقی سب کو نکال دیا۔ یہاں تک کہ ہمارا نشان بھی مٹا دیا۔''

ان بزرگ کے قول کے مطابق جب میں نے ان سجدوں کو شمار کیا تو وہ ٹھیک سو بار سجدے میں گئے تھے اور انہوں نے ہر بار سجدے میں یہ فقرات دھرائے۔

عشق کے تجربات:

حضرت خواجہ بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جامع مسجد دمشق میں اللہ تعالیٰ علیہ کے ولیوں کی ایک مجلس آراستہ تھی۔ اس مجلس میں عشق کے موضوع پر گفتگو جاری تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مجلس میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی موجود

Marfat.com

تھے اور میں اُن کے نزدیک ہی تشریف فرما تھا۔ اس محفل میں ہر شخص اپنے عشق کی کیفیت کو بیان کر رہا تھا۔ جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی باری آئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عشق کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا!

''دوستو! عشق میں ہر شخص کے تجربات دوسرے سے جدا ہوتے ہیں مگر عشق حقیقی وہی ہے کہ عارف حق تعالیٰ کے سوا کسی کو نہ دیکھے۔ جنت' دوزخ' عذاب' ثواب' مال' متاع' واصلین حق کے نزدیک......''

ابھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس قدر ہی کہہ پائے تھے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر حیرت غلبہ عشق طاری ہو گیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زبان سے ذیل کی رباعی جاری ہو گئی اور اسی حالت میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑے ہوئے!

آں کس کہ شناخت جاں راچہ کند
فرزند و عیال و خانماں راچہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بدہی
دیوانہ تو ہر دو جہاں راچہ کند

''جو تجھے پہچان گیا ہے وہ اس جان کا کیا کرے گا۔ بیوی بچوں اور گھر کا کیا کرے گا۔ تو نے اسے اپنا دیوانہ بنا کر دونوں جہان بخش دیے مگر تیرا دیوانہ دونوں جہان کا کیا کرے گا؟''

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مذکورہ رباعی بار بار پڑھتے جاتے تھے اور بے تابانہ رقص کرتے جاتے تھے اس سے اہل محفل کا یہ حال ہوا کہ ان سب کے سینوں میں دبی چنگاری عشق تیز ہو کر لو پکڑ گئی اور وہ بھی بے تابانہ رقص کرنے لگے۔

اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندر جذبہ عشق الٰہی کس قدر موجزن تھا۔ یہ جذبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے رگ وریشہ میں اس طرح سمایا ہوا تھا کہ جب اس کا غلبہ طاری ہوتا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت اکثر متغیر ہو جاتی اور حال سے بے حال ہو جاتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اس بات کا ذرا برابر خیال نہ رہتا کہ اس محفل میں موجود لوگوں کی کیا کیفیت اور حالت زار ہے۔

دوست کی یاد میں مدہوشی:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہمراہ بغداد کی ایک مسجد میں موجود تھا۔ اس دوران کچھ اور بزرگ بھی مسجد میں موجود تھے۔ باتوں باتوں میں عشق کا موضوع چل پڑا اور ہر بزرگ نے عشق کے بارے میں بیان کرنا شروع کیا۔ دورانِ گفتگو ایک بزرگ نے فرمایا!

> ''عشق ایک سلطنت ہے جس کا دارالحکومت ''شوق'' ہے۔ تخت کے اوپر ''رضا'' کے ہاتھ میں نرگس وصال کی ایک شاخ ہے۔ جس پر تیغ ہجر اور خنجر فراق کا پہرہ ہے۔ اگر کوئی عاشق اُدھر کا رخ کرتا ہے تو اس پر خنجر اور تلوار کے وار شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی کو ایک لمحہ بھی وصال کا میسر آ جائے تو ان تلواروں اور خنجروں سے سینکڑوں اسرار منکشف ہوتے ہیں۔ پس اے دوستو! جسے دولت عشق حاصل ہے ہزار بار اس کی گردن کاٹی جائے وہ اُف تک نہیں کرے گا۔''

اُن بزرگ کا یہ فرمان سننا تھا کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک سرد آہ کھینچی اور انتہائی رقت آمیز لہجے میں یہ رباعی پڑھی!

در یاد اے دوست چناں مدہوشم
صد تیغ اگر زنی سر نہ خرد شم!

Marfat.com

آہے کہ زغم بیاد تو وقتِ سحر
گر ہر دو جہاں دہند واللہ نہ فروشم

"اے دوست! میں تیری یاد میں اس قدر مدہوش ہوں۔ اگر مجھ پر سینکڑوں تلواریں بھی کھینچی جائیں تب بھی میں سر نہ اٹھاؤں گا۔ میں صبح کے وقت تیری یاد میں جو آہ بھرتا ہوں۔ اگر اس کے بدلے میں مجھے دونوں جہاں بھی دے دیئے جائیں تو میں اسے فروخت نہ کروں۔"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جیسے ہی یہ رباعی پڑھی حاضرین مجلس کی حالت غیر ہوگئی بعض صاحبانِ دل بسمل کی طرح تڑپنے لگے جیسے نادیدہ عشق نے ان کے جسموں کو زخموں سے بھر دیا ہے۔ باور رہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک ایسے عاشق تھے جس کا اندازہ لگانا ہر ایک کے بس کی بات نہ تھی۔ کوچہ عشق میں جو بھی قدم رکھتا ہے وہ اس سے بے نیاز نہیں رہ سکتا اور عشق کا غم ایک ایسا غم ہے جو انسان کو کسی دوسرے کام کا نہیں رہنے دیتا۔ اس کی تپش ہی سوز مسلسل اور گریہ پیہم ہے۔ عشق میں عاشق اس وقت تک آسودہ حال نہیں ہوسکتا جب تک محبوب عاشق کو دائمی قربت کا اعزاز نہ بخش دے۔ اطمینان و آسودگی کا یہ اصول عشق حقیقی اور عشق مجازی دونوں پر صادق آتا ہے۔ چونکہ عشق حقیقی میں محبوب کا دیدار اور قربت روز محشر سے مشروط ہے اس لئے اس راستے کا مسافر زندگی بھر تڑپتا ہی رہتا ہے اور اس تڑپ کا اندازہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حال ظاہری سے بخوبی ہوتا تھا۔ ایک طرف آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ محل جیسے عالیشان مکان میں رہتے تھے جبکہ دوسری طرف عشق کی آگ میں اس طرح خاموشی سے جل اور تڑپ رہے تھے جیسے کہ پروانہ شمع کے اوپر قربان ہونے کو ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔

کیفیت جذب وسکر:

حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس موجود

Marfat.com

تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب وسکر طاری ہوگئی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس کیفیت میں فرمایا!

عاشقاں پر جادو جہاں بے بیک جو نخرند
ہر زمان خستہ دلاں تیر بلدرا سپرند
شرف آفروز کہ غوغا بقیامت باشد
عاشقاں پروردگاہ تماشا نگرند

''دوستو! جب عاشق حقیقی کے دل سے آہ نکلتی ہے تو آتش عشق سے تمام دنیا جل کر خاکستر ہو جاتی ہے کیونکہ کوئی آگ آتش محبت سے زیادہ جلانے والی نہیں۔''

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس رباعی کو پڑھتے رہتے اور اس کے ساتھ ہی حیرت کے سمندر میں کھوئے رہتے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر یہ کیفیت ایک ماہ تک جاری رہی۔

دلی مقصد کا پورا ہونا:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر عشق کی کیفیت طاری تھی۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اس کیفیت میں فرما رہے تھے!

''قیامت کے روز بعض عاشقوں کی گردن میں نوری زنجیر ڈال کر فرشتے بہشت کی جانب کھینچیں گے مگر وہ لوگ زنجیر کو ہاتھ سے ہٹاتے ہوئے عرش کے نیچے کھسک جائیں گے کہ دیدار الٰہی سے دل کو ٹھنڈا کریں پھر حکم ہوگا کہ نور کی اور زنجیریں انہیں پہنائی جائیں چنانچہ ان کی گردن میں اسی ہزار زنجیریں اور ڈالی جائیں گی مگر جب ان کو کھینچا جائے گا یہ شور مچائیں گے اس وقت ندا آئے گی کہ دیدار کا وعدہ تو

Marfat.com

بہشت میں تھا اسی وقت یہ لوگ بہشت میں داخل ہو کر دلی مقصد سے
شاد کام ہونگے۔"

محبت کے سمندر میں غوطہ زنی:

حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اُس وقت شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عالم مکاشفہ میں تھے اور محبت کے سمندر میں غوطہ زن تھے۔ اسی حالت میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"اے میرے رب مجھے تمام جہان میں خیر و عافیت عطا فرما۔"

غیب سے ندا آئی!

"انت قطب العالمین۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا!

"زدنی یارب۔"

غیب سے ندا آئی!

"انت غوث العالمین۔"

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عرض کیا!

"زدنی یارب۔"

غیب سے ندا آئی!

"بعد ھذا درجتہ الانبیاء و یست الرسالۃ بعد ختم الانبیاء والمرسلین محمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ولکن اعطینک اسماء من اسمائی انت شیخ الکبیر المنیر وللّٰہِ الاسماء والحسنی فادعوہ بھا۔"

Marfat.com

احوالِ عالم کے علم واطلاق کی کیفیت

صاحب مراۃ المناقب بیان کرتے ہیں!

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک مرتبہ عالم مکاشفہ میں تھے۔احوالِ عالم کے علم واطلاق کی کیفیت کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر خوف طاری ہوگیا۔آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اٹھے اور اپنے حجرے میں چلے گئے۔ دروازہ بند کرلیا اور گریہ زاری کرنا شروع کردی۔شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اتنا روئے کہ مصلیٰ آنسوؤں سے تر ہوگیا۔

کئی دن اس حالت میں گزر گئے اور حجرے کا دروازہ نہ کھلا۔صاحبزادگان، ارادت مندوں اور خادمین نے ہر چند کوشش کی کہ دروازہ کھول دیں لیکن اُن کی درخواست قبول نہ ہوئی۔ بالآخر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تین مرتبہ زور سے پکارا!

''دادا جان! دروازہ کھولئے۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرطِ محبت سے دروازہ کھول دیا اور پوتے کو پیار کرتے ہوئے حجرے میں لے گے۔

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دیکھا کہ خداشناس آنکھیں کثرتِ گریہ زاری سے سوج چکی ہیں اور اُن میں اب آنسوؤں کی بجائے خون ٹپک رہا ہے۔

Marfat.com

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے دادا۔ سے اس گریہ وزاری کی وجہ دریافت کی تو شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

"بیٹا! میں نے عالم مکاشفہ میں دیکھا کہ ایک شخص جس کا نام بہاؤ الدین تھا اور جو زہد وتقویٰ میں یگانہ روزگار تھا فوت ہو گیا۔ اُس کی عبادت واطاعت اُس کے کسی کام نہ آئی اور اُس کے تمام اعمال اُس کے منہ پر دے مارے گئے اور ایمان کو سلب کر لیا گیا۔ یہ حال دیکھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا کہ خدا جانے اس فقیر کے ساتھ کیا سلوک ہو گا؟

دوسرا یہ کہ روزِ میثاق جب تمام ارواح اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش ہوئیں تو ارشاد ہوا کہ الست بربکم جواب عرض ہوا بلیٰ۔ حکم ہوا کہ میں تمہارا معبود ہوں مجھے سجدہ کرو۔ پہلے حکم پر کئی سجدے میں چلے گئے اور کئی کھڑے رہے۔ دوسری مرتبہ اور بھی کئی لوگ سجدے میں چلے گئے اور مخلصین کہلائے۔ اول مسعود اور آخر محمود لیکن جنہوں نے سجدہ نہ کیا تھا وہ خسر الدنیا و الاخرۃ کے مصداق بنا دیئے گئے۔ اللہ جانے یہ ناچیز کس گروہ میں تھا؟"

قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ اُس وقت کم سن تھے لیکن مادرزاد ولی اور قطبیت کے درجہ پر فائز تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی!

"دادا جان! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ان دونوں امور کے متعلق تسلی فرمائیں کیونکہ حضور کی روح مخلصین کے اُس گروہ سے ہے جس نے ہر دو مرتبہ خلوصِ دل سے سجدہ کیا اور اپنے مالک حقیقی کو واحدانیت اور

Marfat.com

یگانگت میں پہچانا۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح غوثیت کی صفت میں تھی اور میں اقطاب کی صف میں کھڑا تھا۔ میں نے چاہا کہ انبیاء علیہم السلام کی صف میں کھڑا ہو جاؤں لیکن جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ رکن الدین کو اس صف سے ہٹا دو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایک پر لگایا جس سے میرا پیر زخمی ہو گیا اور میں اقطاب کی صف میں واپس لوٹ آیا۔ اس دوران میں نے دیکھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح غوثیت کی صف میں کھڑی رب العزت کی حمد وثناء کر رہی ہے۔"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب پوتے کی یہ بات سنی تو سجدے میں سر رکھ دیا اور رب العزت کی کبریائی بیان کرتے ہوئے شکر ادا کیا۔ بعد ازاں باہر آ کر سب کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔

Marfat.com

استغناء اور بے نیازی

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کا بہت اہتمام کرتے تھے اور پانچ وقت کی فرض نمازوں کے علاوہ دیگر نفلی نمازوں کی پابندی بھی کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشغول ترین مسئلہ نماز تھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کو رضائے الٰہی تصور کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ رات بھر نوافل اور سجود میں مشغول رہتے تھے اور دو رکعت نفل میں مکمل قرآن پاک ختم کر لیتے تھے۔ اکثر اوقات سجدہ کی یہ کیفیت ہوتی کہ سجدہ بہت ہی طویل ہو جاتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ

> ''میرے پاس جو کچھ ہے وہ نماز کا صدقہ ہے اور مجھے جو کچھ حاصل ہوا ہے وہ نماز کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔''

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ غروبِ آفتاب سے پہلے ملتان کے مضافات میں ہواخوری کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خدام خاص اور مرید بھی ہمراہ ہوتے۔

مغرب کے وقت واپسی ہوتی اور باجماعت نماز ادا کی جاتی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز کی ادائیگی کے بعد اپنی خانقاہ میں تشریف لے جاتے اور پھر عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں تشریف لاتے۔

بعد از نماز عشاء ڈیڑھ پہر رات تک عبادت میں مصروف رہتے اور اوراد و اذکار سے فراغت کے بعد دولت خانہ میں تشریف لے جاتے اور غذا تناول فرما کر کچھ دیر استراحت

Marfat.com

فرماتے۔ کچھ دیر کے بعد پھر بیدار ہوتے اور تہجد کی نماز ادا فرماتے۔ علاوہ ازیں اذکار ختم کرتے۔ اس کے بعد صبح کی نماز تک حجرہ شریف سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی آواز آتی اور کسی کسی وقت ایک آہ کی آواز بھی سنائی دیتی۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے استغنا اور بے نیازی کا یہ عالم تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دن اپنے خادم سے فرمایا!

''جاؤ فلاں صندوقچے میں پانچ ہزار دینار رکھے ہیں وہ لے آؤ۔''

خادم نے وہ صندوقچہ تلاش کرنا شروع کیا مگر اُسے نہ ملا۔ اُس خادم نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں آ کر بتایا کہ وہ صندوقچہ نہیں مل رہا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم کی بات سنی تو فرمایا!

''الحمدللہ۔''

کچھ دیر بعد اُس خادم نے دوبارہ صندوقچہ کو تلاش کرنا شروع کیا تو اُسے صندوقچہ مل گیا۔ اُس نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو آ کر اطلاع دی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم کی بات سن کر فرمایا!

''الحمدللہ۔''

خادم نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے دونوں حالتوں میں ''الحمدللہ'' کہنے کی وجہ دریافت کی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

''فقیروں کے لئے دنیا کا وجود اور عدم وجود دونوں برابر ہیں انہیں کسی شے کے ملنے پر نہ تو خوشی ہوتی ہے اور نہ ہی کسی شے کے جانے کا غم ہوتا ہے۔''

یہ فرما کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے وہ پانچ ہزار دینار فقراء اور مساکین میں تقسیم فرما دیئے۔

Marfat.com

وصال

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار صاحب طریقت و شریعت، واقف اسرار و رموزِ الٰہی، سالک راہِ طریقت اور نابغہ روزگار اولیاء اللہ میں ہوتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی زندگی میں ہندوستان کے سیاسی حالات کو بدلتے دیکھا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دور میں بہت سی نئی حکومتیں بنتیں۔ بہت سے اولیاء اللہ کا وصال ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الاسلام کے عہدے پر تادمِ مرگ فائز رہے اور متعدد بار اس عہدے کی وجہ سے دہلی کا سفر بھی کیا۔

جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر مبارک چھیانوے (۹۶) برس ہوئی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ گوشہ نشین ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا زیادہ تر وقت گوشہ نشینی میں بسر ہوتا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی اجازت کے بغیر کوئی شخص بھی حجرہ میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

ایک مرتبہ شام کو جب خادمِ خاص چراغ جلانے کی غرض سے حجرہ میں داخل ہونے لگا تو قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُس خادم سے فرمایا کہ جب حجرہ انوارِ الٰہی سے جگمگا رہا ہے تو چراغ جلانے کی کیا ضرورت ہے؟ خادمِ خاص نے اصرار کیا کہ مجھے حکم کیا گیا ہے اس لئے میں حجرہ میں جاؤں گا۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم اُس نور کی تاب نہیں لا سکتے اور بے ہوش ہو جاؤ گے۔ قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

Marfat.com

کے سمجھانے کے باوجود وہ خادم حجرہ مبارک میں داخل ہوا تو حجرہ نور سے منور تھا۔ وہ خادم اس نور کی تاب نہ لاتے ہوئے بے ہوش ہو گیا۔

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے فرزند اکبر عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو وقت وصال اپنے پاس بلایا اور ارشاد فرمایا!

"برخوردار! اُچ شریف میں ایک درویش رہتا ہے جو جوہر لطیف رکھتا ہے اور صاحب استعداد ہے۔ اُس نے اب تک درویش کا دامن نہیں پکڑا۔ اُس نے ہمارے خانوادہ سے پورا نصیبہ حاصل کرنا ہے۔ اگرچہ وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکا لیکن میرے وصال کے بعد وہ تمہاری طرف متوجہ ہوگا اور خرقہ کی درخواست کرے گا۔ اس وقت جذب حق نے اُس پر مجذوبانہ کیفیت طاری رکھی ہے۔ جب وہ تمہاری خدمت میں حاضر ہو تو پہلے دن اسے ملاقات کا موقع نہ دینا بلکہ تین دن تک تخلیہ میں بٹھا کر قرآن مجید کی تلاوت کرانا تا کہ وہ جذبہ و مستی کے غلبہ سے باہر آ جائے اور شعور کے ساتھ آداب صحبت بجالانے کے قابل ہو سکے۔ اس کے بعد طلب کر کے اس کو اپنی ارادت میں داخل کر لینا شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے خرقہ مبارک کے سوا تمام تبرکات جو لباس پر مشتمل ہیں برابر اسے بانٹ دینا اور کہنا کہ نصف لی و نصف لک۔"

عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند اکبر بھی تھے اور خلیفہ اکبر بھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا رشتہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ سے محبوبیت کا تھا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے طرزِ عمل میں شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا رنگ جھلکتا تھا۔ جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حجرہ نشین ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرض نمازوں کے علاوہ ہمہ وقت حجرہ مبارک کے باہر ہی تشریف فرما رہتے تھے۔

بوقت وصال ایک بزرگ خانقاہ کے دروازے پر نمودار ہوئے اور اُنہوں نے عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں لوگوں سے پوچھا۔ پھر جب عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تشریف لائے تو ان بزرگ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف ایک خط بڑھایا کہ یہ اپنے بابا جان کو دے دینا بہت ضروری خط ہے۔

حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے لفافے پر لکھا ہوا عنوان دیکھا تو حیران ہوئے مگر بزرگ سے کچھ نہ پوچھا اور والد محترم شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر وہ لفافہ اُن کو پیش کر دیا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ وہ لفافہ ملتے ہی فوراً حجرے سے باہر نکلے اور اُن بزرگ کو تلاش کرنا شروع کر دیا لیکن اُن کا دور دور تک کچھ پتہ نہ چلا۔ ابھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن بزرگ کے بارے میں سوچ ہی رہے تھے کہ فضاء میں آواز گونجی!

"دوست بہ دوست رسید۔"

یعنی دوست دوست کے پاس پہنچ گیا۔

عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور دیگر اکابرین نے جب نزدیک جا کر دیکھا تو دنیا سے پردہ فرما چکے تھے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا رحمتہ الہ تعالیٰ علیہ کا وصال ۶۶۱ھ میں ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی نمازِ جنازہ فرزند اکبر عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پڑھائی اور آپ

Marfat.com

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزارِ پاک آج بھی ملتان شہر میں مرجع گاہ خلائق خاص وعام ہے۔

جس روز شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا اُس وقت حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پاک پتن میں موجود تھے اور اُن پر کیفیت جذب وسکر طاری تھی۔ دفعتہً اس دوران حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر غشی طاری ہوگئی۔ خدام نے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ اب خدام کو سخت پریشانی لاحق ہوئی۔ اس دوران ایک خادم نے حجرہ شریف میں موجود قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا خرقہ مبارک اٹھا کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوپر ڈال دیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا!

> ''آج برادرم بہاؤالدین کا وصال ہوگیا۔ میں نے ابھی عالم مکاشفہ میں دیکھا ہے کہ ایک ہزار فرشتے اُن کے آگے ہیں اور شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کو اپنے ہمراہ لے کر جارہے ہیں۔''

پھر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تمام مریدوں کے ہمراہ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا کی۔

Marfat.com

فرزندگان

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے دو نکاح کئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا پہلا نکاح آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی چچازاد حضرت بی بی کمال خاتون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوا جن کے بطن سے عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ علاؤ الدین محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ شہاب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تولد ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دوسرا نکاح حضرت بی بی شہر بانو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے ہوا جن کے بطن سے شیخ قدوۃ الدین محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ شمس الدین محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ ضیاء الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تولد ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تمام اولادیں سوائے شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور شیخ ضیاء الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب اولاد ہوئے اور اُن کی نسلوں میں کئی نامور اولیاء اللہ پیدا ہوئے۔ حضرت بی بی شہر بانو رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے بطن سے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی دو بیٹیاں بھی تولد ہوئیں جن میں سے ایک بیٹی کا نام نور بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا اور دوسری بیٹی کا نام سلطان بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا ہے۔

حضرت نور بی بی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا کا نکاح حضرت سیّد فخر الدین عراقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ہوا جن سے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نواسے حضرت سیّد کبیر الدین عراقی

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے۔ حضرت نور بی بی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا وصال شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں ہی ہو گیا تھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی دوسری صاحبزادی حضرت سلطان بی بی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا نکاح حضرت حمید الدین سلطان التارکین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ ہوا جن سے حضرت شیخ نورالدین رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پیدا ہوئے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام صاحبزادگان نے تعلیم ظاہری و باطنی اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ بعداز وصال والد بزرگوار شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سجادہ نشین مقرر ہوئے۔

بقول مصنف سیر العارفین!

"شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا تمام اسباب ونقد ترکہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزندوں میں تقسیم ہوا۔ صرف عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دوسرے تمام اسباب کے علاوہ سات لاکھ تنکے نقد ورثہ میں ملے جن کو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اسی دن تمام درویشوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دیا ایک درہم یا دینار بھی اپنے پاس نہ رکھا اور اس طرح مقام فقر میں اعلیٰ مقام پایا۔ عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے بیٹے قطب الاقطاب حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے تعلیم ظاہری و باطنی کی تربیت حاصل کر کے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد سلسلہ سہروردیہ میں اعلیٰ ترین مقام حاصل کیا۔

Marfat.com

فرمودات

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ علم و حکمت کا ایک خزانہ تھے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سیرت پاک لوگوں کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال و افعال سے منزل حقیقی کی جانب راہنمائی ملتی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چند فرمودات ذیل میں تحریر کئے جا رہے ہیں!

- مرید کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے روزگار کی حفاظت کرتا رہے تا کہ رزقِ حلال سے پریشانیوں سے محفوظ رہ سکے۔
- مرید کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر شے کو اپنے دل سے دور کر دے۔ دنیا کے لوگوں کی صحبت کو اپنے اوپر حرام کر دے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رہا کرے۔
- جسم کی سلامتی کم کھانے میں ہے اور روح کی سلامتی ترکِ گناہ میں ہے۔ دین کی سلامتی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے سے ہے۔
- جس کام میں اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل نہ ہو وہ کام کرنا فضول ہے۔
- حق بندگی اُسی وقت ہی ادا ہوسکتا ہے جب تک انکساری اور نفس کشی کے عوامل انسان میں پیدا نہ ہو جائیں۔
- اللہ تعالیٰ کی رضا پانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنے آپ کو متقی اور پرہیزگار بنائے اور اپنا ہر قدم احتیاط سے اٹھائے۔

Marfat.com

- یادِ الٰہی سے ہی طالب محب تک پہنچتا ہے۔ محبت ایسی شے ہے جو تمام میل کو دھو ڈالتی ہے۔ جب محبت راسخ ہو جاتی ہے تو مذکور کے مشاہدے کے ساتھ ذکر حقیقی ہوتا ہے۔
- دنیا میں کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں اللہ موجود نہ ہو۔
- انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے احوال کو درست اور اقوال وافعال میں ہمہ وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے۔
- انسان کو چاہئے کہ بلاضرورت گفتگو سے پرہیز کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے اُس کے قول وفعل میں تضاد ہو۔
- بزرگوں کی صحبت سے دونوں جہانوں کی سعادتیں حاصل ہوتی ہیں۔
- جھوٹ بولنے سے عزت خاک میں مل جاتی ہے اور بندہ ذلیل ہو جاتا ہے۔
- حقیقی علم انسان کے فکری اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے کا نام ہے۔
- اہل وعیال کو حلال رزق کھلاؤ۔ اگر حرام رزق کھلاؤ گے تو اُن کے اندر حرام کاری کی تاثیر پیدا ہو جائے گی۔
- سچائی اور اخلاص کا راستہ ہی سب سے بہترین ہے۔
- بندہ کو چاہئے کہ وہ عبادتِ الٰہی میں اس طرح مصروف ہو کہ اُس سے غیر اللہ کی نفی ہو اور نفس کی خرابیوں سے نجات ملے۔
- اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرتے رہو کیونکہ وہ مالک الملک ہے اور ہر شے اُس کے آگے بے دست و پا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ فخر الدین عراقیؒ اور شیخ الاسلام

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے حقیقی بھانجے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید اور داماد ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عراق کے شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے ذہین وفطین تھے اس لئے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قرآن پاک اس سوز و گداز سے پڑھتے تھے کہ جو بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی قرأت سنتا اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جاتیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم و تربیت صرف سترہ برس کی عمر میں مکمل کی اور مدرس مقرر ہوئے۔ طالب علم آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہرت کا سن کر دور دور سے اپنی قلبی پیاس بجھانے کے لئے آتے۔

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ایک باکمال شاعر بھی تھے۔ جو شخص بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا کلام سنتا اُس پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی۔

قلندروں کی جماعت:

ایک دن حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مدرسہ میں طالب علموں کو درسِ قرآن دینے میں مصروف تھے کہ قلندروں کی ایک جماعت مدرسہ میں داخل ہوئی۔ قلندروں نے حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو دیکھتے ہی غزل پڑھنی شروع کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے طالب علموں کو رخصت کر دیا اور حیرانگی کے عالم میں اُن

Marfat.com

قلندروں کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس دوران ایک قلندر نے ذیل کا یہ شعر پڑھا جس کو سنتے ہی حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر کیفیت جذب وسکر طاری ہوگئی۔

ما رُخت ز مسجد بہ خرافات کشیدم

خط بر ورق زہد و کرامات کشیدم

''میں نے مسجد سے اپنا سامان اٹھایا اور میخانے چلا گیا پھر میں نے
پرہیز گاری اور کرامات کے دونوں ورق پر خط تنسیخ کھینچ دیا۔''

اُس قلندر نے جیسے ہی غزل کے مزید اشعار پڑھنے شروع کئے حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی حالت خراب ہونا شروع ہوگئی۔ جب غزل ختم ہوئی تو حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے قلندروں کی جماعت میں ایک حسین لڑکے کو دیکھا۔ اُس کے حسن نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دل میں عشق کی چنگاری پیدا کر دی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے۔ قلندروں کی یہ جماعت تین دن مدرسے میں مقیم رہی اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تین دن تک مسلسل اُس لڑکے کو دیکھتے رہے۔

پھر جب قلندروں کی جماعت ہمدان سے روانہ ہوگئی تو حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حالت عشق اور فراق لڑکے میں بڑی طرح تڑپنے لگے بار بار یہ خیال آتا کہ لوگ اُس بارے میں سنیں گے تو کیا کہیں گے کہ عراقی تم کس خاندان سے تعلق رکھتے ہو؟ اور تمہارا علمی مقام کیا ہے؟ اس شش و پنج میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تین روز تک اپنے نفس سے جنگ کرتے رہے مگر اس پر قابو پانے میں ناکام رہے۔ بالآخر ایک روز آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس لڑکے کی تلاش میں گھر سے نکل کھڑے ہوئے قلندروں کی یہ جماعت نہ جانے کہاں جا چکی تھی؟ مگر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بے قراری اور بے حد تڑپ نے ان کے درمیان فاصلے مٹا دیے اور یہ ان قلندروں کے ساتھ جا ملے جنہوں نے ہمدان کے اس عالم کی بے تابی کو بڑی حیرانگی کے عالم میں دیکھا۔

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے چہرے پر عجیب سی وحشت طاری تھی آپ رحمتہ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ علیہ نے اُن قلندروں سے عاجزانہ درخواست کی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔ اُن میں سے ایک قلندر نے کہا کہ تم اپنا خاندانی پس منظر دیکھو۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پر اضطرابی کیفیت طاری تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اُن سے کہا کہ آج سے میری خاندانی حیثیت کچھ نہیں ہے مجھے تم لوگ اپنے گروہ میں شامل کر لو کیونکہ یہ میری نسبت اور میری پہچان ہے۔

قلندروں نے ہر ممکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ٹالنے کی کوشش کی لیکن آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ارادے سے پیچھے نہ ہٹے۔ قلندروں نے بالآخر ایک شرط پیش کی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عالم دین ہیں اس لئے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا اور ہمارا ساتھ ایک شرط پر ہو سکتا ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی ابرو، مونچھیں اور داڑھی کے بال مونڈھ دیں۔

قلندروں کی جماعت کا خیال تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کی یہ شرط قبول نہیں فرمائیں گے۔ مگر وہ ساری جماعت یہ دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئی کہ حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی دستار اتار پھینکی۔ اپنا پیراہن چاک کیا اور پھر سب کے سامنے شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ بھانجا جو کہ ہمدان کا بہت بڑا عالم اور فارسی زبان کا شاعر تھا نے اپنی ابرو صاف کیں، مونچھیں اور داڑھی کے بال مونڈھ ڈالے اور قلندروں کی جماعت کے ساتھ شہر بہ شہر گھومنے لگا۔

قلندروں کی جماعت ملتان میں:

قلندروں کی یہ جماعت ہمدان سے خراسان اور خراسان سے ملتان پہنچی اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سرائے میں آن ٹھہری۔ ایک روز جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سرائے میں تشریف لائے تو وہاں قلندروں کے ساتھ اپنے پیر و مرشد شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے کو دیکھ کر اسے پہچان گئے لیکن ان پر اپنا آپ ظاہر نہ کیا مگر ان کے عجیب و غریب حلیئے پر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو شدید حیرانگی و پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی

Marfat.com

رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جانے کے بعد حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے قلندر ساتھیوں سے کہا فوراً کسی دوسری جگہ کوچ کر جاؤ۔ قلندروں نے حیران ہو کر وجہ دریافت کی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے پریشانی کے عالم میں فرمایا کہ میں اپنے لئے ملتان میں بڑا خطرہ محسوس کر رہا ہوں۔

حضرت شیخ فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی بات سن کر قلندر چونکے اور دریافت کیا کہ کیسا خطرہ ہے؟ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ تم نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف غور سے نہیں دیکھا اُن کی نظروں میں ایسی کشش تھی جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ میں یہاں قید ہو کر رہ جاؤں گا۔ چنانچہ ہمیں فوراً یہاں سے کوچ کر کے دہلی کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ چنانچہ راتوں رات یہ جماعت ملتان سے دہلی کی جانب روانہ ہو گئی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری رات انتہائی دکھ کے ساتھ گزاری کہ میرے پیرو مرشد کی نشانی ان گمراہیوں میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اگلے دن صبح آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خادم کو سرائے بھیجا تا کہ وہ قلندروں کی اس جماعت کو خانقاہ میں لے آئے۔ خادم نے جب سرائے میں جا کر دیکھا تو وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔ اُس نے واپس آ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو ساری بات بیان فرمادی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ خادم کی بات سن کر متغیر ہو گیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلالی لہجے میں فرمایا کہ فخر الدین کہاں جا سکتا ہے؟ اُسے ہر حال میں واپس آنا ہو گا۔

قلندروں کی یہ جماعت ملتان سے دہلی پہنچی کچھ دن یہاں گزار کر یہ جماعت سومنات کی جانب روانہ ہوئی۔ ابھی یہ قلندروں کی جماعت راستے ہی میں تھی کہ اچانک انتہائی خوفناک آندھی آئی جس نے زمین اور فضا کو زیر زبر کر دیا۔ بڑے سے بڑے تناور درخت زمین بوس ہو گئے۔ کسی کو کسی کا ہوش نہ رہا۔ تاریکی اور گرد و غبار کے اس عالم میں ہر ایک بچھڑ گیا اور ہر ایک مختلف سمت کی جانب گم ہو گیا۔ جب فضا میں آندھی کا زور ختم ہوا تو

Marfat.com

حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے آپ کو ایک ویرانے میں کھڑا دیکھا۔ نہ وہ قلندروں کی جماعت رہی اور نہ ہی وہ حسین جمیل لڑکا جس کی خاطر انہوں نے اپنا سب کچھ گنوا دیا تھا۔ اب حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ تنہا جس طرف کو روانہ ہوئے وہ راستہ ملتان کی جانب جاتا تھا۔

اہل نظر جانتے ہیں کہ یہ حادثہ اتفاقیہ نہ تھا بلکہ قدرت شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بھانجے کو بچانا چاہتی تھی اور یہی وجہ تھی کہ وہ ملتان کی راہ پر گامزن ہو گئے تھے۔ آخر سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ملتان پہنچے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خانقاہ کے دروازے پر پہنچ کر رک گئے۔ شرم و ندامت کے مارے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ میں اندر جانے کی ہمت نہ تھی اس لئے سر جھکائے باہر ہی کھڑے رہے۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُس وقت درس دے رہے تھے اچانک آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقریر روک دی اور ایک خدمت گار کو مخاطب کر کے فرمایا!

''عراقی دروازے پر کھڑا ہے اسے اندر بلا لو۔''

حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سر جھکائے اندر آئے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے دست بستہ کھڑے ہو گئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے انتہائی گہری نظر سے عراقی کی جانب دیکھا اور بڑے عجیب لہجے میں فرمایا!

''مجھ سے بھاگنا چاہتا ہے عراقی تو بھاگ جا۔''

اتنا سننا تھا کہ عراقی کی حالت خیر ہو گئی بے اختیار آگے بڑھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدموں سے لپٹ کر رونے لگے۔ حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ انتہائی پرسوز لہجہ میں اپنی دلی کیفیت یوں بیان کی!

Marfat.com

''میرا دل ایک لمحہ کے لئے بھی آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے گریزاں نہیں رہا آخر ایک جسم روح کے بغیر کس طرح رہ سکتا ہے۔''

یہ بات سن کر حاضرین مجلس از حد متاثر ہوئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا۔

حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جیسے ہی شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے میرے سینے سے اپنا سینہ لگایا دل و جان میں ایک عجیب سی روشنی پھیل گئی۔ خوبرو لڑکے کا خیال جس نے میری زندگی کو مسلسل عذاب میں ڈال رکھا تھا اس طرح محو ہو گیا جیسے کبھی اس کا وجود تھا ہی نہیں۔ پھر جب شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنا لباس خاص پہنایا تو میرے دل میں عشق حقیقی کی آگ بھڑک اٹھی۔

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی واپسی پر بے حد خوش ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پیرومرشد کا ایک حقیقی بھانجا ایک بہت بڑی تباہی سے محفوظ ہو گیا تھا۔ یہ تو کوئی بھی نہ جانتا تھا کہ حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کس گرداب میں پھنس چکے تھے اور ان کا سفینہ حیات کس طرح عافیت کے ساحل پر پہنچا تھا۔ بعد میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے مکمل تربیت عرفان پا کر بلند مرتبے پر پہنچے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے داماد بھی بنے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صاحبزادی حضرت نور بی بی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا کا عقد ہوا۔ حضرت فخر الدین عراقی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اکثر ذیل کا شعر بڑی بے تابانی اور سوز کے عالم میں پڑھا کرتے تھے!

بہ عالم ہر کجا رنج و ملامت
بہم پروفد عشقش نام کرند

Marfat.com

حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلفاء میں سرفہرست نام حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۵۹۵ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا تعلق سادات گھرانے سے تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد ماجد سیّد علی ابوالموید بن جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شمار نابغہ روزگار میں ہوتا تھا۔

سعادت بیعت وخلافت:

حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی۔ ۶۳۵ھ میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ ملتان آ گئے اور ملتان آنے کے بعد دونوں حضرات شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے۔ حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیرنگرانی رہ کر سلوک کی منازل طے کیں اور خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خرقہ خلافت حاصل کرنے کے بعد شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حکم سے اُچ شریف تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اُچ شریف جانے کے بعد

Marfat.com

اکثر و بیشتر ملتان مرشد پاک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے رہتے تھے۔ بعد از وصال شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ' آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آتے رہتے۔

وصال:

حضرت سیّد جلال الدین سرخ بخاری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۶۹۰ھ میں پچانوے (۹۵) برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار اُچ شریف میں مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے پوتوں میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اور مخدوم راجن قتال رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی نابغہ روزگار ہستیاں شامل ہیں۔

Marfat.com

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ۶۲۱ھ کو ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی ظاہری و باطنی تعلیم والد بزرگوار سے حاصل کی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد بزرگوار شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت اور سجادگی سے سرفراز ہوئے۔

دنیا غالب آنے کا خوف:

عارف باللہ حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصال کے بعد جو کچھ ترکہ میں ملا وہ سب کچھ ایک ہی دن میں فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا تاکہ کہیں دنیا غالب نہ ہو جائے۔

فقیرانہ زندگی:

حضرت شیخ صدر الدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظمت تقدیس کی بڑی نشانی یہی ہے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے علوم باطنی میں کمال حاصل کیا۔ علوم ظاہری اور معقولات و منقولات سے بھی شغف رکھتے تھے۔ مدرسہ میں درس بھی دیتے تھے اور جمعہ کو وعظ بھی فرماتے تھے جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوتے اور اپنے گناہوں سے توبہ

Marfat.com

کر کے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید بنتے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی ذاتِ گرامی فیض کا چشمہ تھی۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خاندانِ سہروردی کی عظمت تقدیس کو ہندوستان کے اندر اپنی پوری شان کے ساتھ قائم رکھا مگر ساری زندگی فقیرانہ گزاری۔

کھیر کا کھانا اور قرآن مجید کا حفظ ہونا:

کتب سیر میں منقول ہے کہ حضرت شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک دفعہ عالم رویا میں حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی کہ عمر ضائع ہوگئی اور کچھ حاصل نہ کر سکا۔ دعا فرمایئے کہ قرآن مجید حفظ کر لوں۔ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ کھیر کھاؤ اور سورۂ یوسف پڑھا کرو۔ شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کھیر کا پیالہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ہاتھ سے لے کر کھا لیا۔ جب بیدار ہوئے تو بہت جلد سورۂ یوسف حفظ ہوگئی اور اس کے بعد جلد ہی حافظ قرآن بن گئے۔ یوں حضرت شیخ جمالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیضانِ معرفت عام ہوا۔

سبق یاد ہونا:

ایک روز آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دریا کے کنارے بیٹھے تھے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرزند حضرت رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ وضو کرنے کے بعد نماز پڑھی اور بچے کو قرآن پاک پڑھانا شروع کر دیا۔ یہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندہ کرامت تھی کہ ایک ہی دفعہ میں کئی پارے پڑھا دیئے۔ حضرت رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ صرف چار مرتبہ سبق دہراتے تھے اور حفظ ہو جاتا تھا لیکن اُس وقت خلافِ معمول اُن کو سبق یاد نہ ہو سکا۔ پتہ لگا کہ ہرنوں کی ایک ڈار سامنے سے گزر رہی تھی جس کی وجہ سے ذہن رجوع نہیں رکھ پا رہا۔ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے سر جھکایا ہی تھا کہ اُس ڈار میں سے ایک ہرنی اپنے بچے کو لئے ہوئے دوڑی آئی اور سامنے آ کر کھڑی ہوگئی۔ حضرت رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے بچے کو گود میں لے لیا اور

Marfat.com

اُسی وقت سبق از بر ہو گیا۔

قلب کی موافقت:

عارف باللہ حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک مرتبہ کچھ لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا!

> ''اللہ تعالیٰ جس بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کو بندہ سعید لکھ دیتا ہے اور اُسے زبان کے ذکر کے ساتھ قلب کی موافقت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور زبان کے ذکر سے قلب کے ذکر کی جانب ترقی دیتا ہے یہاں تک کہ اگر اُس کی زبان ذکر سے خاموش ہوتی ہے تو اُس کے قلب سے ذکر جاری رہتا ہے۔''

وصال:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے ۳ ذی الحج ۶۸۴ ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار آپ کے والد محترم کے پہلو میں موجود ہے اور مرجع گاہ خلائق خاص و عام ہے۔

فرمودات:

- جو کوئی بغیر ذکر کے سانس لیتا ہے وہ اپنا حال ضائع کرتا ہے۔
- اتباعِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو جانو اور اُس کی کیفیت کو معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو۔
- ذکر زبان سے قلب کی موافقت پیدا کرو۔
- ایمان کے استقامت کی علامت یہ ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ اور اُس کا محبوب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عزیز ہوں۔

Marfat.com

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

قطب الاقطاب، ابوالفتح حضرت شیخ رکن الدین الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، حضرت شیخ صدرالدین عارف رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے والد محترم کے دست حق پر بیعت ہوئے اور اُن کی نگرانی میں سلوک کی منازل طے کیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے تقویٰ کی بدولت یکتائے روزگار شمار ہوتے ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عبادت وریاضت کی بدولت آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ قطب الاقطاب کے لقب سے مشہور ہوئے۔

خاندان کا چراغ:

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ابھی والدہ کے بطن میں ہی تھے کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی والدہ حضرت بی بی راستی رحمتہ الہ تعالیٰ علیہا اپنے خسر حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئیں۔ حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اُن کو دیکھا تو تعظیماً کھڑے ہو گئے۔ حضرت بی بی راستی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہا نے تعجب کا اظہار کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اس وقت تیرے بطن میں جو بچہ ہے وہ جوان ہو کر میرے خاندان کا چراغ ہوگا۔

جنتی اور دوزخی:

بچپن میں حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دادا حضرت شیخ

Marfat.com

غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے ساتھ نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔ایک مرتبہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ مسجد کے باہر ہی تشریف فرما ہو گئے۔ حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نماز سے فارغ ہو کر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ رحمتہ الہ تعالیٰ علیہ جنتی اور دوزخی نمازیوں کے جوتے علیحدہ علیحدہ قطار میں لگا رہے تھے۔ عام لوگوں نے تو اسے بچے کا کھیل سمجھا لیکن جو صاحب نظر تھے وہ یہ منظر دیکھ کر رو پڑے۔حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جلدی سے سارے جوتے غلط کر دیئے اور حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر سینے سے لگا لیا اور مسجد سے لے کر باہر نکل گئے اور پیار سے سمجھانا شروع کیا کہ بیٹا! اللہ کے راز فاش کرنا گناہ ہے۔

محبت حقیقی:

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ آتش عشق اور محبت حقیقی سے اس قدر حرارت رکھتے تھے گویا ہر وقت تپ محرقہ کی سی کیفیت رہتی تھی اور یہ گرمی کبھی مزاجِ اقدس سے علیحدہ نہ ہوتی۔

دنیا ایک سرائے ہے:

حضرت شیخ رکن الدین والعالم رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے ارادت مندوں کے ایک ہجوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا!

> ''دوستو! یہ دنیا ایک سرائے ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں مسافروں کی طرح رہتے ہیں اور اس کی کسی چیز سے دل نہیں لگاتے تو جب داعی اجل سے بلاوا آتا ہے تو وہ خوشی سے اپنے اصلی ملک کا سفر کرتے ہیں اور نہیں اس دنیا کو چھوڑنے کا ذرہ برابر بھی ملال نہیں ہوتا لیکن

Marfat.com

جو لوگ اس دنیا کو اپنا مسکن بنا لیتے ہیں اُنہیں اس دنیا کو چھوڑتے وقت ضرور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ دوستو! میں تم ہی میں پیدا ہوا اور تم ہی جوان ہوا اور تم ہی میں رہ کر بڑھاپے کی منزلیں طے کر رہا ہوں۔ آج میں اُس مقام پر پہنچ چکا ہوں جہاں سے انسان اپنے ملک کی طرف بڑھ جائے جہاں پر اُس کا ابدی سکون موجود ہے۔ ممکن ہے کہ آج کے بعد ہم پھر ایک دوسرے سے نہ مل بیٹھیں اس لئے اگر کسی نے مجھ سے کچھ لینا ہو تو وہ مانگ لے اور اگر کسی کو مجھ نے کوئی تکلیف پہنچی ہو تو وہ اسی دنیا میں ہی اپنا بدلہ چکا لے۔"

وصال:

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے چھیاسی برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا مزار ملتان شہر میں واقع ہے اور فنِ تعمیر کا ایک بہترین نمونہ ہے۔

فرمودات:

- تزکیہ نفس حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ بندہ اللہ عزوجل سے التجا کرتا رہے۔
- بطال وہ لوگ ہیں جو طالب حق نہیں۔
- فرشتوں جیسے خصائل یہ ہیں کہ انسان میں ظلم کی بجائے عفو، غضب کی بجائے حلم، کبر کی بجائے تواضع، بخل کی بجائے سخاوت، حرص کی بجائے ایثار کی خوبیاں پیدا ہو جائیں۔
- جس نے اچھے کام نفس کے لئے کئے اور بُرے کام بھی کئے تو وہ بھی نفس کے لئے ہوتے ہیں۔
- دنیا کے بھیدوں میں پھنسے رہنے والے کبھی بھی رحمت حق کے لائق نہیں ہوتے۔

Marfat.com

حضرت سیّد میر حسینی رحمتہ اللہ علیہ

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ہرات کے بہت بڑے سوداگر سید نجم الدین کے صاحب زادے تھے بچپن میں باپ کے ہمراہ تجارت کی غرض سے ملتان آئے تھے اور شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تھے بعدازاں ہرات پہنچ کر نوجوانی میں شاہی فوج میں شرکت کر لی۔ ایک دن شکار کرتے ہوئے ایک جنگل میں پہنچے اور ایک ہرن کے پیچھے گھوڑا دوڑاتے ہوئے اسے ایک تیر سے شکار کرنا چاہا تو اچانک کانوں میں غیبی آواز سنائی دی۔

> ''اے سیّد! حق تعالیٰ نے تجھے اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت سے پیدا کیا ہے تیرا کام خدائے واحد کی اطاعت و عبادت کرنا ہے نہ کہ شکار' جو کہ بیکاروں کا مشغلہ ہے تیری یہ حالت ہے تو اپنا تمام کام چھوڑ کر میرے پیچھے مارا مارا پھر رہا ہے۔''

اس آواز کا سننا تھا کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوپر حیرانگی کا شدید دورہ پڑا آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ یہ بات ہرن نے کہی ہے یا کسی غیبی آواز نے ایسے میں ہرن نظروں سے اوجھل ہو گیا اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ ذہنی کشمکش میں مبتلا واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچے اور سارا سامان راہ خدا میں لٹا کر خود ایک تجارتی قافلے کے ہمراہ ملتان آ کر سرائے شاہی میں قیام فرمایا۔ اسی رات شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے خواب میں دیکھا رسالت مآب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے۔

"بہاؤالدین! میرا ایک فرزند تجارتی قافلے کے ساتھ سفر کر رہا ہے

اسے وہاں سے نکالو اور خداشناسی کا راستہ دکھاؤ۔"

شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی آنکھ کھلی تو آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ دیدار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بے حد خوش ہوئے صبح ہوتے ہی ایک خادم کے ذریعے سیّد میر حسینی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو سرائے سے بلوایا۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے جب خانقاہ میں پہنچ کر شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا چہرہ دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھے!

"شیخ! آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے دیدار کی سعادت تو ایک بار پہلے

بھی حاصل کر چکا ہوں مگر میری کم نصیبی مجھے در بدر پھراتی رہی۔"

یہ کہہ کر آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے جلال روحانی سے ان پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے قدم لڑکھڑا گئے اور آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرش پر گر گئے۔ شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو اٹھا کر گلے لگا لیا اور فرمایا!

"فرزند! اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اب تم

منزل مقصود کی طرف آ گئے ہو انشاء اللہ تعالیٰ! سارے بگڑے ہوئے

کام سنور جائیں گے۔"

اس کے بعد آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو لے کر اپنی خانقاہ میں داخل ہو کر بیعت سے مشرف ہوئے اور تین سال تک سخت ریاضتیں کر کے منصب ولایت پر فائز ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانے کے بہت بڑے شاعر اور ادیب بھی تھے اور کئی بلند پایہ کتب تصنیف بھی کیں۔

Marfat.com

خواجہ حسن افغان رحمتہ اللہ علیہ

حضرت خواجہ حسن افغان رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ، شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مرید خاص تھے۔ان کے متعلق شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا کرتے تھے!

''اگر قیامت کے دن مجھ سے پوچھا گیا کہ تم دنیا سے کیا تحفہ لائے ہو؟ تو میں عرض کروں گا کہ خواجہ حسن کا صدق اور اعتقاد راست لایا ہوں۔''

آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اگرچہ ان پڑھ تھے لیکن شیخ الاسلام حضرت شیخ غوث بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت سے بے حد علم لدنی پایا تھا۔لوح محفوظ نے ان کے آئینہ دل پر اپنا عکس ڈال رکھا تھا۔اگر کوئی بھی ان کو آزمانے کے لئے آیات بینات، حدیث شریف اور اقوال المشائخ لکھ کر آپس میں ملا جلا کر پیش کرتے تو یہ ایک لمحے میں ان کو علیحدہ علیحدہ کر دیتے اس ضمن میں آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کا ارشاد ہے کہ

''میں ان عبارتوں کو اچھی طرح پہچانتا ہوں جو خدا تعالیٰ کا کلام ہوتا ہے اس کا نور عرش اعلیٰ تک دکھائی دیتا ہے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک کا نور ساتویں آسمان تک اور اقوال مشائخ کا نور زمین سے آسمان تک مشاہدہ کرتا ہوں۔''

Marfat.com

ہماری چند دیگر مطبوعات
اولیائے ملتان
شاہ رکن عالم
سرور القلوب بذکر المحبوب
سیرت لعل شہباز قلندر
الامن والعلی
تاریخ مدینہ
جذب القلوب
تذکرہ
خواجہ اویس قرنی
پردہ عورت کی زینت اور تبدیلی زمانہ
مسئلہ توحید و شرک
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com